ان فی ذلک لعبرة لاولی الابصار

الحمد للہ کہ مجموعہ [illegible] تالیف مولوی عبد الجبار غزنوی و مولوی [illegible]

سوانح عمری

مولوی عبد اللہ الغزنوی المرحوم و

مجموعہ مکتوبات

ایشان باہتمام [illegible] عبد الاول [illegible] مولوی محمد بن مولوی عبد اللہ غزنوی [illegible]

مطبع القرآن والسنة واقع امرتسر طبع شد

اشتہار [illegible] بدون اجازت تحریری عبد الغفور [illegible] عبد الاول [illegible] نہ چھاپے۔

ENTERED
Dated..........

ترجمہ رسالہ مولوی | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | عبد الجبار صاحب غزنوی

أَحْمَدُ اللّٰهَ وَأَسْتَعِيْنُهٗ وَأَسْتَوْفِقُهُ السَّدَادَ وَالْهُدٰى وَأُصَلِّيْ وَأُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهٖ خَيْرِ الْوَرٰى محمد اعظم بن محمد بن محمد بن محمد شریف عمرزئی شیخ عبد اللہ غزنوی کے نام کے ساتھ مشہور تھے آپ کا اصلی نام مبارک محمد اعظم ہے مگر آپنے اپنا عبد اللہ نام رکھہ لیا اسلیے کہ اس نام مین اللہ تعالے کی الوہیت اور بندہ کی عبودیت کا اظہار اور فروتنی کا اقرار ہے آپ شیخ تھے اللہ کی معرفت والے اسکے دین کے رواج دینے مین کوشش کرنے والے عَابِدٌ كَثِيْرُ الذِّكْرِ دَجَّاعٌ اِلَى اللّٰهِ الْمُتَذَلِّلُ لَهُ الْخَاشِعُ الْخَاضِعُ الْوَرِعُ الْمُتَضَرِّعُ الْمُتَبَرِّعُ الْمُتَوَاضِعُ الْمُبْتَهِلُ الْحَنِيْفُ الْمُتَبَتِّلُ اِلَى اللّٰهِ الْكَامِلُ الْبَارِعُ الْمُلْهَمُ الْمُحَدَّثُ الْمُخَاطَبُ الْمُخْلَصُ الصِّدِّيْقُ الْكَرِيْمُ الْجَوَادُ الْاَوَّاهُ الْحَلِيْمُ الْمُتَوَكِّلُ الْمُنِيْبُ الصَّابِرُ الْقَانِتُ لَمْ تَاْخُذْهُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ قَطُّ الْمُؤْثِرُ لِرِضْوَانِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَاَوْلَادِهٖ صَاحِبُ الْمَقَامَاتِ الشَّهِيْرَةِ وَالْمَعَارِكِ الْعَظِيْمَةِ الْكَبِيْرَةِ قَدْ قَامَ فِيْهَا لِنَصْرِ دِيْنِ اللّٰهِ وَاِعْلَاءِ كَلِمَتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا غَارِسُ بُسْتَانِ السُّنَّةِ وَالتَّوْحِيْدِ فَارِسُ مَيْدَانِ الْاِخْلَاصِ وَالتَّجْرِيْدِ عَلَمُ الزُّهَّادِ وَاَوْحَدُ الْعُبَّادِ اِمَامُ الزَّمَانِ وَلِيُّ الرَّحْمٰنِ خَادِمُ الْقُرْاٰنِ مُتَقَرِّبٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهٖ مُسْتَغْرِقًا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى اَنَّ لَحْمَهٗ وَعِظَامَهٗ وَاَعْصَابَهٗ وَاَشْعَارَهٗ وَجَمِيْعَ بَدَنِهٖ كَانَ مُتَوَجِّهًا اِلَى اللّٰهِ ذَاكِرًا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ آپ ۱۲۳۰ھ ہجری مین بہادر خیل کے قلعہ مین جو شہر غزنی کے ضلع مین واقع ہے پیدا ہوئے آپکے پر دادا بڑے کامل ولی تھے اور آپ کے باپ اور دادا

بھی ان لوگون مین سے تھے جو صلاحیت کے ساتھ مشہور ہین اور آپ کا خاندان سیادت کے ساتھ مشہور ہے لیکن جب کوئی پوچھتا کہ آپ سید ہین تو فرماتے کہ لوگ ہمکو سید بتلاتے ہین لیکن عجم مین سیادت کا حال معلوم نہین ہوتا کیونکہ نسبین رل مل گئی ہین لڑکپن مین آپ اپنے زمانے کے عالمون سے علم حاصل کرتے رہے اور تحصیل مین مصروف رہے اور فرماتے تھے کہ جب مین الہام کو نہ سمجھتا تھا اور توحید سے بخوبی واقف نہ تھا ایک بار مین اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار مین مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو القا ہوا لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لیکن اُس وقت مینے غلطی کی اور مینے خیال کیا کہ یہ ورد مجھکو وظیفہ کرنے کے لیے سکھایا گیا ہے اب مینے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تھا کہ میرے سوا دوسرے کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت مین شرک ہے اکیلے اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ چاہیے قبرون پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلان مطلب حاصل ہو جاوے توحید مین رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنے کے مخالف ہے اور فرماتے تھے اگر کوئی گمان کرے کہ مین کسی نیک آدمی کی قبر کے پاس اسلیے نہین جاؤن گا کہ اُن سے کچھ سوال کرون بلکہ اس لیے جاؤن گا کہ وہ قبر مبارک مکان ہے وہان میری دعا جلد قبول ہوگی تو یہ بھی دین مین غلطی ہے عبادت کے لیے شارع علیہ السلام نے مسجد مقرر کی ہے اور مقبرہ عبادت کی جگہ نہین ہے چنانچہ شیخ ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان مین اسکی تصریح کی ہے اور فرماتے تھے کہ چھوٹی عمر مین مجھکو یہ شوق از حد تھا کہ جنگل اور تنہائی مین جاکر دعا کرون اور اسکی طرف کمال توجہ تھی اور مجھکو خیال تھا کہ ہر ایک شخص کو دعا کا شوق اور ذوق ایسا ہی ہوگا ان دنون مین بعض ارباب ذوق و باطن آپ کو فرماتے کہ تمہاری پیشانی چمکتی ہے خبردار ایسا نہ ہو کہ برے عالمون کی صحبت مین رہکر اپنے دل کو خراب کرلو اور تمام خاص و عام آپکی صلاحیت اور تقوے پر جو طفولیت مین تھی حیران تھے اور علوم متداولہ کی تحصیل مین آپ تھوڑی مدت مشغول رہے آپ کی زیرکی اور فہم کی تیزی اور فکر کی سلامتی پر لوگ حسرت کی انگلیان چباتے اور تعجب کرتے تھے آخر الامر جب آپ قوت کی شدت اور جوانی کی حد کو پہونچ گئے تو آپ کو جذبہ غیبی اور عنایت ربانی نے پالیا اور آپ تمام اُن چیزون سے جو اللہ تعالے کے سوا ہین بیزار ہوکر اپنے مالک کی طرف متوجہ ہوگئے اور تنہائی اور لوگون سے کنارہ کشی آپنے اختیار کی دفعتہً حضور دائمی اور

پاس انفاس یعنے احسان کا مرتبہ آپ کو دیا گیا اور مرجع خلائق ہو گئے اور فرماتے تھے ایک مبادی
ہین اور دوسرے مقاصد مبادی سے وسیلے اور واسطے مراد ہین لوگ ان وسیلون اور واسطون کے
ساتھ مقصودون کو حاصل کرتے ہین مثل صوفیون کے اشغال یعنے انکے لطیفے سو مقصود اخلاق
حمیدہ یعنے تواضع اور توکل اور قصر امل اور قناعت اور صبر اور رضا اور زہد اور تقوے اور رتبہ
یادداشت اور حضور دائمی کے تحصیل کیلیے وسیلے ہین اور اللہ تعالے نے محض اپنے فضل
عمیم سے اس حقیر کی تربیت کی ہے پہلے اس فقیر کے دل مین اللہ تعالے نے مقاصد
مذکورہ کو بغیر استعمال مبادی کے دفعتہً ڈالدیا جسکی وجہ سے اُس نے تمام بری خلق مجہہ سے یکبار گی
اپنی سبلے غایت رحمت کے ساتہ کہینچ لیے اور احسان کا مرتبہ مجہکو عطا فرمایا اور ماسوی اللہ کا خیال
بالکل میرے دل سے اُٹہہ گیا اور مالک کا ایک ہونا نظر آگیا اور نیت اور اخلاص ہر کام مین مجہکو
عنایت فرمائی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نِعَمِهِ السَّابِغَةِ آپ پہلے پہل لوگون کی صحبت سے اسقدر رہا گتے
ہو کر تمام زمانے دارون اور دوستون سے ہجرت کر کے خواجہ ہلال کے پہاڑ مین جہان پر کوئی باشندہ
نہ تہا جا کر رہنا اختیار کیا پس اس حدیث کے مضمون کے مطابق جسمین آیا ہے کہ جب اللہ تعالی
کسی بندے کو دوست بناتا ہے تو اسکے لیے قبولیت زمین مین رکہدیجاتی ہے لوگ اس جگہ
بہی آپ کے پیچہے پہونچتے تہے زمانے کے عالم وفاضل آپکے کام مین حیران تہے یہانتک کہ بعض لوگ
صرف دیکہنے کے ساتہہ اور بعض صحبت اور مجلس کے ساتہہ صاحب حالات اور واردات ہو گئے
اور آپکے لباس سے شاگردون کو فائدہ حاصل ہونے لگا چنانچہ ایک طالب علم کو آپ کی پوستین
اوڑہنے سے وجد آگیا اور اسی سبب سے طالب علم مذکور پوستین کے مرید کے ساتہہ مشہور ہو گیا علاوہ
اسکے بہت لوگ صاحب حالات عجیبہ کے ہو گئے اور ماسوی اللہ سے فارغ ہو کر اللہ کی طرف
راجع ہو گئے اور آپ لوگون کے ملنے جلنے سے بہت ایذا پاتے یہانتک کہ فرماتے اگر کوئی شخص
ہندوستان سے میرے پاس آنے کا ارادہ کرتا تو میرے دل مین ایسا صدمہ پہونچتا کہ گویا مجہہ کو
کسی نے گولی لگادی اور بہت ایذا پاتے اور لوگون سے نفرت کرتے اور دور دور کے شہرون کے
عالم اور مشائخ فائدہ حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوتے اور آپ کی تسبیح اور تہلیل کے وقت جمادات
بلند آواز کے ساتہہ آپ کے ہمراہ سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہتے اور حرکت کرنے لگتے امیرون

اور دنیا دارون سے تا وقت وفات اس قدر گریزان رہے کہ کسی کی باوجود انکے بہت درپے
ہونے کے ملاقات نہین کی اور اپنی اولاد اور دوستون کو ہمیشہ یہ وصیت کرتے رہے کہ دنیا دارون
کی صحبت زہر قاتل ہے اپنے مالک کی طرف متوجہ ہو ورنہ تمکو ضائع کرے گا اور فرماتے تھے
الحمد للہ کہ اللہ تعالے نے مجہکو دنیا دارون اور امیرون سے ابتدا اور انتہا مین محفوظ
رکہا ہے ابتدا مین تو یہ حالت تہی کہ امیر لوگ سیکڑے روپیہ خرچ کرتے کہ ایک بار میر ا منہ دیکہین
لیکن مین ہرگز ہرگز انکو اجازت نہ دیتا تہا کہ میرے مکان کے پاس سے گذرین دور دور سے
چلے جاتے اس کے پیچہے سنت کی تابعداری کے شوق کی آگ نے میرے سینے مین شعلہ مارا
پس پہر تو تمام لوگ دشمن بن گئے اور انہون نے مخالفت کا جہنڈا اٹہایا الحمد للہ یہ بہی اللہ عز
وجل کی تربیت تہی کہ آخر عمر مین اسی طرح اُنہے مجہہ کو دنیا دارون سے بچالیا ورنہ میری اولاد تو
بسبب توجہ امیرون اور حاکمون کے انکی صحبت اور مجالست اختیار کر لیتے اور دین سے ہاتہ
دہو بیٹہتے یہ اللہ تعالے کا بہت بڑا فضل ہے اور اسکی نعمت اور عمدہ تربیت ہے آپکے ملک مین
سب لوگ کیا خاص اور کیا عام شرک اور بدعتون اور رسمون مین مبتلا تھے اور عالم اور مشائخ
اسی کو دین سمجہتے تہے پہر بیچارے عامیون کا کیا ذکر ہے آپ کو غیب سے کبہی الہام کے ساتہ
اور کبہی خواب مین ان کامون سے سخت روکا جاتا اور کتاب و سنت کی ترغیب دی جاتی
آپ حیران ہوتے کہ اس ولایت مین کتاب و سنت کے علم کا نام نشان تک نہین ہے اور
نہ کتاب و سنت کا اسباب موجود ہے کس طرح مجہہ سے یہ امر انجام پذیر ہوگا جب خیال کرتے
تو غیب سے تاکید آیت سَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى کا مضمون الہام ہوتا ناچار سنت کی تابعداری
اور شرک اور رسمون اور بدعتون کا رد کرنا اختیار کیا اور کتاب و سنت کے علم کی طرف توجہ کی
چونکہ اللہ عز وجل آپ کی تربیت کرنے والا تہا عرب اور عجم سے حدیث اور تفسیر کی کتابین بہم
ہو پہنچ گئین اور آپنے غیبی تعلیم اور تیزی فہم اور اپنے فکر سلیم کے ساتہہ محدثین کا عمدہ طریقہ
اختیار کیا جو سب طریقون سے بہتر طریق ہے اور جن مسئلون اور جگہون مین شبہ پڑا افضل
اجل عالم سبلے بدل جامع انواع تقی حامی شریعت غرا وحید عصر فرید دہر شیخ حبیب اللہ
قندہاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جو بلاد افغانستان مین ہر علم مین بے نظیر اور علوم دینیہ

وغیرہ مین مجتہد وقت اور امام زمان اور زہد اور تقوے مین بے مثل تھے اور انکے زہد اور تقوی کے بیان کے لیے ایک بڑا دفتر درکار ہے سفر فرمایا کچھہ مدت اُنسے فائدہ اُٹھا کر اپنے وطن کیطرف لوٹ آئے اور آپ کی یہی حالت رہی کہ جو مسئلہ مشکل پیش آتا اُنسے جا کر استفسار کر لیتے اور شیخ مذکور محققین کی طرز پر جواب دیتے اُس ولایت مین شیخ مذکور کے سوا کوئی یہ طریقہ نہ رکھتا تھا اور وہ بھی بُرے عالمون اور وقت کے حاکمون کے خوف سے خاموش اور ساکت رہتے اور اللہ تعالے کی مخلوق کو اس سیدھے راستے کی طرف دعوت نہ کر سکتے دوسری بار آپنے پھر قندہار کا سفر کیا اور اپنے شیخ کے پاس بعض مشکلات کو حل کرنے کے لیے حاضر ہوئے شیخ مذکور آپ کی حال پر تعجب کرتے اور عام مجلس مین جسمین شہر کے عالم موجود ہوتے فرماتے دین کے مسئلون کو جیسے یہ شخص سمجھتا ہے مین بھی نہین سمجھتا بعض سوالون کے جواب مین انہون نے لکھا یَقُوْلُ الْفَقِیْرُ الرَّاجِیْ وَالْمُلْتَجِیْ اِلٰی رَحْمَةِ اللّٰهِ الْبَارِیْ حَبِیْبُ اللّٰهِ الْقَنْدَهَارِیْ قَدْ رَامَ مِنِّیْ مَنْ یَحِقُّ لِیْ مُطَاوَعَتُهٗ بَلْ لَعَلَّ مِنَ الضَّرُوْرَاتِ وَلَا یَسَعُنِیْ مُدَافَعَتُهٗ بَلْ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ مِنَ الْمَحْظُوْرَاتِ اَنْ اُمْلِیَ رِسَالَةً مُحْتَوِیَةً عَلٰی حَلِّ اِشْکَالَاتٍ عُرِضَتْ لَهٗ فَعَرَضْتُهَا عَلَیَّ وَاَجِبْ بِهٖ سُؤَالَاتٍ اَهَمَّتْهُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَیَّ وَقَدْ عَامَلَنِیْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَبْلًا فَکُنْتُ لِمَنْ کُلِّفَ اَنْ یَتَحَمَّلَ مَا لَا یَسْتَطِیْعُ لَهٗ حَمْلًا اِذْ لَیْسَ الْاِفْتَاءُ اَمْرًا هَیِّنًا وَعَمَلًا سَهْلًا وَلَسْتُ اَرٰی نَفْسِیْ لِلْاِنْتِصَابِ فِیْ هٰذَا الْمَقَامِ اَهْلًا عَلٰی اَنِّیْ یَغْلِبُ عَلٰی ظَنِّیْ اَنَّ الْمَسْئُوْلَ عَنْهُ لَیْسَ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فِیْمَا سُئِلَ عَنْهُ مِنَ الْمَسَائِلِ بَلْ اَرٰی اَنَّ السَّائِلَ اَفْقَهُ فِیْ اَحْکَامِ الدِّیْنِ فَائِزًا بِالْوُصُوْلِ اِلٰی مَرْتَبَةِ عَیْنِ الْیَقِیْنِ فَمَا بَالُ جَاهِلٍ یُرِیْدُ اَنْ یَدُلَّ خَبِیْرًا وَمَا شَاْنُ اَعْمٰی اَنْ یَقُوْدَ بَصِیْرًا وَلٰکِنَّهٗ لَمَّا کَرَّرَ الْاِلْحَاحَ وَبَالَغَ فِی الْاِقْتِرَاحِ وَحَرَّضَنِیْ عَلَی التَّصَدِّیْ لِلْبَیَانِ وَحَذَّرَنِیْ بِالْوَعِیْدِ الْوَارِدِ فِی الْکِتْمَانِ عَیِیْتُ بِیَ الْعِلَلُ وَضَاقَتِ الْحِیَلُ وَلَمْ اَجِدْ سَبِیْلًا اِلَی التَّعَلُّلِ بِعَسٰی وَلَعَلَّ فَاضْطُرِرْتُ اِلٰی اَنْ اَکْتُبَ قَدْرَ مَا یَصِلُ اِلَیْهِ فَهْمِیْ وَیَنْشَرِحُ لَهٗ صَدْرِیْ مُتَفَصِّیًا عَنْ عُهْدَةِ غَیْرِهٖ بِقَوْلِ لَا اَدْرِیْ وَاللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَسْاَلُ خَاشِعًا مُتَضَرِّعًا اَنْ یَعْصِمَنِیْ مِنْ مَوَاقِعِ الزَّلَلِ وَیُثَبِّتَ قَدَمِیْ فِیْ مَظَانِّ الْخَطَاءِ وَالْخَلَلِ اِنَّهٗ خَیْرُ مُوَفِّقٍ لِلصَّوَابِ وَمُفِیْضٌ لِلْحَقِّ فِیْ کُلِّ بَابٍ اور ان سوالون

کے جواب کی آخرین لکہا هٰذَا اٰخِرُ مَا تَیَسَّرَ لِیْ فِیْ تَحْرِیْرِهٖ مِنْ اَجْوِبَةِ سُؤَالَاتٍ الَّتِیْ اَمَرَنِیْ عَزَّ بِاِرْسَالِهَا اِلَیَّ صَاحِبِیْ وَمَخْدُوْمِی الْمُکَرَّمُ الْمِیَانُ مُحَمَّدٌ اَعْظَمُ مَدَّ اللّٰهُ ظِلَالَ اِرْشَادِهٖ عَلٰی مَفَارِقِ الْمُسْتَرْشِدِیْنَ وَاَمَدَّ اٰثَارَ اِحْسَانِهٖ وَاَفَاضَ اَنْوَارَ عِرْفَانِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَاِنِّیْ یَا صَاحِبِیْ بِالتَّقْصِیْرِ لَمُعْتَرِفٌ وَمِنْ عَیْنِ الْاِعْتِذَارِ لَمُغْتَرِفٌ وَالْمُلْتَمَسُ مِنْ خُدَّامِ ذٰلِكَ الْجَنَابِ اَنْ لَّا یَنْسَوْنِیْ مِنْ دُعَائِهِمُ الْمُسْتَجَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهٰذَا اٰنَ لِطَالِبِ اللّٰهِ عَلٰی مَا دُکَّ الْاِلْتِمَاسُ اِلَیْکُمْ وَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ اور آور سوالون اور جوابون مین یون لکہا امابعد معروض آرای ثاقبہ و افکار صائبہ اصحاب فطنت قادہ و فکرت نقادہ میدارد کہ چون درینوقت ازجناب فیض انتساب مخدوم مکرم معارف آگاہ میانصاحب محمد اعظم سلمہ ربہ وشرف وکرم سوالاتے چند وارد گردید فقیر قلیل البضاعت عدیم الاستطاعت ہرچند خود را در آن مقام ندید کہ بمعرض حل اشکالات عارضہ بزرگواران زبان کشاید و در مقابلہ صاحبدلان در مقام جواب در آید حد فقیر حقیر آنست کہ از انفاس متبرکہ حق شناسان بہرہ فیضے گیرد و از انوار فائضہ حقیقت آگاہان پرتو صفای پذیرد اما بحکم المامور معذور و واجب القدور در تحریر آنچہ گنجایش وقت بود تقیید ورزید و اشتغال نمود ملتمس از نظر آن اکسیر نظر و مستبصران عیب پوش ہنرپرور آنکہ مسرح خطای فقیر را بنظر اصلاح منظور داشتہ جلوہ عین صواب دہند و سماجت و عیب و نقصان حقیر را در پس پردہ اغماض داشتہ منزلت ہنر و کمال دہند

ع	غلام ہمت آن عارفان باکرم	کہ یک صواب ببینند و صد خطا پوشند	

دوسری بار جو آپ شیخ صاحب سے رخصت ہونے لگے تو رخصت کرتے وقت شیخ صاحب نے فرمایا کہ یہ شہر (قندہار) تمہارے ملک سے بہت دور ہے اور تمکو یہان تک آنے مین سخت تکلیف اور سفر کی مشقت ہوتی ہے اب آنے کی تکلیف نہ اُٹھانا جواب مین فرمایا میرا آنا دین کی ضرورت کے واسطے ہے اور تکلیفون اور مشقتون کو جو مین اپنے پر گوارا کرتا ہون تو آخرت کے کام کے لیے شیخ نے کہا مجھکو معلوم ہے کہ تمہارا تربیت کرنے والا خود اللہ عزوجل ہے تمکو میری حاجت نہین ہے اللہ عزوجل کبھی تمکو ضائع نہین کریگا اور اگر کبھی کوئی مشکل اور عقدہ پیش آویگا تو مجھکو یقین ہے کہ اللہ عزوجل کسی دیوار یا درخت کو آپکے لیے گویا کر دیگا جس سے آپ کا

عقدہ حل ہو جاوے گا آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے مالک نے جسکی ذات بزرگ ہے موافق شیخ کے کہنے کو میرے ساتھ معاملہ کیا قندہار کے قاضی اور عالم آپ کو دیکھ کر نہایت خوش ہوا کرتے مگر ملا کٹہ کہ عداوت اور مخالفت کو درپے تہا قندہار کے قاضی غلام نے ملا کٹہ کی شکایت ملا سعد الدین مفتی کی طرف لکھی کہ ملا کٹہ حقائق و معارف آگاہ الموفق من عند اللہ قائد الخلق الی صراط اللہ محی السنۃ وقامع البدعۃ میان محمد اعظم صاحبزادہ کی نسبت جسکے حق مین یہ کہنا بجا اور درست ہے کہ رجل مملو من السنۃ من الفرق الی القدم واسطے سیر و سلوک باطن مین نسبت اویسی کے حاصل کرنے کو بعد محض اللہ پاک کی عنایت سے طریقہ نقشبندیہ مین قدم لگایا ہے اور اس طریق کے سیر و سلوک کو پورے طور پر حاصل کیا ہے اور اس طریقہ مین مجاز ہوگیا اور اسکے بعد سید آدم بنوری قدس اللہ سرہ کے طریق کو بھی حاصل کیا ہے اور اس طریق مین بھی مجاز ہوگئے ہین القصہ میان محمد اعظم صاحب کا ظاہر تقوی کے زیور اور حضرت صلے اللہ علیہ و سلم کی شریعت کی موافقت کے ساتہ آراستہ ہے اُسکا باطن اہل صفا کے احوالات اور مقامات کے ساتہ پیراستہ لیکن صرف اسی قدر نقصان ہے کہ یہ صاحبزادہ اپنے آپ کو اُنکے مخلصون اور دوستون سے شمار نہین کرتا ملا کٹہ اس بزرگ صاحبزادہ کو کبھی وہابی کہتا ہے اور کبھی مبتدع کہکر پکارتا ہے بلکہ معتبر لوگون سے سُنا گیا ہے کہ ملا کٹہ نے غلجائی کے اطراف و اکناف مین اس مضمون کے نامے بھی ارسال کیے ہین کہ فلان و فلان (میان محمد اعظم) کے ساتہ ایسا ایسا معاملہ کرو نعوذ باللہ اسمین شک نہین ہے کہ اہل اللہ کی عداوت نے اُسکو دل کی آنکھہ کو نابینا کر دیا ہے کہ دن کو رات اور رات کو دن سمجھتا ہے انتہے ملا عبد الحق کہ اپنے زمانے کے فاضل تھے اس خط کے آخر مین جسکو اُنہون نے آپکے نام نامی پہ بھیجا ہے اور اسمین بعض مسائل کی تحقیق کی ہے لکھتے ہین مخدوما مطاعا از امثال ما گم گشتگان بوادی جہالت و نگونساران مغاک غفلت این مسائل را بدان جناب مقدس قلمی نمودن در رنگ آنست کہ کنا طرق غالیہ سازی را در نزد عطار بیان نماید اما این جرات و گستاخی و ہرزہ سرائی محض بنا بر الطاف و اشفاق آن مخدوم معظم ست کہ در بارہ این احقر وارد آنچہ بفکر قاصر مے رسد بدان گستاخی کردہ آید انتہے مولوی عبد الرحمن بن شیخ محمد بن بارک اللہ کہ وقت کے عالمون سے مشہور عالم ہین اور

زہد اور تقوی اور صلاحیت مین اپنے زمانے کے امام آپکی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنیکے لیے ملک پنجاب سے سفر کرکے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہے گئے راستے مین جو انہون نے مخالفون سے کچھ کلمات آن جناب کی نسبت سُنے تو حیران ہوئے اسی رات انکو یہ الہام ہوا فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ دوسری بار یہ الہام ہوا فَإِنَّهُ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ تیسری بار یہ الہام ہوا إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ القصہ جب دوسری بار قندہار سے مراجعت کرکے اپنے ملک مین پہونچے تو لوگون کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلانا اور شرک اور بدعت اور مروج رسمون کا رد کرنا شروع کیا زمانے کے لوگ خاص و عام اور عالم اور حاکم جو سب کے سب آپکے فرمانبردار تھے آپ کی اس کارروائی پر آپکے مخالف ہوگئے اور ایذا رسانی کے درپے اُس نواح کے عالم اس مسئلہ مین کہ مذہب کے خلاف حدیث پر عمل کرنا چاہیے بحث کرنے کیلیے جمع ہوگئے اور انہون نے اقرار کیا کہ حق آپ کی طرف ہے اور یہ بھی آپ کی ایک کرامت تھی کہ سب نے اپنا خطا پر ہونا مان لیا اور پھر آنجناب کا حق ہونا قبول کر لیا حالانکہ مقابلہ کے وقت ایسا اقرار کرنا نہایت بعید ہے اور دور کے عالمون نے یہ ماجرا سنا تو وہ بھی گفتگو اور مباحثہ سے در گذرے اور لشکرون کو جمع کیا اور لڑائی کا ارادہ کیا مگر چونکہ اکثر تابعدار اور دوست اور معتقد بھی بہت تھے مخالفون سے کچھ نہ بن سکا ناچار وقت کے حاکمون کے پاس انہون نے شکایت کی اور قسم قسم کے بہتان اور جہوٹ آپ پر باندہے اور بعض رئیسون کے وساطت سے امیر کے گوش ہوش میں یہ بات ڈالوادی کہ اس شخص کو اگر ایک سال تک ایسا ہی چہوڑ دو گے تو تمہارے ملک اور بادشاہی کو خراب کر دیگا اور سلطنت مین ایک خلل عظیم ڈالے گا دولت کے تمام امیر اور وزیر اور عہدہ دار اس شخص کے معتقد اور مرید ہین لہذا اس وقت بعض آپکے دوستون نے یہی مصلحت دی کہ امیر وقت کو طلب کرنیسے پیشتر ہم کابل مین جاوین اور امیر کے سامنے مخالفین کے ساتہ بحث کرین آنجناب کی مرضی تو نہ تھی مگر دوستون کی رعایت کیلیے شہر کابل مین امیر دوست محمد خان کے پاس جو اُس وقت کابل کا امیر تہا چلے گئے اور علما مخالفین بھی حاضر ہوئے اُنکے سرپرست ان علما در الی و ملا مشکی اندری اور ملا نصر اللہ لوہانی تھے اور انکے سوا سیکڑون علما جمع تھے سب نے پوشیدہ یہی اتفاق کیا کہ مباحثہ مین کبھی ہم اس شخص پر غالب نہ ہونگے جہوٹی گواہی اسپر دینی چاہیے ورنہ اگر بحث تک

نوبت پہونچی گی تو ہم سب شرمندہ اور رسوا ہونگے آور کیا عمدہ کہا ہے حافظ ابن القیم نے نونیہ مین

مَا عِنْدَهُمْ عِلْمٌ سِوَى التَّكْفِيرِ وَالتَّبْـ ـدِيعِ وَالتَّضْلِيلِ وَالْبُهْتَانِ
وَإِذَا تَيَقَّنَ أَنَّهُ الْمَغْلُوبُ عِنْـ ـدَ تَقَابُلِ الْفُرْسَانِ فِي الْمَيْدَانِ
قَالُوا اشْتَكُوهُ إِلَى الْقُضَاةِ فَإِنَّهُمْ حَكَمُوا وَإِلَّا اشْكُوا إِلَى السُّلْطَانِ
قُولُوا لَهُ هَذَا يُحِلُّ الْمُلْكَ بَلْ هَذَا يُزِيلُ الْمُلْكَ مِثْلَ فُلَانِ
فَاعْقِرُوهُ مِنْ قَبْلِ اشْتِدَادِ الْأَمْرِ مِنْهُ بِقُوَّةِ الْأَتْبَاعِ وَالْأَعْوَانِ
وَإِذَا دَعَاكُمْ لِلرَّسُولِ وَحُكْمِهِ فَادْعُوهُ كُلُّكُمْ لِرَأْيِ فُلَانِ
وَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ فِي الْمَجَالِسِ فَالْغَطُوا وَالْغُوا إِذَا مَا احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ
وَاسْتَنْصِرُوا بِمَحَاضِرٍ وَشَهَادَةٍ قَدْ أُصْلِحَتْ بِالرِّفْقِ وَالْإِتْقَانِ
لَا تَسْأَلُوا الشُّهَدَاءَ كَيْفَ تَحَمَّلُوا وَبِأَيِّ وَقْتٍ بَلْ بِأَيِّ مَكَانِ

وہان تک کہ بیان کیا حافظ ابن قیم نے اللہ تعالی اُنپر رحمت کرے بُرے اور شریر عالمون کا حال ایکدن لونیہ کا یہ مقام جو آپکے پاس پڑہا گیا تو آپنے فرمایا کہ بعینہ یہی واقعہ اس عاجز کے ساتہ پیش ہو چکا ہے جسکو حافظ ابن قیم نے بیان کیا ہے۔ الغرض دونو فریق امیر کی مجلس مین حاضر ہوئے مخالفین بولے اس شخص کے ساتہہ ہماری کچہ گفتگو اور مناظرہ نہین ہے کیونکہ پختہ گواہون کے ساتہہ ہم ثابت کر دیتے ہین کہ یہ شخص ایسے کلمات بولتا ہے جن سے اسکا کافر اور مرتد ہونا لازم آتا ہے جہوٹے گواہ ملگئے سبحان اللہ تعصب اور نفسانیت اور مرتبہ اور عزت کی محبت کیسی بری بلا ہے کہ اچھے اچھے لوگون کو اندہا اور بہرا کر دیتی ہے اور وہ ایمان اور آخرت کو اس کے مقابلہ مین نسیًا منسیًا کر دیتے ہین جہوٹے گواہون نے گواہی دی کہ یہ شخص حضرتؐ کا منکر ہے اور شفاعت کا منکر اور نبوت کا دعوے کرنے والا اسی طرح اور بہت باتین سنائین اللہ تعالے اُن سب باتون سے پناہ دیوے امیر وقت نے سمجہ لیا کہ یہ سب جہوٹ ہی مگر اس ڈر کے مارے کہ سلطنت مین ان لوگون کے شور و شغب سے تزلزل پڑ جاویگا بولا مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکالدیا سب تابعدار اور دوست آپکی جدائی پر نالان اور گریان تہے لیکن آپ کو کچہ تردد اور اضطراب نہین ہوا اور فرمایا جب یہ جلاوطنی

اور اہل و احباب کی جدائی اللہ کے راہ اور رب الارباب کی رضا ڈہونڈنے مین ہے تو پہر کیا پروا زبان پشتو مین آپ نے ایک عجیب قصیدہ کہا ہے از انجملہ یہ چار شعر ہین۔ ~~~

عزت آبرو دے مولے کہ دے صدجان وی ہو لے
لہ تا قربان ذی آغا لہ تا قربان شہ آغا
کہ طلاس راشی مرضی طالب یم ستا د مرضی
پہ رلبشنہ ارزیٖرہ سے خوشی مری غوخیرشے

یعنے میری عزت اور آبرو اے مالک تجہ پر سے قربان ہے اگر تیری رضامندی ہاتہ آجاوے تو عزت اور آبرو کو مین ایک جو کے مقدار کے برابر بہی نہین سمجہتا اور اگر میری سو جانین ہون تو بہی تجہ پر فدا ہین مین تو تیری خوشی کا طالب ہون یہان تک کہ میرا سر بدن سے جدا کیا جاوے جب وہ علماء کابل سے غزنی مین واپس گئے تو لوگون نے پوچہا کیا فیصلہ کر آئے بعض انصاف پسند عالمون نے صاف کہدیا کہ ایمان کو کابل چہوڑ آئے ہین لوگون نے کہا کیون اُنہون نے جواب دیا کہ اگر ہم جہوٹی گواہی نہ دیتے تو خانملا خان ہماری سالیانہ تنخواہین موقوف کرتا تہا اُن عالمون مین سے بعض عالمون نے نزع کے وقت اس جہوٹی گواہی کا اقرار بہی کیا اور اپنے مالک سے بخشش طلب کی انہین سے ہین ملا عبد الخالق اندڑی شلگر کے رہنے والے اور قاضی میر افضل ازبکی مقر کے رہنے والے حاصل کلام آپ امیر دوست محمد خان کے حکم سے سواد بنیر مین پہونچے اور وہان سے کوہٹہ مین اور وہان سے ہزارہ مین ولایت کے عالمون کے ساتہ آپ کا مشاہدہ عظیم مشہور و معروف ہی ایک جہان اس سفر مین آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوا آپ کسی مباحثہ مین مغلوب نہین ہوئے اور فتح اور مدد آپ ہی کی طرف ہوتی حدیث کی کتابون کی سند حاصل کرنے کے لیے آپ ملک ہزارہ سے دہلی مین بقیۃ المحدثین فخر المتاخرین زمانہ کے استاد اور وقت کے امام سید محمد نذیر حسین صاحب کی خدمت مین گئے اور حدیث کی کتابون کی وہان سند حاصل کرکے واپس آئے اور آپکے واپس آنے کے وقت دہلی کا غدر جو مشہور ہے ظہور مین آیا تمام عالم کے مال اور اسباب لوٹے گئے الا ماشاء اللہ حافظ حقیقی نے آپ کا اسباب بمعہ کتابون کے بچالیا لوٹیرون نے راستے مین آپ پر حملہ کیا اور کابلی پٹو جو آپکے بدن پر تہا آپکے بدن سے اتار کر بہاگ گئے اُن کے بعد وہی پٹو خوب تہ کرکے لے آئے اور آپکے آگے رکہہ کر چپ چاپ رہکر چلے گئے جب آپ پنجاب مین پہونچے تو اللہ کے راستے کی طرف لوگون کو بلانا شروع کیا

اور کتاب و سنت کی تابعداری کی رغبت دینے لگے اسکے بعد کہ پنجاب مین توحید کا نام و نشان نہ تہا ہزارون آدمی آپ کی صحبت بابرکت سے توحید کا دم بہرنے لگے یہ سب مسجدون کی آبادی اور نماز روزے کا لحاظ اور حدیث پر عمل کرنا اور کتاب و سنت کا پڑہا یا جانا اور سلف کے عقیدے کو اختیار کرنا جو پنجاب کے شہرون مین تو دیکہہ رہا ہے آپ ہی کی سعی اور کوشش سے ہی ورنہ آپ سے پہلے کسی شخص کو ان باتون کے ساتہ سروکار نہ تہا اس مضمون کو مولوی عبد اللہ صاحب جو غلام رسول کے قلعہ کے نامی مشہور مین رشتۂ نظم مین لائے ہین ؎

تعالی اللہ چہ باد صبحگاہی	رسید از مہبط فضل الٰہی	ہزاران نفحۂ عشقش در آغوش	کہ گردد ماسوا ازوی فراموش
رواج جانفزای سنت ازوی	شنیدہ عاشقان حق پیاپی	زغزنی آمد اول بر ہزارہ	فتاد آخر بہ لاہورش گذارہ
شگفتہ از وی چو گلہا گونہ گون	بساطین ارم را شد نمونہ	سموم بدعت ارچہ باغ پنجاب	نمودہ بود بس بے آب و بیتاب
کہ ہر سو مسکن زاغ و زغن بود	خزان را دست برد بر چمن بود	کنون از فیض این باد بہاری	بہر جا سبزہ سبزہ جویباری
درست گشتہ خندان لالہ و گل	بہر گل نغمہ پرداز است بلبل	صبا از من سحرگاہی گذر کن	ازین موسم بجانانم خبر کن
کہ بازا اے باغبان بین سوئے گلزار	کہ بے تو لالہ داغ گل شدہ خار	بیا و بیدلان را باش دلدار	زہجرت بلبلان را نالہ زار
اگر دانستمے ایام دوری	کہ گردد سنگ قرار صبوری	جدائی را نمے کردم گوارا	ترحم کن بحال من خدارا
درین ایام در ہر شہر و خانہ	زعبد اللہ کند ہر کس فسانہ	رواج ترجمۂ قرآن بہر جا	ز آثار نبوت گفتگوہا

سبحان اللہ کہ آفتاب خراسان کی بلندی پر چمکا اور ہندوستان کے میدان نے اس سے روشنی حاصل کی انتہے پہر آپ پنجاب کے ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان مین گئے پہر اس جگہ سے بدین امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہوگا اپنے وطن مالوف مین پہونچے ایک ماہ اپنے وطن مین اقامت کیے کو ہوگیا ہوگا کہ یکایک امیر دوست محمد خان کے سوار آپکے اخراج کا پروانہ لیکر پہونچے آپ وہان سے نکل کر ملک تاوہ مین گئے اور وہان اقامت فرمائی اس شہر کے عالم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تاکہ آپ کو وہان سے بہی نکالدین اور آپ کا اسباب اور کتابین لوٹ لین اس بستی کے لوگ جنمین آپ اقامت رکہتے تہے ان عالمون کے مجمع مین گئے اور بولے اگر تمہارا ارادہ مباحثہ کرنے کا ہے تو ہمارے سامنے انکے ساتہ مباحثہ کرو اور اگر فتنے و فساد کا ارادہ ہے تو ہم بہی تمہارے ساتہ مقابلہ کرینگے اتفاقًا اسی وقت آپکے خادمون مین سے ایک

شخص ملا مراد نام اس مجلس مین پہونچا اور بولا اگر مناظرہ کی خواہش ہے تو میرے ساتہ مناظرہ کرو جب مباحثہ شروع ہوا تو اسنے ایسی گفتگو کی کہ سب کو چپ چاپ کردیا آپس مین کہنے لگے یہ شخص انکے ادنے خادمون مین سے ہے اور ہمکو اسکے ساتہ مباحثہ کرنے کی طاقت نہین ہے تو انکے ساتہ ہم کیونکر مباحثہ کرسکتے ہین اور مباحثہ سے انکار کیا چونکہ بستی والے زور آور تہے اسلیے وہ عالم فتنہ برپا نہ کرسکے اور لاچار ہوکر بہاگ گئے آخر الامر امیر دوست محمد خان نے وہان سے بہی نکالنے کا حکم بہیجدیا بیچارے بستی والے اگرچہ زبردست تہے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کرسکتے تہے ناچار ہوکر آپ کو معیت آپکے اہل و عیال کے باغستان کے پہاڑون مین پہونچا گئے آپنے اس پہاڑ کے درون مین سے ایک درے مین آبادی کی اس قدر امتحانون اور مقدمات مین آپ کو کسی قسم کی سستی اور ضعف اور سستی رب العالمین کے دین مین نہین پہونچی اور برابر توحید اور اتباع سنت کو رواج دینے اور صفات رب العالمین کے ظاہر پر جاری کرنے اور شرک اور بدعتون اور رسمون کے رد کرنے مین مصروف ہی ملک تاوہ کے عالمون نے اس وقت کو غنیمت سمجہا کہ اس وقت پہاڑون مین تو انکا کوئی مددگار نہین ہے سیکڑون لوگون کو جمع کرکے آپ پر چڑہ آئے اور آپکے گہرون کو جلادیا اور چند لوگون کو آپکے تابعدارون مین سے زخمی کیا مگر آپ کے اور آپکے اہل و عیال کی رب العالمین نے ایسی نگہبانی کی کہ کسی کو انہین سے سخت چوٹ نہ لگی سب دشمنون کے درمیان سے سلامت نکل آئے اور آپ کا اسباب اور کتابین سب دشمنون کے ہاتہ مین آئین بعض عالم اور آپکے تابعدار مصلحتًا انکے ساتہ ملگئے اور جب دیکہا کہ یہ ظالم ظلم کرنے مین تو جدا جدا ہوگئے اور آپکے اسباب اور متفرق کتابون کو ایک جگہ جمع کیا اور اور دشمنون سے انکو بچالیا اور آپ کی خدمت بابرکت مین پہونچادیا یہ سب رب العالمین کی حفاظت اور حمایت اور تربیت تہی ورنہ ایسے دشمنون سے مال اور جان کا سلامت رہنا عقل کے خلاف ہی حاصل کلام آپ بڑے عالمون اور ظالم حاکمون کے ہاتہ سے جور اٹہاتے دیدہ بدیدہ اور کوہ بکوہ پہرتے رہے اور جس جگہ پہونچتے وہان کے لوگ آپکے مخالف ہوجاتے اور وہان سے نکالدیتے سبحان اللہ ان امتحانون اور جلاوطنی اور تمام جہان کی دشمنی مین آپ ایسے مرفہ الحال اور خوش عیش رہتے کہ کوئی امیر آپ سے بڑہکر اطیب عیش جیتے نہین دیکہا گویا غیب سے قسم قسم کی نعمتین آپکے

آپکے سرپرستی تہین وہ کون نعمت تہی جو آپکے پاس ان پہاڑون مین نہین پہونچتی تہی ان دنون
مین امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات مین وفات پائی چونکہ ان پہاڑون مین آپ کو کوئی سکونت
کی جگہ نہین ملتے تہی پہر اپنے وطن کی طرف کہ وہان کے باشندے آپکے عقیدت مند تہے
مراجعت کی امیر شیر علیخان ملک کا امیر ہوا انہین برے عالمون نے امیر شیر علی خان کو آپکی
ایذا دینے پر ترغیب دی آپ امیرون کی ملاقات سے نہایت نفرت رکہتے تہے اس قدر امتی اوائل
مین کبہی آپ کسی امیر کے پاس نہ گئے امیر وقت کی نام ایک خط اس مضمون کا لکہا کہ مین مظلوم
ہون اور حاسدون کے افتراء اور تہمت کی ساتہ تمہارے باپ نے مجہکو اپنے ملک سے بدر کر دیا
تہا تم اس کام مین اپنے باپ کی تابعداری نہ کرو امیر نے جواب مین لکہا کہ مین ایک شخص کی تمام
رعایا کے خلاف رعایت نہین کر سکتا تمکو لازم ہے کہ ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ آپ حیران
ہوئے کہ اب کس طرف جاؤن اور کوئی جگہ بہاگنے کی نہ دیکہی جنگل کی کسی غار مین اکیلے جا کر چہپ
گئے اور کچہ مدت پوشیدہ رہے ان دنون مین یہ الہام ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور یہ شعر بہی الہام ہوا ۔ ای مدعی بہیچ کہ سر بہیچ میشوی
من سبزہ دمیدہ زبستان کیستم ۔ انہین دنون مین اسکی سلطنت الٹ پلٹ گئی اور اسکا اقبال
ادبار کے ساتہ بدل گیا اور وہ اپنی سلطنت سے جدا ہو کر ہرات چلا گیا پہر محمد افضل خان اور محمد اعظم
کی سلطنت کی نوبت پہونچی برے مولویون دین فروش جاہ و عزت کے طالبون اور دین و آخرت
کے تارکون نے پہر وہی تہمتین اور جہوٹ محمد افضل خان اور محمد اعظم خان کے کانون تک پہنچائی
اور طرح طرح کے وسواس اور وہم انکے دلون مین ڈالدیئے اور آپ تو کسی حاکم کے پاس جاتے ہی
نہ تہے وقت کے امیر محمد افضل خان نے مقر کے حاکم کے نام پروانہ لکہا کہ فلان شخص کو بے خبر پکڑ لو
خبردار ہاتہ سے نہ جاوے سردار محمد عمر نے اسی وقت ایک سلحدار سوارون کا رسالہ رات رات
بہیجدیا جنہون نے آدہی رات کے قریب مکان کا آکر احاطہ کر لیا انہون نے آپ کو پکڑ لیا اور
آپ کو اور آپ کے تمام اسباب اور کتابون کو ملک کے صوبہ سردار محمد عمر خان پسر امیر دوست محمد خان
کے پاس لا کر حاضر کیا اور آپکے فرزندون مین سے مولوی محمد صاحب مرحوم اور مولوی عبد اللہ صاحب
مرحوم اور مولوی عبد الجبار صاحب اسوقت آپ کی ہمراہ تہے سب لوگون کو یہی یقین تہا کہ وہان

پہونچتے ہی سخت سزا دیئے جاوینگے جب آپ وہان پہونچے تو صوبہ دار صرف آپ کا مبارک
چہرہ دیکہکر نرم ہو گیا ادب کی ساتہ بولا کہ آپ کیون اس اپنے راستے کو نہین چہوڑتے جو کچہ
وقت کے مولوی کرتے ہین آپ بہی انکے ساتہ شریک ہو جاؤ سردار محمد عمر کے جرنیل نے کہا کہ
اس شخص کو میرے ہاتہ مین دو مین اسکو توپ سے اڑا دون آپ نے جواب مین فرمایا مجہکو اللہ تعالیٰ
کا حکم ہے کہ کتاب و سنت کو جاری کرون بارہا مجہکو الہام ہوا ہے یَا عَبْدِيْ هٰذَا
كِتَابِيْ وَهٰذَا عِبَادِيْ فَاقْرَءْ كِتَابِيْ عَلٰى عِبَادِيْ یعنے ای میرے بندے یہ میری کتاب ہے
اور یہ میرے بندے ہین پس پڑہ میری کتاب میرے بندون پر اور یہ بہی الہام ہوتا ہے وَ
لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا
نَصِيْرٍ مین محکم قصد اور مصمم ارادہ رکہتا ہون کہ جب تک جان بدن مین ہے اور سر تن پر کتاب
و سنت کی خدمت مین نہایت سرگرمی سے کوشش کرون یہ مصیبتین کیا ہین جو مجہ پر آتی
ہین مین تو اپنے مالک سے یہی چاہتا ہون کہ اس راہ مین پارہ پارہ کیا جاؤن اور میری انتیان
اور رودے جنگل کے درختون اور کانٹون پر ڈالی جاوین اور پہر انکو کوے اپنی چونچین مارین اور
دل کے جوش کے ساتہ اور بہی ایسی باتین کین کہ اس مجلس کے لوگ کیا صوبہ دار اور کیا دوسرے
سب رو رہے تہے سردار کے جرنیل نے کہا ظاہر مین تو یہ شخص خوب ہے ملک کے صوبہ سردار محمد عمر نے کہا کہ
بلکہ اس شخص کا باطن بہی خوب ہے تو نہین دیکہتا کہ ولایت کا دم بہرتا ہے اسی وقت حکم دیا
کہ اسی وقت الخ تمام اسباب اور کتابین انکے گہر مین پہونچا دو اور اس ملک کے قاضیون اور
عالمون کو مباحثہ کے واسطے طلب کیا سب علماء جمع ہوئے ان مولویون کے سرگروہ ابن موسیٰ
مقری تہے اس نے صوبہ کے سامنے گفتگو شروع کی آپنے اپنے چہوٹے لڑکے کو کہ اس وقت اسکی
عمر بیس سال کی تہی پیش کیا مجلس کے تمام لوگ حیران تہے کہ یہ چہوٹا سا لڑکا ان علماء کا کیونکر مقابلہ
کر سکیگا مگر چونکہ اللہ تعالےٰ حق والون کے ساتہ ہے وہ لڑکا ایسا غالب آیا کہ صوبہ اور مجلس کے
اعیان آفرین آفرین کہنے لگے اور باہر اندر شور و غل پڑ گیا کہ ایک چہوٹے سے لڑکے نے تمام
عالمون اور قاضیون کو ساکت اور ملزم کر دیا اسی وقت ملک کے صوبہ نے امیر افضل خان اور
اعظم خان کے نام خط لکہا کہ حسب الحکم آپکے مین نے اس شخص کو گرفتار کیا اور اس نواح کے علماء

اُنکیکے تھے مناظرہ کرنیکیلیے حاضر ہوئے لیکن اُنسے کچھ نہ بنا بلکہ ملزم اور ساکت ہو کر چلے گئے یہ شخص صالح اور
فقیر ہے اور دنیا کے اسباب سے بالکل عاری ہے جو کچھ حکم ہوا رقام فرماوین انہون نے جواب مین
لکھا کہ تمام احتیاط کے ساتھ بلا درنگ شہر کابل مین ہمارے پاس انکو پہونچا دو ملک کے صوبہ نے
اُسی وقت سوار آپکے ساتھ مقرر کیے اور کابل مین پہونچا دیا ملا مشکی اور ملا نصر اللہ وغیرہ امیر
افضل خان اور اعظم خان کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خان کے عہد مین ہم اسکا
کفر ثابت کر چکے ہین اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہین ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتوے
لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ اُنین سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتوی مین اُنکا شریک نہ ہوا بہت
گفتگو کے بعد قتل کے فتوی کو چھوڑا گیا اور یہ فتوے دیا کہ دُرے مارے جاوین اور سر اور داڑھی
مونڈی جاوے اور منہ کالے کیے جاوین اور گدھے پر سوار کرکے مشہور کیا جاوے اور جب
انہون نے یہ فتوی لکھا تو اُس وقت سے لیکر اجرا حکم تک آپ اور آپکے تینون بیٹے بحکم امیر نظر بند
رہے امیر محمد افضل خان نے برے عالمون اور محمد اعظم خان کی رعایت کے واسطے مجبوراً انکی مرضی کے
مطابق حکم کر دیا اور اسی طرح کا فتوے برے عالمون نے امام مالک کے حق مین جعفر بن سلیمان
مدینہ کے حاکم کو دیا تھا جب امام مالک نے فتوی دیا کہ مکرہ کی طلاق واقع نہین ہوتی جیسا کہ ابو نعیم نے
حلیۃ الاولیا مین وہب بن منبہ سے نقل کیا ہے اَنَّ مَالِکًا لَمَّا ضُرِبَ وَحُلِقَ وَحُمِلَ عَلٰی بَعِیْرٍ
فَقِیْلَ لَهٗ نَادِ عَلٰی نَفْسِكَ قَالَ فَقَالَ اَلَا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا
مَالِكُ ابْنُ اَنَسِ بْنِ عَامِرٍ الْاَصْبَحِیُّ وَاَنَا اَقُوْلُ طَلَاقُ الْمُکْرَہِ لَیْسَ بِشَیْءٍ قَالَ فَبَلَغَ جَعْفَرَ
ابْنَ سُلَیْمَانَ اَنَّهٗ یُنَادِیْ عَلٰی نَفْسِهٖ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَدْرِکُوْہُ فَاَنْزِلُوْہُ یعنے امام مالک کو جب دُرے
مارے گئے اور انکا سر اور داڑھی مونڈی گئی اور اونٹ پر سوار کیے گئے تو کسی نے کہا کہ آپ خود
منادی کرو کہ مینے یہ کام کیا ہے اور مجھکو یہ سزا ملی کہا وہب بن منبہ نے پس فرمایا امام مالک نے
سنو اے لوگو جو شخص مجھکو پہچانتا ہے وہ تو پہچانتا ہے اور جو مجھکو نہین پہچانتا تو مین ہون مالک
بیٹا انس کا جو بیٹا تھا عامر اصبحی کا اور مین کہتا ہون کہ مجبور کی طلاق واقع نہین ہوتی کہا وہب بن
منبہ نے پھر جعفر بن سلیمان کو یہ خبر پہونچی کہ امام مالک اپنے نفس پر یہ منادی کر رہے ہین وہ بولا کہ
پاؤ انکو اور اونٹ سے اُتار دو انتہے اور انکی غرض اس تعزیر سے یہ تھی کہ اس فتوے دینے سے

امام مالک باز آوین اور امام مالک کو اس مسئلہ کے اشتہار کا موقع ملگیا اسلیے حاکم نے کہدیا کہ جابجا پہونچ
اور اتار دو ہیبانہ ہو کر یک نشد دو شد کا مصداق ہو جاوے اللہ اکبر کوئی شخص ان حاکمون اور عالمون
سے پیبانہ نکلا جو اسقدر کہتا کہ اس فتوے کا کیا ثبوت ہے اور اسکی کیا دلیل ہے فقط مدعیون کی باتون
کو سند پکڑا اور مدعا علیہ سے کسی نے نہ پوچھا کہ آیا یہ باتین سنے فی الواقع مین یا آپ پر بہتان باندہتے
ہین آپکو بمعیت تینون بیٹون کے تمام شہر مین مشہور کیا خاص آپکو سو دُرون سے زیادہ لگائے
ہونگے تین آدمی نوبت بنوبت آپکو مارتے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اسکے ہاتھ سے درّہ پکڑ
لیتا سب لوگون کو یہی یقین تھا کہ آج آپ فوت ہو جاوین گے کیونکہ آپ معمر اور ضعیف تھے اسی
اثنا مین ایک ظالم بڑا زبردست آیا اور بڑے غصہ کرا سنے محتسب کے ہاتھ سے درہ چھین لیا اور بولا
تو آہستہ آہستہ مارتا ہے اور زور زور سے مارنا شروع کیا جب اُسنے کئی بار درہ مارا تو دوسرے لوگ بولے
کہ اے ظالم تو نے انکو مار ڈالا اور درہ اسکے ہاتھ سے چھین لیا ایکدن امام نووی کی کتاب
ریاض الصالحین آپکے سامنے پڑھی جاتی تھی جب یہ حدیث آئی مَا یَجِدُ الشَّهِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ
اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ یعنے شہید کو مقتول ہونے کے وقت اتنی
درد بھی نہین ہوتی جتنی ایک تمہاریکو چیونٹی کے کاٹنے سے درد ہوتی ہے تو فرمایا مین
باوجودیکہ شہید بھی نہین ہوا تھا شہر کابل مین وہ پہلوان جو مجھکو نہایت زور سے مارتا تھا مجھکو
خبر نہ تھی کہ مجھکو مارتا ہے یا کسی اور کو مولوی عبد الاحد خانپوری نے ایکدن عرض کی میرے حق
دعا کرو کہ اللہ تعالے ایمان مین استقامت دیوے فرمایا کہ مین اُس شخص کے حق مین بھی دعا
کرتا ہون جو کابل مین مجھکو نہایت سختی سے مارتا تھا کہ یا اللہ اسکو معاف کر اور اسکو بہشت مین داخل
کر کیونکہ وہ جاہل تھا جانتا نہ تھا تمہارے واسطے کیون دعا نکرون بلکہ میرے دل سے بے اختیار تمام
مسلمانون کے لیے دعا نکلتی ہے جو آدم علیہ السلام سے اسدم تک پیدا ہوئے ہین اور اسوقت
کے کافرون کے واسطے بھی ہدایت کی دعائین کرتا ہون جو زندہ ہین کئی دفعہ آپکی زبان مبارک
سے یہ سنا ہے کہ فرماتے تھے جن لوگون سے مینے قسم قسم کی تکلیفین اور گوناگون ضرر اٹھائے
ہین مینے سب کو معاف کر دیا قیامت مین اللہ تعالے میرے لیے کسیکو نہ پکڑے جب وہ ظالم اس زدو
کوب اور تشہیر سے فارغ ہوئے اور آپکو بمعیت بیٹون کے قیدخانہ مین لے گئے تو

ضمیمہ نمبر ۱ صفحہ 350

بعض دوستون نے کہا کہ اس درد کرب کا کچھ علاج کرنا چاہیے ورنہ آپ ہلاک ہو جاوینگے جب دیکھا تو انکی پشت مبارک پر تہوڑی سی سرخی بھی نمودار نہین تھی گویا آپکو کوئی چوٹ نہین لگی تھی کابل کے امیرون مین سے ایک عالم گل خان نام کہتا تہا کہ مجھکو بسبب اس واقعہ کے آپ کے ولی ہونے پر یقین کامل ہو گیا کیونکہ اسقدر سخت اگر میرے ہاتھ کو مارتے تو بخدا ابھی ہلاک ہو جاتا لیکن اس شخص کو باوجود ضعف وکلان سالی کے کچھ نہین ہوا اس واقعہ عظیمہ کے بعد آپکو یہ الہام ہوا وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا آپکے دوستون مین سے ایک شخص آپکے پاس قیدخانہ مین آکر اس واقعہ پر رونے لگا فرمایا تو کیون روتا ہے عزت اور ڈاڑھی کیا چیز ہے جو مولی کی راہ و رضا مین چلی گئی شکر کرو کہ دین ہاتھ سے نہین گیا رونا تو مخالفین کو چاہیے کہ دین سے وہ ہاتھ دہو بیٹھے اَفْسَدُوْا عَلَىَّ دُنْيَاىَ وَاَفْسَدْتُ عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ یعنے انہون نے میری دنیا کو خراب کردیا اور مینے انکے دین کو خراب کردیا دو سال اپنے بیٹون کے ساتھ قید رہے ان [redacted] کیطرف سے ایک حبہ بھی آپکے خرچ کے لیے مقرر نہ تہا بس قیدخانہ مین ڈال گئے اور پھر خبر نہ لی شہر کے لوگون کے دلون مین اللہ تعالی کیطرف سے القا ہو گیا وہ ہر وقت قسم قسم کے کھانے اور پہل آپ کے سامنے لاتے اور اسقدر فراخی تھی کہ اپنے گھرون مین کبھی اسقدر فراخی نہین دیکھی تھی امیر افضلخان بعارضہ وبا مر گیا اسکے بعد امیر اعظم خان تخت پر بیٹھا اس [redacted] نے خان ملا خان عبدالرحمان نام کے بہکانے سے عین گرمی کے موسم مین پیادہ پا آپکو بغیر زاد پشاور کیطرف نکالدیا اور سخت دل سپاہیون کو آپکے ساتھ مقرر کیا کہ بہت جلد آپکو پشاور مین پہنچا دین اوپر سے گرمی کی آگ برستی تہی اور نیچے سے زمین کی تپش کے ساتھ پاؤن پہٹ جاتے تہے اور سنگدل سپاہیون کی وجہ سے جو آپکے پیچھے تہے آرام کی نوبت نہ ملتی تھی اس سفر مین آپکے دو خادم آپ کے ساتھ تھے ایک ملا سفر نام اور ایک ملا مراد نام جب آپ چل نہ سکتے تو ملا سفر اللہ تعالی اسکو دارین مین عزیز کرے آپکو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیتا الغرض نہایت تکلیف کے ساتھ پشاور مین پہونچے اسی سبب سے ملا سفر رحمہ اللہ عبداللہ کے نام سے مشہور ہو گیا اس اثنا مین آپکو کئی بار یہ الہام ہوا فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اور اسی طرح یہ القا ہوا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ایک ماہ پورا نہ گذرا ہوگا

برس [redacted] سلطنت نہ رہی اور شہر میت کہا کر نکل گیا اور کوہ بکوہ سرگردان و حیران پہرا کیا اور اسکے اہل وعیال جو عمر بہر کبھی باہر نہین نکلے تھے اسکے پیچھے انکو بھی نکالدیا گیا کریمہ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ کے مضمون کے مطابق امیر دوست محمد خان کے خاندان کو اللہ عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ کے ساتھ بسیار پراگندہ اور منتشر کیا کہ گویا کریمہ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ کے مصداق یہی ہین کہ ملک پشاور اور پنجاب اور ہندوستان مین نصاری کے ہاتھ مین محبوس و مقید ہین اور بعض ان مین سے جنگلون اور پہاڑون مین پریشان و سرگردان ہین ایسا کیون نہو ہمارے مالک کا فرمان مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَنِيْ بِالْحَرْبِ بالکل سچا ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا یعنے اور اللہ تعالے سے بڑہکر کسکی بات سچی ہے ان مصیبتون اور تکلیفون کی مدت پندرہ سال کامل تھی جب پشاور پہونچے تو تہوڑی مدت یہان توقف فرمایا اور اسجگہہ سے بعض دوستون کے اصرار سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر مین پہونچے اور کتاب وسنت کے رواج دینے مین ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت کتابین اور رسالے عام لوگون کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان مین ترجمہ کروا کر چھپوا دیے اور مفت تقسیم کردیے الحمد للہ جسقدر خوش عقیدہ لوگ کہ آجکل اس شہر امرتسر مین موجود ہین گمان نہین کہ ہندوستان اور خراسان کے شہرون مین سے کسی شہر مین اسقدر خوش عقیدہ لوگ موجود ہون باوجودیکہ یہ شہر ہندؤن اور کافرون کا قرارگاہ ہے يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اپنی اخیر عمر مین سورہ کریمہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا کے موافق تمام شاغل کو ترک کردیا اور کریمہ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا کے مضمون کے مطابق ضروری بات کے سوا کسی سے کلام نہ کرتے اور اپنے رب کیطرف متوجہ رہتے ایک دن ایک آدمی مستفیدین مین سے آپکے پاس ایک امر کی شکایت لیگیا آپ نے فرمایا مین دنیا مین نہین ہون فقط میرا ظاہر بدن دنیا مین آپکا مشاہدہ کرتا ہے ورنہ مین آخرت مین ہون اور واقع مین بات اسی طرح تھی کہ صرف آپکے دیکھنے سے خدا یاد آتا تہا اور آپکی صحبت مین بیٹھنے سے

تمام خطرے اور فکر ذات کیطرح اوڑ جاتے اگر کوئی شخص اتفاقاً آپ سے دنیوی امر پوچھتا تو جواب مین فرماتے ع بسودائے جانان ز جان مشتغل ۔ بذکر حبیب از جہان مشتغل ۔ اور روپیہ آپ ٹھیکریون کیطرح سمجھتے تھے صدہا روپے آپکے پاس آتے اور جس مجلس مین وہ روپیہ آپکو ملتے اسی مجلس مین مصارف مین بانٹ دیتے تھے اور مسکین آپ پر اسقدر دلیر ہو گئے تھے کہ جسوقت آپکے پاس حاضر ہوتے جسقدر روپیہ کہ آتا آپکے ہاتھون اور دامن سے کھینچ لیتے اور آپ مسکراتے رہتے اور کچھ برا بھلا نہ کہتے جو لوگ پیچھے رہجاتے انکو کچھ نہ ملتا آپکے کیسے اور رومال اور دامن تلاش کرتے کہ شاید کچھ ہاتھ آجاوے آپ انپر سب کیطرح تبسم کرتے کرتے انکو دکھا دیتے اور فرماتے کہ کوئی چیز نہین انشاء اللہ تعالیٰ تمکو فتوح ملیگی اور روپیہ آتا ہے تمکو دیا جاویگا بخدا میننے یہ معاملہ کئی بار اپنی ان آنکھون سے دیکھا ہی تسبیح اور تحمید اور دعا اون کے سوا آپکا کوئی دوسرا شغل نہ تھا یہانتک کہ آپ ۱۵ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۸ مین آدھی رات اللہ تعالیٰ کو جا ملے اور زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے دفن کیے گئے آپکے جنازے پر اسقدر ازدحام تھا کہ بسبب لوگون کے کثرت کے بازار بند ہو گئے موافق و مخالف بے اختیار آپکے جنازہ کے نیچے دوڑتے اور جنازہ اٹھانے کی نوبت شہر کے رئیسون کو نہ ملتی تھی تا دوسرون کو کیا پہنچتا اسدن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے قول کی سچائی معلوم ہوئی اَلفَرقُ بَینَنَا وَبَینَ اَہلِ البِدَعِ یَومَ الجَنَائِزِ یعنے ہمارے اور اہل بدعت کے درمیان جنازون کے دن فرق معلوم ہوتا ہے وہ ازدحام کہ آپکی نعش مبارک کو ہاتھ لگانے مین دیکھا گیا اس ازدحام سے کم نہ تھا جو حجر اسود کو چومنے کے وقت ہوتا ہے ہزارہا لوگ آپکے جنازہ پر حاضر تھے اور چند روز تک آپکی قبر پر نماز جنازہ پڑھتے رہے اور روتے ہوئے اور آنسو بہانے والے لوٹتے اور ہندوستان اور پنجاب اور پشاور کے اکثر شہرون مین غائبانہ آپ پر جنازہ پڑھا گیا جو الہام اور خواب آپکے کتاب اور سنت پر ثابت رہنے اور خلق اللہ کو کتاب و سنت کیطرف بلانے اور تقوے اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد اور قناعت و ترک ماسوی اللہ اور انابت اور آپکے مقام امانت مین پہونچنے اور آپکی حفظ اور نصرت اور مغفرت کے وعدہ پر ہوئی ہین وہ سیکڑون بلکہ ہزارون تک پہونچتی ہین انکے جمع کے لیے ایک بڑی کتاب چاہیے آپکی مرقد مبارک شہر امرتسر کے متصل دروازہ سلطان ونڈ کے باہر عبد الصمد کاشمیری

کے تالاب کے کنارہ پر ہے رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ وَجَعَلَ جَنَّۃَ الفِردَوسِ مَنزِلَہُ وَمَاوٰہُ آمِین یَا رَبَّ العَالَمِین آپ اگرچہ سلوک کی کتابون اور صوفیہ کے مشاغل وغیرہ سے بری تھے لیکن جذبۂ غیبی سے پہونچنے کے بعد اپنے آپ مین صوفیہ کے مشاغل کے ثمرات اور آثار کسی کی تعلیم کے سوا مشاہدہ کرتے تھے رفتہ رفتہ صوفیہ کے طریق کے مطابق اس راہ طالبون کو تعلیم دینے لگے اور ہمیشہ ہمہ تن ہدایت کی زیادتی کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے گریان و نالان رہتے گویا آپکا بدن اللہ تعالیٰ کیطرف رغبت کرنے اور اس سے ڈرنے کی تصویر تھا محققین محدثین کی کتابون کے طلب مین خاصکر ابن تیمیہ اور ابن قیم کی تصانیف کی طلب مین سبحان اللہ کسقدر شوق سے عاجزی اور زاری کرتے کہ کبھی سیر نہ ہوتے ان دونو عالمون کے ساتھ زیادہ محبت رکھتے تھے اور اکثر اہل علم پر انکو فضیلت دیتے اور فرماتے کہ شاہ ولی اللہ جیسون کی نسبت ان دونون شیخون کے ساتھ ایسی ہے جیسی علماء خراسان کی نسبت شاہ ولی اللہ کے ساتھ اور ابن تیمیہ کی فضیلت مین فرمایا کرتے تھے میننے خواب مین دیکھا کہ جسدن نور تقسیم ہوا ابن تیمیہ کو نور کا ایک بڑا حصہ ملا زاد المعاد کی طلب مین انکے جوش سے زاری کرتے تھے اور فرماتے تھے یا ارحم الراحمین زاد المعاد کو میری آخرت کا توشہ بنا اللہ تعالیٰ آپکی دعا قبول کرنے مین اسقدر جلدی فرماتا یہانتک کہ مستجاب الدعوات ہونا آپکا ہندون مین بھی مشہور تھا آخر الامر اللہ تعالیٰ کی ولایت سے جسکے ساتھ وہ متوکلون کو خاص کرتا ہے اور اندھیرون سے نکالکر انکو نور مین لاتا ہے صوفیہ کے تمام مشاغل مستحدثہ کو ترک کرکے انکو بدعت کہنے لگے کل بدعۃ ضلالۃ کے مضمون کے مطابق مولوی عبد اللہ ساکن قلعہ نے جو غلام رسول کے نام مشہور ہین آپکے حالات اور واردات چند ورق مین لکھے ہین ایک دن وہ رسالہ آپکے پاس ایک شخص پڑھ رہا تھا اس رسالے کے آخر مین آپنے یہ چند حرف اپنے ہاتھ سے لکھے (در آخر ہمہ اشغال را ترک کردند بجز تلاوت کلام اللہ و ادعیہ ماثورہ و از بدعت احتراز میکردند خواہ بدعت اصلی باشد یا وصفی) انتہی کلامہ رضی اللہ عنہما و عنہ بارہا کہا کرتے کہ صوفیون کا عذر لطیفون وغیرہ کے احداث مین کہ ہم ان امور کو اصلی مقصود نہین جانتے بلکہ اسلیے کہ دل قرآن اور اذکار مسنونہ کے انوار سے دور ہین ان امور کو ہم ناچار منضج اور مسہل

کی طرح کہ غذا کے ہضم کی استعداد حاصل کرنیکے ہوتی ہین درجہ احسان کے حاصل کرنیکیلیے جو کلی مطلوب ہے قرار دیتے ہین یہ انکا عذر مقبول نہین ہے بدعت کیا ہے نیا نکالنا کسی کام کا دین کے کامون سے جسکا قرون خیر مین باوجود مقتضی اور عدم مانع کے رواج نہوا اگرچہ ان امور مین مشغول ہونے کی حاجت ان قرنون مین نہ تھی کیونکہ خود بخود بحضور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کی صحبت بابرکت اور انکے انوار کی غالب چمک سے احسان کے مرتبہ کو پہنچ جاتے تھے اور تجلیات تجارب کا درجہ پاتے تھے اب باطنی امور مین مشغول ہونے کی ضرورت نہین ہے جو کچھ ہے ہمارا قصور ہے احداث کا سبب اگر لوگون کا قصور ہو تو احداث کا مجوز نہین ہو سکتا جیسے کہ مروان کا یہ عذر عیدین کے خطبہ کے مقدم کرنے مین عید کی نماز پر کہ لوگ نماز سے فراغت پاکر متفرق ہو جاتے ہین اسکے بدعت کا مجوز نہوا بلکہ اسکا یہ کام بدعت سمجھا گیا کیونکہ اسکا قصور تھا کہ خطبہ کو سنت کے موافق نہ کہتا تھا اور اسمین اسلام اور مسلمین کی مصلحتین بیان نہ کرتا تھا اللہ تعالے فرماتا ہے لِأُنۡذِرَكُمۡ بِهِۦ وَمَنۢ بَلَغَ اور فرماتا ہے وَءَاخَرِينَ مِنۡهُمۡ لَمَّا يَلۡحَقُواْ بِهِمۡ الآیۃ نفس کے پاک کرنیکے لیے قرآن مجید کی تلاوت اور اذکار مسنونہ کا صبح و شام پڑھنا بلاشک کافی اور شافی ہے بشرطیکہ خیال اور کمال توجہ اور ماسوا سے منقطع ہو کر انکے انوار کے ساتھ اکتفا کرین جیسے صوفیہ کے اشغال مین توجہ کرتے ہین اگر اس سے تھوڑی تسبیح اور تحمید وغیرہ کے معانی مین توجہ فرماوین تو سبحان اللہ ایسا خالص نور حاصل کرین کہ قوم کے مشاغل نوپیدا کی کوئی حاجت نہ رہے ان امور کے نکالنے کا سبب محض ہمارا قصور ہے وبس اور وہ حالت اور مقام جو سنت کے طریق کے سوا حاصل ہوتی ہے وہ اللہ کے نزدیک کرتی ہے اور نہ اسکے ہان مقبول ہوتی ہے وَلَا يَنفَعُ ذَا ٱلۡجَدِّ مِنكَ ٱلۡجَدُّ مثلاً وہ مال جو بیاج کے ذریعہ سے حاصل ہوا ہے جسمین شارع کی اجازت نہین ہے اگر اس مال کو خدا کے راہ مین خرچ کرے تو اللہ تعالی پاک ہے پاک کے سوائے دوسری چیز کو قبول نہین کرتا آپکا طریق بہت سیدھا تھا نہ افراط تھا نہ تفریط تھی یعنے کل سنی صوفیون کو اور خصوصاً اویسیون کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور خطا اور بھول کی وجہ سے انکو صدیقین کے مرتبہ سے خارج نہین کرتے تھے

اگر کسی صالح صاحب الحال کو اپنے زمانہ مین دیکھ لیتے سلف صالح تو بجائے خود ہے تو اسقدر اسکے ساتھ محبت اور اسکی خاطر کی رعایت کرتے کہ دوسرے کو تعجب آتا اہل اللہ کی دوستی کو قرب کا سبب اور برکات کا موجب اور حال ہونے ایمان اور لذت ایمان کا سورت اور درجہ احسان تک پہنچنے کا باعث سمجھتے تھے ثَلَاثٌ مَّنۡ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ ٱلۡإِيمَانِ اور اہل اللہ پر طعن اور جرح کرنے کو خدا کی درگاہ سے مردود ہونے اور محرومی کا سبب سمجھتے اور انکے اقوال افعال کو نصوص کے تابع کرتے اور نصوص کے خلاف انکے اقوال افعال کو نصوص پر مقدم نہ کرتے اور فرماتے کہ ہر ایک شخص کی بات کوئی ماننے کے لائق ہوتی ہے اور کوئی لائق نہ ماننے کے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ انکی سب باتین مقبول ہین اور جہان کسی بات کی سند دستیاب ہوتی ائمہ حدیث کے قول پر اسکو عرض کرتے خاصکر ابن تیمیہ اور ابن قیم کے اقوال پر قناعت کرتے اور انکے فتوے کو مقدم جانتے اور توحید اور اثبات صفات اور رد بدعت کے مسائل مین انکے راہ کو حق اور انکے خلاف دوسرون کے راہ کو باطل کہتے اور فرمایا کرتے کہ اہل وحدت وجود جیسے ابن عربی کی کتابون کے مطالعہ کرنے سے مین بارہا رو گیا ہون اور تفسیر کشاف علی الکشاف کے باب مین تقدیر و مشیت وغیرہا کے مسئلہ مین مجھے یہ الہام ہوا ہے مَن شَذَّ شُذَّ فِي ٱلنَّارِ قرآن مجید کے وہ الفاظ جو آنکو یاد نہ ہوتے اور آپ ان لفظون کے مقام جانتے الہام ہو جاتے پھر حافظون سے پوچھتے سبحان اللہ کسقدر آپ کو تو بہ حقہ اور مصیبتون اور احمال شاقہ پر ثبات اور استقامت تھی بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ تعالی کی تربیت اور الایت سے تھا بشر کی کیا طاقت ہے وَٱصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ إِلَّا بِٱللَّهِ آپکے ہاتھ بہت لوگون نے بیعت اور توبہ کی انکو فاتحۃ الکتاب کا ترجمہ اپنے خداداد فکر کے لحاظ سے سناتے تھوڑے دنون مین طالب کو ذوق اور محبت کی حالت ہو جاتی اور نماز مین لذت آنے لگتی اور اول وقت قیام اور رکوع و قومہ سجدہ جلسہ وغیرہ کی تعدیل کے ساتھ ایسی نماز پڑھتے کہ اسکے حسن اور طول سے کچھ نہ پوچھیے ایسی نماز پڑھتے کہ اپنی جان کی خبر نہ رہتی دیکھنے والون کی آنکھین ٹھنڈی ہو جاتین اور تضرع اور خشوع کا مشاہدہ کرائی آئین ہوتا پڑا ہے جو معلوم کیا اور جانا ہمنے آپکے حال سے رضی اللہ تعالی عنہ آپ سے اور ہم سے اور یہ وہ ہی جو مشاہدہ کیا ہمنے لعبادت و مشغولی اور حاسدین آپکے سر وَٱللَّهُ حَسِيبُهُۥ وَحَسِيبُهُمۡ نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے اپنی کتاب تقصار مین لکھا ہے شاہ عبد

غزنوی ایسے بزرگ بود جامع میان علم حدیث نبوی و علم سلوک سنی در ہنبار حق بر خلق از دست اہل بدعت
در وطن خود کشید و اشتغال داشت بعبادت و ریاضت و در اشاعت علم حدیث و اتباع سنت و اشاعت آن
بزرگ بود در این باب که نظیر آن از اہل عصر معلوم نیست دامن گیر داشت ہر که بصحبت او رسید از خلق رسید
و بخالق رسیده شد و درس او رنگ حضور دیگر می آورد آنکه بود از آلات اشاعت سنت و جارحہ بود از
جوارح اشاعت سنت و اماتت محدثات در اصول و فروع مماشات بر طریقه سلف صالح داشت و
تقلیدات مذاہب و رجال از ائمہ در حصن حصین دین متین و شرع متین می انگاشت ہم محدث بود و ہم محدَّث
رویا ہائے صادقه حسنه دیده و بشارات صحیحه آورده در نزدیکی شب شنبه پانزدہم ربیع الاول ۱۲۹۸ سنه
وصل رحمت حق شد و داغ فراق بر دل اہل اتباع و مستفیدان سنت سنیه گذاشت شیخ اہل قرآن
تاریخ وفات او ست که مولوی محمد یحیی کشمیری در حلیه نظم بر آورده اند و قاضی طلا محمد پشاوری مرثیه
او در قصائد عربیه بسیار سنیده رحمه الله تعالی ایانا انتهی مختصرا

سوانح عمری مولوی عبد اللہ المرحوم از تصنیف مولوی غلام رسول مرحوم ساکن قلعه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد یہ ایک مجموعہ ہے جو شامل ہے عبد اللہ
غزنوی کے حالات غیبیہ اور واردات لاریبیہ کے ایک ٹکڑے پر اور خبر دینے والا ہے انکے کلمات قدسیہ
کے کچھ حصے پر جو وہ نمونہ ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات جامع کا اور وارث کرنیوالا ہے
ظاہر اور باطن کے فائدوں کو اور اللہ تعالیٰ اُسکے پورا کرنیکی توفیق دینے والا ہے جاننا چاہیے کہ
آپکا نام مبارک محمد عظیم ہے قوم عمرزئی سے اور آپکے باپ دادے بھی ولایت کیساتھ مشہور ہیں اور
آپکے گانو کا نام گیبر ہے ساتھ کاف فارسی اور یائے تحتانیہ کے جو خواجہ بلال کے پہاڑ کے
متصل ہے شہر غزنی کے ضلع میں اور چونکہ آپکا نام مشعر تھا تزکیہ نفس پر اسلیے آپ فرماتے تھے
محمد کہ کائنات سے اعظم اور مخلوقات سے افضل ہیں وہ اللہ کے رسول ہیں میرا نام عبد اللہ بہتر ہے اسی
لیے سب چھوٹے بڑے آپکے ساتھ بات چیت کرنیکے وقت آپکو عبد اللہ کہتے لیکن آپ لوگوں کو
اُس لقب کے ساتھ جو شرع شریف کے موافق ہوتا یاد فرماتے اور جس نام میں شرک کی بو آتی

اسکو بدل دینا آپکی عادت شریف تھی اور فرماتے تھے کہ جذبہ الٰہی کا آغاز پہلے دن شام کی نماز کے بعد تھا
جو خود بخود بلا واسطہ کسی پیر کے جذبہ الٰہی پہنچ گیا اور تمام زور کے ساتھ ماسوی اللہ کو میرے دل سے
کھینچ لیا یہانتک کہ تین دن تک مجھکو اپنے نفس سے کدورت و ظلمت اس طور پر معلوم ہوتی تھی کہ از خود
شرک کی بو آتی جس سے جی متلانے لگتا اور باقی لوگوں سے بھی دیکھنے کے وقت قے آنے لگتی اور قصہ
الحاصل یہانتک تھی کہ غافل زندگانی ہر کسی طرح کا اعتقاد نرکھا اور مخلوقات سے یہانتک نفرت تھی کہ نماز
جماعت کے ساتھ بڑی دشواری کیساتھ گذاری جاتی اور ذکر کی نسبت اسطرح غالب تھی کہ جو شخص مجھکو دیکھتا
ذکر کرنے لگتا اور کبھی کبھی چھت کی لکڑیوں سے بھی ذکر سنا جاتا اور برف کی بارش کے موسم میں جب میں آگ
پر بیٹھتا تو نفی و اثبات کے وقت جو میں سر کو ہلاتا اسی طرح آگ بھی گھومتی اور اس سبب سے کہ میں نے کسی شیخ کی
صحبت نہیں اٹھائی تھی اور نہ مشائخ کا حال دیکھا سنا تھا حیرانی پیش آتی تھی کہ آیا کسی شیخ کے پاس
جا کر تعلیم حاصل کروں چنانچہ اسی نواح میں ایک شیخ شاہ صاحب غلام علی دہلوی مجددی احمدی کے
مریدوں میں سے ریاضت شاقہ اور چلوں کے ساتھ مشہور تھا انکے دیکھنے کو میں نے پختہ ارادہ ہوا
چونکہ میں اکیلا راہ کا واقف نہ تھا اور کسی کی ہمراہی بھی ممکن نہ تھی ایک شخص کو راہ بتلانے کیلیے میرے
ساتھ کیا گیا اسطرح کہ وہ دور سے راہ دکھلاوے جب شیخ سے ملاقات ہوئی تو یہ حالت لگی جو خود
بخود اپنے سر کو ہلاتا تھا اور سینہ اپنے سارے لطیفے اسی جوش میں ظاہر کیے کہ جو کچھ میں نے اس صحبت میں
دیکھا کسی زمانہ میں نہیں دیکھا پس میں ناامید ہو کر واپس آیا اور ایک دفعہ میں شیخ سلیمان تونسوی کے
ملنے کیلیے کہ اس زمانے میں چشتیہ کی نسبت میں انکی بڑی مشہوری تھی اور لوگ انکے آنے جانے کے
پختہ ارادہ کیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ مجھ پر خفا ہو گئے ہیں
اور مجھکو زمین سے اٹھا لیا ہے اور چاہتے ہیں کہ دے ماریں خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے سفارش
کے طور پر عرض کیا کہ یہ کسی جگہ نہیں جائیگا اور انکی تقریر دل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
اویسیت کی نسبت رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دنوں میں شیخ عبد القادر جیلانی کی محبت
افراط کی حد کو پہنچی ہوئی تھی انہی دنوں میں الہام ہوا کہ صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا پھر درود
پڑھنے کے ساتھ میری مجلس معطر ہو جاتی اور عاشقی کی نسبت غالب تھی ایک بزرگ کے بیت
آپکے حال کے مطابق ہیں ؎ آنچہ من در خواب دیدم ہیچ بیداری ندید + آنچہ در دیوانگی دیدم

ز ہشیاری نمی دید + کاسہ سر از شراب بیخودی سرشار گشت + مستی جام محبت ہیچ خماری ندید +
ان دنون مین ایک امیر نے کابل کے میوون مین سے کچھ میوہ تحفہ مین بھیجا دور سے بدبو آنے
لگی بظاہر چونکہ اس تحفہ کا رد کرنا ممکن نہ تھا اُسکے جانیکے بعد اپنے گھر مین گڑھا کھودکر وہ میوہ داب
دیا اور ہر طرف سے ارادتمند ٹوٹے ٹوٹے آتے تھے اور بیعت اور تلقین کے سوا ذکر کرنے لگتے
تا کہ قندہار سے ہرات تک آپ فضلا اور علمار کی آمد و رفت کی جگہہ بن گئے اور فرماتے تھے کہ ایکبار
دفعہ گرمی کے دنون مین سردی کے مکان سے گرمی کے مکان مین جو انتقال کیا گیا تو چرہا
اور گھر کے صحن کا گریہ اور نالہ کرنا سُنا گیا اور فرماتے تھے کہ از بس نسبت نازک تھی اور باطن کی
صفائی تھوڑی سی کدورت کے ساتھ لوگون سے برداشت نہین کرسکتے تھے چنانچہ ایک بار
حالت غالب تھی اور لوگون مین ملنا جُلنا ناممکن تھا بکری کے بچہ کے گوشت کے کھانیکا اتفاق
ہوگیا صفائی کم ہوگئی اور طبیعت اپنے حال پر آگئی اور یہ آپکی حکایت اُسکے مشابہ ہے کہ حضرت
خواجہ محمد صادق جو امام ربانی علیہ الرحمۃ کے بڑے بیٹے تھے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھہ
مؤید الدین خواجہ محمد باقی باللہ کی خدمت بابرکت مین مشرف ہوئے تھے از بس جذبۂ الٰہی کی وجہ
سے مغلوب الحال ہوگئے یہانتک کہ قریب تھا کہ مجنون ہوجاوین خواجہ علیہ الرحمۃ نے تین دن
انکو بازار کا کھانا کھلایا یہانتک کہ طبیعت اپنی حالت پر آگئی اور فرماتے تھے کہ ایک دن الہام
ہوا کہ دینی مسائل کی استفسار مین اخوند حبیب اللہ قندہاری کیطرف رجوع کرنا لازم ہے پہر
اسوقت ایک شخص کو ہمنے بعض مشکلون کے استفسار دیکر بھیجا کہ اس نام ونشان کے عالم کو
پوچھکر اُنسے مسائل کو حل کراؤ نہ ملا کہ وہ جو بہت مشہور تھا اور اخوند صاحب گمنام تھے ہر چند
اخوند صاحب مسائل کا جواب دینے سے گریز کرتے اور دوسرونکے حوالے کیا لیکن جب اُس بھیجے
ہوئے نے واضح کیا کہ مین ان مسائل مین دوسرونکیطرف رجوع کرنیکا مامور نہین ہون تو جواب
لکھا اسی وقت مین ایک شخص نے تقویۃ الایمان کا فارسی مین ترجمہ کیا تھا اور عبد الصمد صاحب
نے ان بعض اعتراضون کا جواب جو ظاہر عبارت پر وارد ہوتے تھے تو اخوند صاحب نے شافی
جواب لکھا کہ کوئی شک و شبہ نہ رہا اور آپ مولوی اسمعیل صاحب اور سید احمد صاحب کو صاحب
کمالات جانتے تھے اور انکی تحسین فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک رات مین نے خواب مین دیکھا کہ صحیح بخاری کا

نسخہ میرے سامنے رکھا ہے اور ایک چراغ جل رہا ہے اور گرد و غبار بخاری شریف پر اسقدر پڑی ہے
کہ کوئی حرف نظر نہین آتا پس مین شروع ہوا کہ دامن کو اُسکے ساتھہ تر کرتا تھا اور اسکے ساتھہ اس گرد کو
دور کرتا تھا اور اُس وقت مین عادت کے خلاف اپنے مونہہ کو گرد ناک دیکھ رہا تھا اور بڑے زور سے سانس
لیتا تھا اور سینے ورق ورق اور صفحہ صفحہ اور حرف حرف صاف کیا یہانتک کہ بخاری شریف
بالکل صاف اور مصفا ہوگئی صبح ہوتی ہی ایک شخص صحیح بخاری لے آیا اور اسکی شرح بھی مل گئی اور سارے
کتاب کا مطالعہ کرلیا اور سنت کی تابعداری کا داعیہ مستحکم ہوگیا اور حدیث پر عمل کرنا شروع ہوگیا
یعنے جب کسی مسئلہ منصوص مین صحیح حدیث غیر منسوخ غیر معارض المثنے ملجاتی تو اُسپر بلا دغدغہ عمل کیا جاتا
اور اگر کوئی جزئی فقہ کی جزئیات سے اُس حدیث کی مخالف ہوتی تو اُسکو چھوڑ دیتے اور جہانتک بسر
چلتا تاویل کے دونو کو مطابق کرلیتے اور غیر منصوص مسئلہ مین مجتہدین مسلم الاجتہاد مین سے
ایک مجتہد کے اجتہاد پر عمل کرتے جیسے امام ابو حنیفہ کوفی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن
حنبل اور یہی مضمون ہے مرزا مظہر جانجانان علیہ الرحمۃ کی کلام کا اپنے مکتوبات مین اور مرزا
جانجانان کے فضائل مین مرقوم ہے کہ فرماتے تھے تعجب ہے کہ صحیح حدیث غیر منسوخ جو چند واسطہ
کے ساتھہ نبی معصوم تک پہونچ جاتی ہے اور خطار کی اُسمین مجال نہین ہے اور اسکے راویون کا
حال بھی معلوم ہے ترک کیجاوے اور فقہ کی روایت پر جسکے نقل کرنیوالے اکثر مفتی اور
قاضی ہین اور انکے ضبط اور عدالت کا بھی حال معلوم نہین ہے اور دُس اُس مسئلہ کے ساتھہ
مجتہد کو ہو بختی ہے اور خطا اور ثواب مجتہد کا کام ہے عمل کیا جاوے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا انتہے اور یہی ہے خلاصہ سیوطی اور شرنبلالی اور ولی اللہ دہلوی کی
اور دوسرے محدثون کے کلام کا پہر آپ نے تشہد مین سبابہ کا اُٹھانا شروع کیا ساتھہ عقد
خنصر اور بنصر اور حلقہ وسطے اور ابہام کے اور شروع کیا ہاتھہ اٹھانا رکوع کو جاتے ہوئے
اور رکوع سے اوٹھتے ہوئے اور شروع کیا آمین کا کہنا بلند آواز سے اور فاتحۃ الکتاب کا
پڑہنا امام کے پیچھے اور نماز اول وقت پڑہنے لگے یعنے ظہر کی نماز جب سورج ڈہلجاتا پڑہ لیتے
اور ہر گاہ ملک کی بیت سرد ہے اسلیے ابراد کی وہان حاجت نہین تھی اور عصر ایک مثل کے پیچھے
اور فجر کی نماز اندھیرے سے شروع فرماتے کبھی غلس مین تمام کرلیتے اور کبھی روشنی مین

اور وضو کرنے اور اس میں دل کو حاضر کرنے میں تو رب کے لحاظ کے ساتھ مسح گردن کے سوا مبالغہ فرماتے
تھے اور گردن کے مسح کو بدعت فرماتے تھے اگرچہ کہ نمرہ کے مسح کی بابت بہ محل کیا جا رہا ہے اور اپنی
نماز کے خشوع میں اسطرح کہتے ہوتے کہ اگرچہ دل کا حاضر کرنا ایک باطنی امر ہے لیکن کہہ سکتے ہیں
کہ انکی نماز کی ہیئت سے ان آنکھوں کے ساتھ وہ خشوع نظر آ رہا ہے اور حاضرین پر اس جمعیت کا
کا پرتو پڑتا تھا اور قومہ و جلسہ اور رکوع اور سجدہ میں دعائیں پورے خشوع کے ساتھ پڑھتے تھے
جسکے بیان سے قلم قاصر ہے ؎ گر مصور صورت آن دلستان خواہد کشید + حیرتے دارم کہ نازش
را چسان خواہد کشید + پہلے لوگوں نے ان کا سونہ شور کیا کہ خلاصہ کیدانی والا جو رفع سبابہ اور
رفع یدین اور جہر آمین کو محرمات میں لکھتا ہے اور آپ ان کاموں کو سنت فرماتے ہیں اور یہ شور
یہانتک پہنچا کہ آپ شہر سے نکال دیے گئے اور بلوے عام آپکے سر پر ہو گیا اور ملک سوات میں اکر
اقامت اختیار کی اخوند عبد الغفور صاحب جو زہد اور ریاضت میں اسوقت ممتاز تھے اور مجددیہ قادریہ
کے طریق اور صوم الدہر کے ساتھ دم بھرنے والے پہلے تو نہایت عمدہ مروت کو ساتھ پیش آئے
اور دلدہی اور دلداری کی آخر الامر جب آپکے حاسدوں کا نوشتہ اخوند صاحب کو پہونچا تو بے تحقیق
مروت کا دامن کھینچ لیا کچھ مدت تک ان میں مبتلا رہکر حضرت سید میر صاحب کونہ والوں کے پاس تشریف
لائے اور تبرکا انکی بیعت سے شرف حاصل کیا اور وہاں ہی اس نیاز مند کے ساتھ آپنے عنایت
کی راہ سے بھائی چارہ ڈالا یہانتک کہ حضرت سید میر صاحب نے پوری توجہ کے بعد فرمایا کہ صاحبزادہ
کابلی اور مولوی صاحب کے درمیان کوئی علاقہ ہے جو مجھ سے پوشیدہ رکھتے ہیں مولوی عبد الصمد صاحب نے ظاہر
کر دیا کہ ہم اپنے درمیان عقد اخوت رکھتے ہیں حضرت صاحب نے فرمایا الحمد للہ اسی طرح عقد اخوت تھا
کہ ایک دل سے دوسرے کے دل میں نور پہونچے اور حضرت صاحب نے شروع سے ایام صحبت کے انقطاع تک
ایک ہی بات اور دستور سے آپکی تسکین خاطر میں کوشش کرتے رہے ہر چند حضرت صاحب کی امداد
آپکو وطن پہنچانے اور علماء اور امیر کے درمیان تصفیہ کرا دینے کے لیے آپکے دل میں مرکوز تھی
لیکن چونکہ حضرت صاحب کی جبلت ہی آہستگی اور سستی پر واقع ہوئی تھی اس سبب سے اس کام میں
تاخیر ہو گئی ؎ زین سبب در کارشان تاخیر شد + مہلتے بایست تا خون شیر شد + حضرت صاحب
کی ظاہر کوشش آپکے بارے میں ظاہر نہ ہوئی یہانتک کہ گرمی کے موسم میں آپنے حضرت

صاحب سے مصر و ملک دکن میں جانے کی اجازت طلب کی اور شکل تنہا دین رہنے کی تجویز کی فقیر نے یہی
عرض کی کہ پہاڑوں اور افغانستان میں یہ اندیشہ ہے کہ جمعیت نہ ہوگی ہزارہ کے گرد و نواح جو اکثر پردہ
کا ملک ہے وہاں کسی کی کسی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں ہے وہاں آپکا رہنا خوب نظر آتا ہے
فقیر کی التماس کو آپ نے قبول فرمایا اور حضرت نے آپکو رخصت دی تاکہ حسیانت گل کے پاس ایک
سال سکندرپور کے باغ میں چھوٹی مسجد میں رہے اور انکو تلقین کرتے رہے اور وہاں الہام
کا خطہ مجھکو پہنچا کہ تم جانو اور علماء ہم تمہارے ساتھ کچھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرینگے پہلے اپنے نفس
کو تیار ہو کر نوشہرہ میں آئے صبح کے وقت اپنے دوستوں سے فرمانے لگے کہ یہاں سے
شاہجہان آباد یعنی دہلی میں جانے کا پختہ ارادہ ہے کوئی شخص ہمکو نہ روکے اور آپ یکہ میں آکر
ہو کر ہفتہ میں لاہور پہونچے اور لوگوں کو فائدہ پہونچایا آپکی صحبت دلوں کو کھینچ لیتی تھی اور
انکسار اور عاجزی کے دروازے دلمیں کھولتی تھی پھر اسجگہ سے امرتسر میں حافظ محمود کے
پاس مسجد باغوالی میں مشرف ہوگئے اور غافلوں کے دلوں کی زنگ کو توجہات کے ساتھ
اتارا پھر امرتسر سے یکہ میں سوار ہوکر آٹھ روز میں دہلی پہونچے اور مولوی صاحب سید نذیر حسین
(کہ محدث ہیں اور مولوی اسحاق صاحب کے شاگرد ہیں) کے مدرسہ میں آگئے اور مینی آپکے ساتھ
بخاری کا سننا شروع کیا اور مولوی نذیر حسین صاحب چونکہ بے تکلف آدمی تھے اور اپنے کام
خود بخود کر لیتے تھے اور کسی وضع کے پابند نہ تھے اسلیے آپ انکو پسند فرماتے یہانتک کہ
سنہ ۱۲۷۳ھ میں رمضان کی سولھویں تاریخ دہلی میں غدر مچ گیا اور رفتہ رفتہ تمام ہندوستان میں پھیل گیا
فقیر عید فطر کی نماز پڑھکر رخصت ہوا اور لاہوری دروازے کے باہر شاہدرہ تک فقیر کے رخصت
کرنے کے لیے آپ تشریف لائے اور فرمایا وَدِّعْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰہِ اور افسوس کرنے لگے کہ
اگر تھوڑی سی اور اقامت ہوتی تو بہت فائدے اسپر مرتب ہوتے لیکن آپ تو جب دہلی ویران
ہو گئی اور لوگ آوارہ ہو گئے راہداری لیکر امرتسر تشریف لائے اور حافظ محمود کی تربیت کے
لیے کمر باندھی جب حافظ صاحب کو اذکار میں بخوبی جمعیت حاصل ہو گئی اور نماز میں حضور
ہونے لگا اور قرآن میں انکی استعداد کے موافق لذت حاصل ہونے لگی تو اسجگہ سے ایکسال
کے بعد رخصت ہوکر اپنے وطن کو چلے گئے فصل خشوع حاصل ہونیکی ترتیب کے بیان میں

ساتھہ طلب کیا اور بلا مشقت اور کسی رہبان کی سنت اور وکالت کے سوا طلب فرمایا کہ خود بخود (ہماری)
جناب میں اگر عرض کرے برو آمد بندہ بجگر بختہ بد آبروئے خود ز عصیان ریختہ + اور نیت میں قصد
کرے یعنی مثلاً یہ خیال کرے کہ اصلی فرض ہذا الظہر مثلاً یا اقتدیت بہذا الامام اور دل کی نیت کو
اتفاقاً فرض فرماتے تھے اور زبانی نیت کو بدعت اور امام ربانی علیہ الرحمۃ کی رائے بھی یہی ہے
اور منیہ کی شرح کبیری میں لکھا ہے کہ زبانی نیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں
ہوئی نہ صحیح طریق سے اور نہ ضعیف طریق سے اور نہ صحابہ سے ثابت ہوئی اور نہ ائمہ اربعہ سے
اسی طرح ہے مفتاح الصلوۃ میں اور تکبیر سے آدمی نماز میں داخل ہو جاتا ہے جیسے سلام سے خارج
ہو جاتا ہے چاہیے کہ اپنی ہمت کو جمع کرکے آپکو اور باقی ماسوی اللہ کو اللہ تعالی کی کبریائی
کے تحت میں فانی جانکر اللہ اکبر کہے اور کانوں تک ہاتھہ اوٹھاوے اور فرماتے تھے کہ ہاتھہ باندہنے
کے وقت ایسا سمجھے کہ میں اللہ تعالی کے حضور میں سرگوشی کہنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں اور میرا سارا
بدن عاجزی کے ساتھہ اللہ تعالی کیطرف متوجہ ہے پھر معنوں کا خیال کرکے ثنا پڑہے اور خطابات
سے لذت اوٹھاوے اسطرح کہ میں اپنے مالک سے باتیں کرتا ہوں جب سبحانک اللہم کہے
تو یہ سمجھے کہ اسکی ذات جمیع شیون سے منزہ اور مقدس ہے اور وبحمدک کہنے کے وقت یہ سمجھے کہ میں اللہ
تعالی کی صفات ثبوتیہ پر تعریف کرتا ہوں اور جب وتبارک اسمک کہے تو یہ سمجھے کہ میں اسکے نام
کو مبارک جانتا ہوں اور وتعالی جدک کہنے کے وقت اسکی ذات کو بلند سمجھے اور ولا الہ غیرک سے
یہ سمجھے کہ میں اسکی عبادت میں مخلص ہوں اور اسکے سوا کوئی اس لائق نہیں ہے جسکی عبادت
کیجاوے پھر اعوذ پڑہکر حاسد رجیم سے پناہ پکڑے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہکر برکت حاصل کرے
اور الحمد کہکر شکر کے دریا میں داخل ہو جاوے اور رب العالمین کہنے کے وقت یہ سمجھے کہ مجھکو اور میرے
آبا و اجداد و جمیع مخلوقات کو اسکی تربیت شامل ہے اور اسکی ربوبیت کی شان کیطرف متوجہ ہو جاوے
اور الرحمن الرحیم کہکر اسکی عام رحمت سے اسکی رحمت خاصہ کا امیدوار بنے اور مالک یوم الدین کہنے
کے وقت اپنے اعمال پر جزا نہ ملنے سے ڈرے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین کہکر اپنا اخلاص ظاہر کرے
اور مخلوق اور دنیا اور شیطان اور نفس سے جو سیدہی راہ سے کھینچ لیتے ہیں اہدنا الصراط المستقیم
کہکر فریاد کرے اور منعم علیہم سے پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیکبختوں کو مراد رکہے اور مغضوب

آپ فرماتے تھے نماز میں خشوع حاصل ہونیکا سبب کے ساتھہ آیہ کریمہ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ
ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ میں حکم کیا گیا ہے پہلے یہ ضرور ہے کہ وضو میں دلکو حاضر
کرے ورنہ ممکن نہیں ہے کہ نمازی کا دل نماز میں حاضر ہو اور وضو میں حاضری کرنیکا مدار یہ ہے
کہ ہاتھہ دہونے کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑہے اسکے بعد حدث کے دور کرنے اور نماز
کے جائز ہونے کی نیت اور ترتیب اور موالات کی رعایت دل میں لاوے کیونکہ یہ آغاز ہے
ظاہر جسم کے دہونیکا حدث اور خبث سے جو لوگوں کا نظارہ گاہ ہے اور ایک نجاست
کی دوسری قسم ہے جو انہی جوڑوں کے ساتھہ متعلق ہے اور خالص توبہ کے سوا ان گناہوں
کی نجاست کا دور کرنا ممکن نہیں ہے پس جوڑوں کے ملنے اور دہونے میں دل سے توبہ اور رجوع
کرے ہر جوڑ کے گناہوں سے جدا جدا مثلاً ہاتھہ دہونیکی ابتدا میں یہ لحاظ کرے کہ یا الہی میں نے تیرے
غیر سے ہاتھہ دہو لیے اور مسواک کرنیکے وقت دانتوں کے گناہوں سے توبہ کرے اور کلی
کے وقت ہونٹوں اور زبان کے گناہوں سے اور ناک میں پانی ڈالنے کے وقت ناک کے گناہوں
سے توبہ کرے اور مونہہ دہونیکے وقت غیر کیطرف توجہ کرنے اور آنکھوں کے گناہ سے توبہ
کرے اور ہاتھوں کے دہونیکے وقت قتل کرنے اور چوری اور رشوت ستانی اور خیانت اور
نامحرم کو ہاتھہ لگانے اور محرمات کو پکڑنے اور مومن کو ایذا دینے سے توبہ کرے مومن کو ایذا
دینا خواہ ہاتھہ سے ہو یا ہاتھہ کے سوا اور تمام سر کے مسح کے وقت واہی تباہی تفکرات سے
توبہ کرے خواہ فکر ذات میں ہو یا صفات وغیرہ میں وہ جو سوء معرفت کے ساتھہ تعلق رکہتا
ہے اور کانوں کے مسح کے وقت نامشروع باتوں کے سننے سے توبہ کرے اور پاؤں دہونے
کے وقت ان گناہوں سے توبہ کرے جو چلنے کے ساتھہ متعلق ہیں اور دین میں ثابت رہنا
مانگے اور اسی طرح ہر جوڑ کے دہونے میں گناہوں سے توبہ اور امور کی توفیق کی طلب کا
لحاظ رکہے اور یہ دعا ماثورہ جسکا وضو کے آخر میں پڑہنا ثابت ہوا ہے اسی طریق کی طرف اشارہ
بتاتی ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ جب نماز کے لیے
جاوے تو خیال کرے کہ مناجات کے لیے اپنے مالک کے سامنے جاتا ہوں اور جس سے پہلے حضور سے
فرار تھا اور اب منہ اذان کے ساتھہ کہ سچی پکار اور اسکی طرف بلانے والی ہے اپنی مہربانی کے

علیہم سے وہ لوگ مراد رکھے جو ہدایت کی استعداد نہیں رکھتے اور ضالین سے وہ مراد رکھے جو باوجود استعداد
کے گمراہ ہیں اور آمین کے ساتھ سوال مذکور کی تاکید چاہے یعنی فاتحۃ الکتاب میں جو صفتیں شمار
کرتا ہے انکے شمار کے وقت ایسا خیال کرے کہ جیسے فقیر سخی کے دروازے پر اسکی سخاوت کی
صفتیں بیان کرتا ہے اس خیال سے کہ اس صفت سے مجھکو فائدہ مند کرے اسیطرح میں اسکی عنایات
کا امیدوار ہوں اور دل کا کاسہ ہاتھ میں لیکر اللہ تعالی کی صفتوں کا شمار کرتا ہوں اسی طرح معنوں
کا خیال کرکے فاتحہ کے ساتھ ایک سورت ملاوے اور اللہ اکبر کہے یعنی یوں خیال کرے کہ میرا
کھڑا ہونا کہ اسکی کبریائی کے لائق ہے اور پیٹھ ٹیڑی کرکے کھڑا ہوں اسکے حکموں کو قبول کرنیکے
لیے اور سبحان ربی العظیم کہنے میں اللہ کی عظمت کا لحاظ کرے اور اس کلمہ کو بار بار پڑھے تاکہ جمعیت
ہو جاوے یعنی اس ہیئت میں جو چوپاؤں کیطرح ہے اسکی عظمت سے ذوق اٹھاوے اور سبحان
ربی العظیم کہکر لذت اٹھاوے اور قومہ عبادت کی دلیل ہے کہ یہ اقرار جو تیری تنزیہ اور عظمت
کے ساتھ استغفار کہتا ہوں اور چونکہ اسکی عظمت پر حمد کرنیکے ادائے حق سے اپنے آپ کو قاصر
سمجھتا ہے سمع اللہ لمن حمدہ کہکر امیدوار ہو جاوے یعنی سنتا ہے اللہ تعالی اس شخص کی دعا
جو اسکی تعریف کرتا ہے اگرچہ اسکی عظمت کے لائق تعریف کرنا محال ہے پھر کہے ربنا لک الحمد
اور اللہ اکبر کہکر سجدہ میں جاوے اور یہ خیال کرے کہ جیسے غلام اپنے مالک کی قدمبوسی کے
لیے گر جاتا ہے اور اسکے قدم چوم لیتا ہے میں اپنے مالک بیچون و چگون کے آگے سجدہ میں
جاتا ہوں اور سجدہ کرنیکے ساتھ جو نفس کو ایک قسم کا فخر آجاتا ہے کہ میں نے عبادت کا حق ادا کر
لیا اسکو دور کرنے کے لیے کہے سبحان ربی الاعلی یعنی میرا مالک اس سے برتر ہے کہ اسکی عبادت
کا حق ایک سجدہ کے ساتھ ادا ہو جاوے اور اسی خیال کے دفع کرنیکے لیے اول اور آخر میں
تکبیر کہے اور اسکی کبریائی اور بلندی کو یاد کرے پھر جلسہ میں بیٹھے اس خیال سے کہ حضور کی ہیبت
سے ہوش باختہ ہو گئے ارشاد ہوا کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھکر عرض کرو یہ عاجز دوسری بار
بارگاہ الہی کی عالی شانی دیکھکر سجدہ میں مشغول ہووے اور قعدہ میں یہ خیال کرے کہ بیٹھنے
کی اجازت پا لی ہے اور معنوں کا خیال کرکے التحیات پڑھے اور چونکہ اس کچہری میں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طفیل حاضر ہوا ہے اسلیے آپ پر درود پڑھنا ضروری ہے اور درحقیقت

کے وقت اپنے اور اور صاحب حقوق کے لیے دعا کرے بخشش مانگے اور سلام کہے السلام علیکم و
رحمۃ اللہ اسلیے کہ مناجات کے لیے غائب تھا اب جو حضرت کی ملاقات کا وقت آیا تو انکو اور فرشتوں
کو سلام کہے پھر ایک دو کلمہ پڑھے اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا
ذا الجلال والاکرام یعنی الہی تو سب نقصانوں سے پاک اور سب عیبوں سے بری ہے
اور تو ہی سب برائیوں اور سب بلاؤں سے بچا سکتا ہے تو بابرکت ہے اے بزرگی اور عزت
والے پھر یہ دعا پڑھے جسکے پڑھنے کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ کو ارشاد فرمایا
اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک یعنی الہی میری مدد کر
کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری عبادت اچھی طرح کروں پھر آیت الکرسی اور
سورہ اخلاص اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے اور تین بار استغفار پڑھے اور تینتیس بار سبحان
اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر یا تینتیس بار اللہ اکبر اور ایکبار کلمہ توحید یعنی
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء
قدیر یعنی نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق اللہ تعالے کے سوا جو اکیلا ہے اور اسکا کوئی شریک
نہیں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کلمہ توحید کو صبح شام کے بعد دس دس بار پڑھے
اور یہ اوراد صحیح حدیثوں کے ساتھ حصن حصین اور اذکار نووی وغیرہ میں ثابت ہیں اور اسیقدر
مختصر لکھا گیا جو مبتدی کے مناسب حال تھا اور حضور کے لیے بعض شغل جو منتہی کے موافق
ہیں مبتدی کی طبیعت اس سے پریشان ہو جاتی ہے من لم یذق لم یدر یعنی جو شخص مزہ
نہیں چکھتا وہ نہیں جانتا اور فرماتے تھے کہ دین کی چار اصل ہیں ایک طہارت دوسری
فروتنی تیسری عدالت چوتھی جوانمردی عدالت کے لیے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی کتاب
حقیقۃ الاسلام کو پسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ انسان جس کام پر پیدا کیا گیا ہے
وہ بھی چار قسم سے باہر نہیں ہیں ایک منعم کی محبت دوسری سخی کی محبت تیسری بے پرواہ
کی محبت چوتھی صاحب کمال کی محبت اور چونکہ بسبب غالب ہونے افعال طبعیہ کے نفس امارہ
پر فطرت صحیحہ ظلمانی ہو گئی ہے اسلیے قرآن مجید اس فطرت کے بیان کرنیکے لیے نازل
فرمایا جسمیں اللہ تعالی ان چہار گانہ محبتوں کو ایک ذات پاک کیطرف جو ان صفتوں کا

مجمع ہے مختلف طریقون کے ساتھ کھینچتا ہے کبھی اپنے انعام یاد دلاکر اور کبھی اپنا صمد ہونا بیان
کرکر اور کبھی اپنا کمال ظاہر کرکر اور تین پردے ہین جو اس راستہ سے روکتے ہین طبیعت کا پردہ اور
رسم کا پردہ اور جہالت کا پردہ اور فرماتے تھے کہ تذکیر الاخوان کا نسخہ جو تقویۃ الایمان کا دوسرا
باب ہے رسوم نامشروعہ کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی ہے اور حصن حصین کی دعاؤن کا استعمال
وافی اور فرماتے تھے کہ رسم وہ کام ہے جو شرعی دلیل کے سوا رواج پا جاوے اور طبیعت کے پردہ
کے لیے امام حجۃ الاسلام کی کتابین جیسے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت پسند کرتے تھے اور
سوء معرفت کے پردے کا علاج توحید کی کتابین ہین اور فرماتے تھے کہ دین مین تحریف واقع ہونے
کے تین سبب ہین ایک سستی ہے دوسرے روایت نہ کرنا اپنے دین والے سے اور سلف کی تابعداری
نہ کرنا تیسرے منکرات کا پھیلنا چوتھے علم والون کا حق کہنے سے چپ کر جانا اور وہان سے
ہجرت نہ کرنا پانچوان تعمق چھٹا تشدد ساتوان بلا دلیل شرعی کسی کام کو اچھا سمجھنا آٹھوان رسمون
کی تابعداری کرنا نوان ایک دین کا دوسرے دین مین ملجانا اور فرماتے تھے جو کام کہ شریعت مین
ضروری ہے اور شریعت کے بہت حکمونکا اسپر مدار ہے اور وہ سبب ہے بدعتون مفتریہ کے اٹھا دینے
کا یہ کہ جن کامون سے شرع نے روکا ہے انکے وسیلون کو بند کیا جاوے اور جن کامونکا شرع نے حکم دیا
ہے انکے وسیلون کو رواج دیا جاوے اور فرماتے تھے کہ دین اسلام مین مراتب کی نگہبانی ہے ہر
وقت مین کیا تعلیم مین اور کیا تعلم وغیرہ مین اور فرماتے تھے عبادت پر اس حیثیت سے کہ وہ
عبادت ہے اجرت لینا جائز نہین ہے اور فرماتے تھے مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنَ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ
مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یہ وعید اس شخص کے حق مین ہے جو بدون واقف ہونیکے لغت پر اور شرح
غریب اور سبب نزول پر بقدر ضرورت کے اور بدون واقف ہونیکے ناسخ اور منسوخ کے اور آثار
صحابہ اور تابعین کے تفسیر کرے اور فرماتے تھے فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ مین مابہ الامتیاز یہ امر ہے
کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پر اور اس دلالت اور اشارت پر کہ ظاہر نص کے حکم مین ہے عمل کرتے ہین
اور جمہور صحابہ کے طریق کو اپنا معمول بہ مقرر کرتے ہین بخلاف باقی گمراہ فرقون کے اور فرماتے
تھے جس قول اور فعل کا باوجود سبب کے موجود ہونے اور مانع کے نہ ہونیکے قرون ثلاثہ مین رواج
نہین ہوا نہ اس قول کا اور نہ اس فعل کا اور نہ اسکے نظیر کا تو وہ بدعت ہے اور یہ قاعدہ ایسا محکم

اساس ہے جو مقدم ہے قیاس کے سب قسمون پر اور سابق ہے سب عموم اور اطلاقات پر اور اکھیڑنے
والا ہے سارے بدعتون کو اور فرماتے تھے وہ کام جسکی طرف شرع کے کامون مین سے کوئی کام
محتاج ہوا گرچہ وہ قرون ثلثہ کے بعد ظاہر ہو وہ بدعت نہین ہے بلکہ ایسے شرعی کام کے حکم مین
ہے اور فرماتے تھے آخری وصیت جو حبیب اللہ قندھاری علیہ الرحمۃ نے مجھکو کی یہ تھی اِذَا رَاَيْتَ
شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَ
دَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ یعنے جب تو دیکھے کہ بخل کے لوگ تابعدار ہین اور خواہشون کے پیرو اور ہر ایک
شخص اپنے عقل پر فریفتہ ہے تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگون کے کام کو چھوڑ اور فرماتے تھے کہ فجر
کی نماز کے بعد مینے رب العالمین کو خواب مین دیکھا کہ سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور اسکے بہت ورد کرنے
کے ساتھ ارشاد فرماتے ہین اور اس سورۃ کی فضیلت مین جسقدر حدیثین ہین اُنسب کو انکہا میرے
سامنے کہدیا اور یہ واقعہ ملک سوات کا ہے اور سکندر پور کے باغ مین جو ہزارہ کے علاقہ مین
ہے اللہ تعالی کیطرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القا ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہین ہوتی جب تک
ظالمون کیطرف مائل ہونے سے پرہیز کیا جاوے یعنے اس آیت کریمہ کا مضمون الہام ہوا وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور ظالم کی تعریف ان لفظون سے معلوم کرائی وَالظَّالِمُوْنَ هُمُ
الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ یعنے ظالم وہی ہین جو اللہ تعالی کے
ارشادون کی مخالفت کرتے ہین اور باز نہین آتے اور جن لوگون کی صحبت اختیار کرنی چاہیے
انکو اس مضمون کے ساتھہ آگاہ کیا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ
وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ
ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ یعنے جو کچھہ الہام ہوتا ہے اُسکے لفظ یاد رکھہ اور اسکا بیان کرنا اور
تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے الہام ہوا وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ الاٰیۃ یعنے اپنے
شخص کو ڈرا چاہیے رب کے سامنے کھڑا ہونیسے اور یہ بھی الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ
باش تا کدورتے از ماسوی ننشیند یعنے ہمیشہ اپنے دل مین جھانکتے رہو ایسا نہو کہ
اللہ تعالی کے سوا اور کدورت بیٹھ جاوے اور شہر دہلی مین یہ الہام ہوا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مت پھیلا اپنی آنکھین طرف

اُنکی کو فائدہ دیا ہے ہمنے ساتھ اسکے بہانت بہانت لوگون کو زندگانی دنیا کی تازگی سے اور نہ آنکہ پسار
مین یہ الہام ہوا قُل لِّاَزْوَاجِكَ وَاَوْلَادِكَ وَاَتْبَاعِكَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے کہدے
اپنی بی بیون اور اولاد اور تابعدارون کو کہ کہڑے ہو جاؤ الله کے لیے تابعدار ہو کر اور اُسکے
آخر مین یہ الہام ہوا اَنَا جَلِيْسُكَ وَاَنِيْسُكَ فَلَا تَحْزَنْ یعنے مین تیرا مددگار ہون تو غم نہ
کہا اور یہ بہی الہام ہوا وَلَا تَنْسَ مَا اَوْدَعْتُ فِيْ قَلْبِكَ فَاِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ
وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ یعنے جو تدبر اور تفکر قرآن کا تیرے دل مین ہمیشہ ڈالدیا ہے اسکو
مت بہول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چہیالیس حصون مین سے اور فرماتے تہے
دہلی مین یہ الہام ہوا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
فُرُطًا اور فرمانبرداری مت کر اس شخص کی جو غافل کیا ہمنے اسکے دل کو اپنی یاد سے اور پیچہے پڑا
اپنی خواہش کے اور ہے کام اسکا حد سے بڑہا ہوا یعنے غافلون کی غفلت مین پیروی نہ کر
اور یہ بہی القا ہوا كُنْ فِي النَّاسِ كَاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ یعنے ہو تو لوگون مین جیسے دوسرے لوگ
ہین اور القا ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آن وقت دیگر لازم ست یعنی اگر ایک وقت غفلت
ہو جاوے تو دوسرے وقت مین اسکا تدارک لازم ہے اور فرماتے تہے حدیث مین آیا ہے
اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًى مُّتَّبَعًا وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْيِهٖ فَعَلَيْكَ بِاَمْرِ
نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ یعنے جب تو دیکہے بخل کی تابعداری کی ہوئی اور خواہش کی پیروی
کی ہوئی اور پسند کرنا ہر مرد کا اپنی رائے کو تو تو اپنی جان کو بچا اور لوگون کو چہوڑ پس اس حدیث
مین اور آیت کریمہ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور حکم کر ساتہہ بہلائی کے اور
منع کر بری بات سے مین تطبیق اسطرح ممکن ہے کہ جب یقین ہو جاوے کہ مخلوقات راہ پر نہین آتی اور
مجہکو بہی راہ سے بہٹکتی ہین اور اندہیرے ہجوم کرتے ہین تو اسوقت تنہائی اور گوشہ نشینی
بہتر ہے اور اگر جانتا ہے کہ میرا فائدہ انکو پہنچتا ہے مجہکو انکا ضرر نہین پہونچتا تو اسوقت امر
معروف اور لوگون مین ملا جلا رہنا بہتر ہے اور فرماتے تہے وہ شغل اور مقام اور مرتبہ کہ الله تعالے
کی یاد سے غافل کرے وہ استدراج ہے اور گمراہی اور فرماتے تہے تین بار الہام ہوا وَلِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور واسطے الله کے ہے اوپر لوگون کے

حج کرنا بیت الله کا جو طاقت رکہے طرف اسکی راہ کی اور فرماتے تہے الہام ہوا وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے اور البتہ جلدی دیگا تجہکو رب تیرا پہر تو خوش ہو جاوے گا
اور فرماتے تہے الہام ہوا اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ یعنے کیا نہین کہولا ہمنے سینہ
تیرا اور دہلی مین جو غدر مچ گیا تہا اور ہر ایک نے وہان سے نکلنا چاہا تو فرمانے لگے کہ ہم تو
نہین جاتے جو ہونا ہو ہو جاوے گا شاید کہ یہ الله تعالے کا امتحان ہو اور امتحان کے وقت یا تو
آدمی عزیز ہو جاتا ہے یا ذلیل اُن دنون مین آپ بیمار تہے اپنی جگہہ پر بیٹہے فرماتے تہے کہ یہ
فتنون کے دن مین ہر ایک شخص کو توبہ کرنا اور خدا کی طرف رجوع کرنا لازم ہے اور ہر روز تجدید توبہ
کا ارشاد فرماتے اور ان دنون مین نجم الدین کبرے کی آپ نے حکایت بیان فرمائی
کہ فتنون کے دنون مین انہون نے اپنے مریدون کو رخصت کر دیا کہ اپنے اپنے وطنون
مین چلے جاؤ مریدون نے عرض کیا کہ ہم آپکی سواری کے لیے گدہا لادین فرمایا ہم
تو نہین جاتے پس وہان ہی شہادت کے ساتہہ مشرف ہوئے اور عید فطر کے بعد فقیر جو
گہر کیطرف رخصت ہوا تو لاہوری دروازہ کے باہر آکر شاہدرہ تک تشریف لائے شہر سے
نکلتے وقت ایک سقا پانی کی مشک بہر کر شہر کے اندر داخل ہوتا ہوا ہمکو ملا تہا مینے عرض کی
کہ اس قسم کا تفاؤل بہی مسنون ہے یا صرف بات سنکر فرمایا غالبًا یہ بہی جائز ہوگا اور رخصت کے
وقت مین نے وصیت طلب کی فرمایا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ یعنے وصیت کرتا ہون
تجہکو الله تعالے سے ڈرنے کی ایک معتبر آدمی سے منقول ہے کہ عین ہنگامہ غدر مین
جو لوگ اپنا تفرقہ اور اسباب کے نقصان اور عیال کے خراب ہونے کی حکایت کرتے اور
ہر آدمی اندیشہ کرتا اور کوئی تدبیر کرتا فرماتے تہے مجہکو تو ایک فکر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اپنے مالک
کی یاد کے بغیر جان جان آفرین کے حوالہ کرون اور غفلت مین مر جاؤن سبحان الله
الله تعالے کے محبوبون کا معاملہ ہی اور ہے ؎

علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند   بلاکشان محبت بکوئے یار روند

ایک شخص کو مینے لاہور مین ترغیب دیکر بہیجا اس شخص کو آپنے اپنی صحبت کے ساتہہ
مشرف کرنیکا اشارہ کیا وہ حیلے بہانے بنانے لگا آپ نے فرمایا کہ عبد الله مرغی ست

ہرگاہ خواہد پرید ہر کس دست خواہد مالید یعنے عبد اللہ ایک پرند کیطرح ہے جب اڑ جاویگا تو ہر ایک
شخص افسوس سے ہاتھہ ملتا رہجاویگا سبحان اللہ اکی اس بات کی تہ تک پہنچنا ہر ایک شخص کو دشوار ہو
بلکہ بعض ناسمجھوں کو یہ بات آپکی ناگوار معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں یہ ایسی بات ہے جو سونیکے
پانی سے ساتھہ لکھنی چاہیے ع ہر دو عالم قیمت خود گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز +
سکندر پور کے باغ میں آپنے ایکدن فرمایا کہ اللہ تعالے نے محض اپنے عنایت کے ساتھہ اس
عاجز کے لیے یہ القا فرمایا ہے اور مقصود اعلے کا راہ دکھایا ہے کہ ملت اسلام بلکہ سب پاک
دینوں میں صبر جیسا اور کوئی کام نہیں ہے آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ الآیات میں
اپنی معیت کو صبر کرنیوالوں کے ساتھہ مختص فرمایا اور صلوٰۃ اور رحمت اور ہدایت پانی کو صبر کے
ساتھہ باندہ دیا انبیاء اور رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عصمت کا پرتوہ جو وہ پہلے پچھلے گناہوں کا معاف
ہوجانا ہے صبر کرنیوالوں پر ڈالا پس اس سعادت کے حاصل ہونیکے لیے اس حدیث کو مدنظر رکھنا چاہیے
کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ
یعنے رہ تو دنیا میں مسافر کیطرح یا جیسے راہ گذر اور شمار کر اپنے نفس کو قبر والوں سے کیونکہ یہ
حدیث طول امل کی جڑ کاٹنے کے لیے کافی علاج ہے اور ایک دوسری حدیث کو اسکے ساتھہ
ملا لینا چاہیے جو یہ ہے مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ
ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَہَا یعنے مجھکو دنیا سے کیا علاقہ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے سوار کہ
اُسنے آرام کیا ایک درخت کے نیچے پھر چلدیا اور اس درخت کو چھوڑ دیا پس دنیا کا اسباب مسافر
کو بنانا نہیں چاہیے اور کوچ کرنیکے اسباب کی تیاری میں مشغول ہونا چاہیے اور ان دونوں آیتوں
کے مضمون کو زیر نظر رکھنا چاہیے اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ
بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَہَا وَازَّیَّنَتْ وَ
ظَنَّ اَہْلُہَآ الآیۃ یعنے دنیا کے جینے کی وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اتارا آسمان سے
پھر ملی جلی اسکے ساتھہ روئیدگی زمین کی جو کہاویں آدمی اور جانور یہانتک کہ جب پکڑی
زمین نے چمک اور آراستہ ہوئی اور گمان کیا زمین والوں نے آخر آیت تک اور اِعْلَمُوْا
اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَہْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ

وَالْاَوْلَادِ یعنے جان رکھو کہ دنیا کا جینا یہی ہے کہیل اور تماشا اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپس میں
اور بہتایت ڈہونڈہنی مال کی اور اولاد کی جب ماسوے اللہ سے اعراض نظر آنے لگی تو اسکے شکر میں
مشغول ہوے وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ یعنے اور شکر کرو اللہ تعالے کا اگر
ہو تم اسی کی بندگی کرتے پس شکر اور صبر کے جمع کرنے میں تمام دین حاصل ہوجاتا ہے -
فَاَلْہَمَہَا فُجُوْرَہَا وَتَقْوٰہَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰہَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰہَا یعنے
پھر سمجھہ دی اسکو برائی اسکی کی اور پرہیزگاری اسکی کی مراد کو پہنچا جسنے اسکو سنوارا اور نامراد
ہوا جسنے اسکو خاک میں ڈالا فجور اور تقوے کے الہام کے بعد نفس کی خلاصی اسکے پاک
کرنے میں ہے صبر اور شکر کے ساتھہ جیسا کہ ناشکری کے بارے میں اللہ تعالی فرماتا ہے -
کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰہَا یعنے جھٹلایا ثمود نے صالح علیہ السلام کو بسبب سرکشی اپنی
کے اس سعادت عظمے کے حاصل ہونیکے بعد یہ خوف ہوتا ہے کہ سالک فخر میں نہ آجاوے
اسکا علاج یہ ہے کہ آیت لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا (یعنے نہیں کوئی معبود
اللہ کے سوا پہر بنا اسی کو کارساز) کے مضمون میں غور کرے اور ہر چند ماسوے اللہ سے
اعراض اور اللہ کے ذکر پر قدرت ہوجاوے پر یہ حالت اعتبار کے لائق
نہیں ہے جب تک ظلم نہ چھوڑے کریمہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ
(یعنے اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو) اور کریمہ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا
خَسَارًا (یعنے اور نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو مگر ٹوٹا) میں یہ صاف مذکور ہے اور
ظلم سب مامور چیزوں کے چھوڑنے اور منہیات کے استعمال کرنے کو شامل ہے اور
ظلم کے چھوڑنے کے بعد بھی اگر ایمان کی لذت میں کوئی قصور دیکھے تو اسکا سبب
اس آیت سے سمجھے وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنے اور مت
جھکو طرف ظالموں کے پھر لگیگی تمکو آگ) جب تک ظالموں کیطرف مائل ہونے کو نہ
چھوڑے تا ہنوز اس راہ میں قدم نہیں رکھا اور ان سب بیماریوں کا علاج اس آیت میں
فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا یعنے اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف اور غرور
کے علاج میں یہ الہام ہوا فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ہُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی سو ست

بولوانہی ستہرائیان وہ خوب جانتے جو پیچ چاوُ اور دوسری چیزون کے بارے مین بہت کوشش فرماتے حضور نماز کے باب مین اور کلام اللہ مین تدبر کے باب مین اور فرماتے تہے کہ الحمد للہ میرا بال بال قرآن مجید کی محبت سے بہرا ہوا ہے اور کبہی کبہی لوگون کی سستی مین نظر فرما کر فرماتے سبحان اللہ لوگ اشعار غریبہ کو یاد کرتے ہین اور علوم فلاسفہ مین باریک بینیان کرتے ہین اور اللہ کی کلام کو پیٹہہ کے پیچہے ڈال رکہا ہے ؎

پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز　　بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بو العجبی ست

اور مین اور سیر دینی بہاری نہایت گل جو کبہی کبہی حال کے مطابق فارسی شعر پڑہتے تو آپ فرماتے کہ اسکے بعد جو حال کے مطابق بات کرو قرآن مجید سے کرو اور تعجب کے وقت بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے مین بہت کوشش فرماتے اور فرماتے تہے کہ یہ سنت صحابہ مین جاری تہی اور مدت سے مر گئی ہے پہلے پہلے جب ملاقات ہوئی تو کبہی کبہی اکیلے جنگل مین عاشقانہ بیت سنکر لذت اٹہاتے تہے دوسری بار جو پہر ملاقات کا اتفاق ہوا تو سننے کے لیے قرآن مجید معین تہا اور بیت سننی موقوف فرما دیے تہے اور فرماتے تہے مینے عہد کر لیا ہے کہ اپنے مالک کی کلام کے سوا کسی کی کلام کے ساتہہ اپنے دل کو آرام نہ دونگا دہلی مین مولوی فخر الدین علیہ الرحمۃ کے خاندان کے قوالون مین ایک شخص نے آپکی اجازت کے سوا خوش آواز کے ساتہہ ایک غزل پڑہی بے ذوق ہو کر چپ ہو رہے اسکے جانے کے بعد فرمایا اسکی غزل نے کچہہ لذت نہ دی اللہ ایسی غزلون کا سننا قرآن مجید کی لذت کو کہینچ لیتا ہے اور رستے مین امام ربانی کی قبر پر جو راستے سے تین کوس کے فاصلے پر واقع ہے ہم گئے مولوی صدر الدین سرہندی صاحب ایسی مزارون پر جانے سے منع کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے تہے کیونکہ وہان بدعات کا ہجوم ہوتا ہے جیسے گنبد اور چراغ وغیرہ اور ایسی مزار پر جانا جائز نہین جہان یہ بدعتین موجود ہون جیسے اس ولیمہ کی دعوت مین جانا جائز نہین ہے جہان ڈہول ڈہمکا ہو جواب مین آپ نے فرمایا یہ قیاس قیاس مع الفارق ہے کہ ولیمہ مین تو وہی لوگ بہ نہایت کے مرتکب ہوتے ہین جو صاحب ولیمہ ہین اسلیے وہ زجر اور توبیخ کے لائق ہین اور اسجگہہ ان حضرتون نے تو لوگون کو بدعتون کا حکم نہین دیا ہے اپنے کو اس عذر کے ساتہہ زیارت سے ہٹانا اور اونکو

دعا کے فائدے سے محروم کرنا مناسب نہین ہے پہر وہان گئے تو اسقدر کہڑے ہو کر دعا کی کہ مجہکو کہڑے ہونیکی طاقت نرہی وہ ایسی حالت تہی جسکو مین بیان نہین کر سکتا لیکن چونکہ انکی حالت کا پرتو وہ تہا اسلیے وہ برقرار رہا اور سب حضرتون کی مزارین جیسے خواجہ محمد زبیر اور خواجہ محمد معصوم وغیرہ ہمنے دیکہین اور کہڑے ہو کر دعائین کین مگر خواجہ محمد حجۃ اللہ کے روضہ پر جو تہوڑے فاصلہ پر تہا نہ گئے اسلیے کہ آپ بیمار تہے دور سے دعا کی اور رستہ مین فرمایا فنا فی اللہ کی علامت یہی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کسی چیز کے ساتہہ اکتفا نہ کرے اگرچہ وہ کسقدر لذیذ ہو اور یہ مطلب نہین ہے کہ لذت والی چیزون کی لذت نہین آتی اور فرماتے تہے آخوند حبیب اللہ فرماتے تہے کہ معیت کا مراقبہ مجہکو سب مراقبون سے پسند آتا ہے اور فرماتے تہے کہ آخوند صاحب کی طبیعت مین اسقدر انکسار غالب تہا کہ لوگون کو تاثیر کرتا تہا اور دہلی مین فرماتے تہے کہ آخوند صاحب ربانی عالمون مین سے تہے مولانا ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز وغیرہ رحمہم اللہ تعالی کیطرح اور فرماتے تہے مجہکو الہام ہوا کہ دین کے مشکل مسئلون کا انسے استفسار کیا کرو یہانتک کہ جو مشکل اور صعوبت کہ دین مین پیش آتی اسکا مین انسے سوال کرتا اور آپ جواب دیتے اور ان مسائل کا ایک مجموعہ بن گیا تہا اور فرماتے تہے مجہے الہام ہوا ہے کہ قرآن مجید مین فکر کرنے کے لیے فوز الکبیر فی اصول التفسیر کا مطالعہ کیا کرو اور کابل و غزنی کے گرد نواح کے ملا جو علم حدیث سے بے بہرہ تہے اور ایک عمر انہون نے عقلی فنون اور فلسفی دقیقون مین برباد کی ہوئی تہی اور بعضون نے فقط فقہ کی ہر طرح کی روایتین حاطب لیل کیطرح جمع کی ہوئی تہین اور دینی تحقیقون سے بالکل ناواقف تہے انہون نے شورش کے ساتہہ سر اٹہایا اور جوش و خروش کے ساتہہ جنگ و جدل کے لیے پیش آئے اور تکفیر اور تضلیل کے ساتہہ زبان کو کہولا اور ایک لشکر آپ کے سر پر کہینچ لائے لیکن اس سبب سے کہ آپکے مخلص تابعدارون اور مریدون کی ایک جماعت سنت کے زندہ کرنے پر متفق اور ملت پر حریص تہی اور مذاق ایمان کے ساتہہ ذکر الٰہی کی حلاوت چکہہ چکی تہی اور بعض فنا جلال کی وجہ سے مجذوب ہو گئی تہی اور بعض فنا کے مقام اور سلوک کے مقامات کی انتہا کو پہنچ چکی تہی اور سنت سنیہ کی تابعداری اختیار کر چکی تہی یہ سب انکے مقابلہ کو تیار ہو گئے جب وہ مقابلہ نہ کر سکے تو ناچار بہاگ گئے اور دغا اور فریب بنیاد رستار

شہزادے یعنے امیر کو کہنے لگے کہ یہ شخص امیر بننے کا داعیہ رکھتا ہے اور ملک گیری کا پختہ ارادہ لہذا
قاضی عبدالکریم جان کے کہنے کے موافق جو وہ آپکے مریدوں میں سے ایک مرید تھا اور عالم متبحر
اور ذی فنون اور موحد کامل تھا امیر کابل کے پاس گئے مجمع میں ملاؤں نے رنگارنگ کی باتیں
اور طرح طرح کے بہتان آپکے ذمہ لگائے جو سب کے سب واہیات ہیں ازانجملہ ایک شخص بولا کہ یہ
شخص رفع سبابہ کرتا ہے امیر بولا ہم بھی رفع سبابہ کرتے ہیں بدمعاش ملا تو بھی برا کرتا ہے آپکا ہمشیرہ
زادہ قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے انسے سنا ہے کہ کہتے تھے وہ ارادت کہ میں مولانا اسمعیل شہید کے حق
میں رکھتا ہوں بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نہیں رکھتا امیر بولا چھوڑ دے یہ کلمہ کفر
نہیں ہے غرض ہر چند امیر کو معلوم تھا کہ یہ شخص سچا ہے لیکن علماء کے شورش سے ڈر کر بولا
کہ مصلحت یہی ہے کہ آپ یہاں سے نکل جاؤ اور اٹھ کھڑا ہوا اور فرماتے تھے کہ اسوقت مجھپر ایسی
حالت طاری تھی کہ لوگ اللہ کی عظمت اور کبریائی کے سامنے مجھکو خس وخاشاک کیطرح نظر آتے
تھے اور اس مجلس میں اللہ اکبر کہنے کے سوا اور کوئی لفظ میری زبان پر جاری نہ تھا اور فرماتے تھے
جب میں اٹھنے کیلیے تیار ہوتا امیر کے ملازم کہتے ٹھیر جاؤ یہانتک کہ شورش کم ہو جاوے
اور مخلوقات کا اسقدر ہجوم تھا کہ قیاس میں نہیں آتا وہ لوگ جسکو ہمارے مریدوں میں سے
دیکھ لیتے اسکو مارتے اور ایذا پہنچاتے جب فتنہ فرد ہو گیا ہمراہ ہو کر ہجوم سے نکال گئے اسجگہ
سے ملک سوادمیں اخوند صاحب کے پاس پہنچے جیسے مذکور ہو چکا اور فرماتے تھے کہ مصیبت کے
دنوں میں بہت مصیبتیں جنکا آیت ولنبلونکم میں وعدہ دیا گیا ہے وارد ہوئی تھیں چنانچہ سوات
میں بہت دن گذر گئے کہ سب بیمار ہو گئے تھے اور دشمنوں کا خوف ہر جگہ اسقدر تھا کہ سوا قتل
کے نہ چھوڑینگے اور عیال کی تنگدستی اسقدر تھی کہ معاش کی کوئی وجہ مقرر نہ تھی اور کابل اور غزنی
کے ملایان سخت سخت پیغام بھیجتے تھے کہ دیکھو برف موقوف ہونے کے بعد تمہارا انتظام کرتے ہیں
ایکدفعہ ہزارہ میں کچھ خرچ اور کچھ نسخے کسی حدیث کی کتاب کے جو بڑے شوق سے پیدا ہوئے
تھے انہوں نے بھیجے وہ خرچ اور کتابیں خیبر میں پہنچکر لٹ گئیں جب خبر پہنچی تو فقیر بھی وہاں موجود
تھا ہم بہت غمناک ہوئے لیکن آپکے دل پر ہمارے خیال میں ذرا بھی غم اور اندوہ نہ تھا بلکہ اگر
کوئی حادثہ ذکر کیا جاتا تو آپ کی طبیعت میں ملال آجاتا کہ اللہ جل جلالہ کی شکایت کرتے ہو اور

فرماتے تھے بندے کو اپنی خواہش سے کیا کام کہ یہ کر یا وہ کر یہ تو خدائی دعوے ہے کہ کہے ایسا
ایسا چاہیے اور حافظ کے اس بیت کو پسند کرتے تھے ؎

قند آمیختہ با گل نہ علاج دل ماست　　بوسۂ چند برآمیز بدشنامی چند

اور فرماتے تھے کہ اگر لطائف کا شغل وسیلہ جانکر کرے تو جائز ہے اور اگر مقصود جانے تو بدعت
ہے اور اسم ذات کی تلقین میں انکا طریق تمام مشائخ کے طریق سے جدا تھا اور جوش بھی علیحدہ
خصوصاً لطیفہ اخفی بہت جوش کرتا تھا جب تک کسی لطیفے کا سبق دیتے تو فرماتے کہ اپنے
دلکو ایک ریت کا ڈھیر خیال کرکے اسم ذات کو ریت کے ہر دانہ سے نکالو اور لطیفہ قالبیہ
یعنے سلطان الذکر میں بھی آپ جدا طریق سکھلاتے کہ اپنے تمام جسم کو ایک ریت کا ڈھیر تصور کر
کے اسم ذات کا ذکر کرا اور سورۂ فاتحہ کے پڑھنے میں بہت کوشش فرماتے معنوں کے لحاظ
اور آیتوں کو بار بار پڑھنے کی شرط کے ساتھ اور وصیت کرتے تھے کہ اپنے تابعداروں میں سے
ہر ایک شخص کو سکھلاؤ اور چشتیہ کے ذکروں میں سے اللہ الصمد کے ذکر کو بلحاظ معنے بہت مفید
جانتے تھے اور دورہ کا طریق جو بعض لوگوں کو سکھلاتے تو فلک چہارم کی سیر یا فوق عرش
کی سیر پر دلالت نہیں کرتے تھے بلکہ اللہ تعالی کی صفتوں یعنے سمیع بصیر قدیر علیم وغیرہ میں
فکر کرنے کی تاکید فرماتے اور مریدوں کے کشف سے ڈرتے تھے کیونکہ یہ بعض لوگوں کے حق
میں مجاری فیض سے روک ہو جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ذکر کے وقت حرکت یا بے چینی یا
اضطراب کرتا تو اسکو زجر کے ساتھ منع فرماتے ایکدن فقیر نے سوال کیا کہ یہ شخص رعشہ
والوں کی طرح حرکت کرتا ہے اور آپ زجر کے ساتھ منع فرماتے ہیں فرمایا کہ شاید ہوائے
نفسانی کا شائبہ اسکے ساتھ نہ ملجاوے اور ظالموں اور انکے متعلقین کے کھانے سے پرہیز
کرتے مگر اسوقت کہ صاف معلوم ہو جاتا کہ ادھار لیا گیا ہے ایکدن آپ نے شیخ شہاب الدین
سہروردی سے حکایت کی کہ وہ مریدوں کو اسماء الحسنی کے ورد کی تعلیم کرتے اور چالیس دن
کے بعد انکی صفتیں جس اسم کے ساتھ انکی حالت میں تغیر آنے لگتا وہی اسم تعلیم فرماتے پھر
فرمانے لگے کہ اس عاجز کی دانست میں انکی استعداد کے مطابق اسم ذات ہی بہتر ہے کیونکہ نفسی کرتے
تھے کہ میں کیا ہوں اور میری سمجھ کیا ہے اور کبھی فرماتے یہ کیا سلطانی ہے یہ کیسا

تھا اور بہت دقیقون مین بیا انکسار ظاہر کرتے اور جس کا طریق کسی مرید کو نہین سکھاتے تھے اگرچہ اسکے منع ہونے مین دم نہین مارتے تھے اور تاکید کرتے تھے کہ روایت مین خیانت نہ کرو ایک دن مین نے نقل کیا کہ جذب القلوب مین شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین استفتا آیا کہ ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اشرب الخمر مشائخ نے مختلف جواب دیے مگر فلان شیخ کہ اسکا نام مجکو بھول گیا بولا کہ اس خواب دیکھنے والے کی نے غلطی کی ہے لاتشرب الخمر کو اشرب الخمر سمجھ لیا ہے آور مینے کہا کہ وہ شیخ مجلس مین حاضر تھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کتاب مین لکھا ہوا ہے کہ وہ شیخ مجلس مین حاضر تھا اور سخت منع کرتے تھے کہ روایت مین خیانت کرو اور دل مین واہی تباہی خیال کرنے سے بہت منع فرماتے تھے اور خود نیت کے سوا کام اور بات نہ کرتے اور کسی کے سامنے اسکی تعریف نہ کرتے اور ہر قسم کی ترتیب سنت سنیہ کے مطابق کرتے اور آپ کے مریدون کا یہ خاصہ ہے کہ چھوٹی سی سنت چھوڑنے یا نا اہل کی صحبت اختیار کرنے یا شبہ والے کھانے کے ساتھ مکدر ہو جاتے ہین اور یہ لطافت کی ہے نہ ضعف نسبت کی اور فرماتے تھے کہ جلدی طالب کو مضر ہے بلکہ کام شروع کرکے ساتھ التجا کے اور عبادت کیے جاوے

شاید اس رسالہ مین آپ نے کسی چیز کو سنت کے خلاف دیکھا ہوگا

آپ نے اس رسالہ کے آخر مین اپنے ہاتھ سے یہ لکھا و در آخر ہمہ اشغال را ترک کردند بجز تلاوت کلام اللہ و ادعیہ ماثورہ از بابت ختم دیگر و خواہ بعد صلی یا بشدیا و مثنی اور اس رسالہ کے آخر مین یہ شعر لکھا ہوا تھا ع بسکہ شنیدی صفت روم و چین + خیز بیا ملک ثنائی ببین + اس شعر سے چونکہ قبرونکی تعظیم اور لوگونکو قبر پرستی کیطرف ابتلا کا موہوم ہوتا ہے اسلیے آپنے اس شعر کو مٹا دیا شرک کے وسیلون کو بند کرنا اور شرک کی جگہون سے بچنا آپکی عادت تھی جزاہ اللہ خیرا الحمد للہ رب العلمین

مکتوبات امام الزمان شیخ عبد الله غزنوی علیه الرحمة والغفران

بسم الله الرحمن الرحیم

وللدار الآخرة خیر للذین یتقون افلا تعقلون ○ از عبد الله بعبد الله و عبد الرؤف
السلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که مقصود اصلی و مطلوب کلی حصول دولت رضای اوست
سعادتمندی که روز و شب همه اندیشهٔ آن باشد که بهره از دولت رضای او سبحانه بدست آرد و دائمی بدبخت
عنان بچراگاه هوا و هوس سپرده همت برابر از دولت عظمی نگارد. اوقات عمر عزیز را که وسیلهٔ قرب در
تحصیل رضوان حق جل و علا است از دست ندهند و کلام الله و احادیث رسول الله بر دوام ورد و وظیفه
گردانند و خاطر را در فهم معانی آن و متأثر شدن از آن مستغرق دارند خصوصاً معانی کلام الله خزینهٔ اسرار
است بهره از آن بدست آوردن را دولت نقد و غنیمت وقت و سعادت روزگار خود شمارند و صلوة را که
اعظم شعار اسلام است بجهت اشتغال یا بشغل دنیویه از اوائل اوقات تأخیر نکنند و دل خود را پیش از
شروع در نماز از اشتغال امور دنیوی که هر چه موجب تشویش تفرقهٔ باطن و توزیع فکرت و تشتت جمعیت بود
فارغ و مجموع گردانند تا در نماز حاضر بود که چه می‌کنند و چه میخوانند و مست غفلت نباشند و خطاب
عتاب لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری متوجه نشود و التماس کنند رعایت حضور
خشوع باطن حق سعی بجا آرند و تمام جهد و سعی خود را صرف در عمل آرند چه اگر نماز از معنی حضور و نیاز خالی
صورتی بی حقیقت و کالبد بیجان خواهد بود قال الله تعالی قل هل ننبئکم بالاخسرین
اعمالا الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون
صنعا تا اینکه کتاب کشف الغمه عبد الرحمن خواهد فرستاد برای حقیر نقل نموده با اصل بغور تمام مقابله
و درین باب تعجیل نموده توقف و بیباکی نکنند و در باب نصرت دعا دعوت چه گوییم و چه نویسیم

کرا ازالزم فرائض اسلامی و اوکد واجبات دینی سے انگارم کہ ابلاغ آن لازم ست از آنجہتہ صاف صاف مے نویسم وہرگز ہرگز ازان ننگ و عاری آرم زیادہ تفصیل مقال از زبان صدق ترجمان عبدالرحمن استفسار نمایند آنچہ نوشتہ قرین صدق و راستی دانند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عائذ باللہ عبداللہ بکافۂ اہل اسلام خصوصاً آنانکہ با فقیر راہ مودت و محبت پیمودہ اند اعلام عام آنکہ فقیر را بیش از بیش امر بجد و جہد کوشیدن در اجرای کلام الٰہی کردہ میشود لہٰذا ہمیشہ بہمہ آشنا و بیگانہ را ترغیب این امر مے نمایم و ہرکسے را بار بار باین معنی میخوانم اولاً بر حسب مضمون وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اقارب خود را اذان و انذار مے دہم اما بعد پس مے گویم کہ بعضے از پسران فقیر ارادہ عزم سفر بخاطر بست برای وسیلہ استیذان مراسلہ نوشتند بدین مضمون خواہم کہ علوم کہ بدستیاری شان معانی غامضہ قرآن و حدیث بدست آرم و بفہم قواعد عزیزہ تعیین محمد از قدیم و حدیث تا آسانی برہم در سحر این شبہا بان بشارات غیبی و تنبیہات ربانی و اشارات سبحانی باید بعضے زان بگوش گلستان جستہ اند و برخی باستقامت و صبر و انتظار برحمت پروردگار باعث گردید چونکہ اہل این زمان و اکثر رفع محاکمہ و در مشاجرہ بطاغوت باطلہ خود مے نمایند برخلاف فائدہ ارسال رسل و انزال کتب کہ طاعت و متابعت ایشان ست و بس کما قال عز من قائل وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ہر فرقہ را طاغوت علیحدہ پیدا شد و ہر طائفہ را رئیس جداگانہ پس تفرق کلی و تمزق دائمی بہم رسید مقصود اصلی از ارسال و انزال بالکل منفی گردید ازین سبب فقیر را الہام شد وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا و نیز الہام شد أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ و نیز وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي الآیۃ و ہمچنین الہام شد وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ و نیز فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي الآیۃ و ہمین طور الہام شد قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا الآیۃ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ و نیز الہام شد وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ الآیۃ و نیز قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو الآیۃ و نیز اقْرَأْ كِتَابِي وَلَا تَقْرَأْ سِوَى كِتَابِي فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ

فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عائذ باللہ عبداللہ بعد از سلام مسنون سید الانام بہدایت اللہ واضح و لائح باد کہ دنیا روزے چند ست عاقبت کار با خدا و ند ست پروردگار عالم جل شانہ در قرآن عظیم و فرقان حمید خود فرمودہ کہ دنیا لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر ست باید کہ انسان قلیل حیات چند روزہ را مشغول کار بار لہو و لعب نسازد و حیات را غنیمت کبری شمرد و بمرضیات مولای خود پردازد و شب و روز را بالعبادت مصروف سازد کہ حق تعالیٰ جل سلطانہ فرمودہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ و بندہ ہمان ست کہ بندگی کند و این عاجز ہم بندہ مولای خود ہست و شما ہم بندہ مولای خود ہستید و فکر و تدبر بکنید کہ در عالم چہ قدر فتنہ و فساد ست و صحبت گردان و بودن در عالم چہ قدر زہر قاتل ست و حق تعالیٰ از فتنہ و فساد پرہیز فرمودہ کہ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ و در حدیث شریف آمدہ است کہ در زمان فتن باید کہ مومن از شہرہا برود بکوہ و صحرا و اگر ہیچ اسباب نداشتہ باشد بزیر یکدرخت سکونت اختیار کند و گذران بکند و بعبادت پروردگار خود مشغول باشد تا کہ جان بدہد و بمیرد و از فتنہ و فساد یکسو باشد و کافہ در اتمام تفسیر کوشیدہ بودند رسید بسیار خوشی و خورمی حاصل گردید حق تعالیٰ جل شانہ سعی شما مقبول گرداند و در آن نیز نوشتہ بودند کہ عبدالرحمن کہ بما وعدہ کردہ بودند کہ با سے آئیم و باز یکجا سیر و یم و عبدالرحمن نیامدند و این جانب را راہ و احوال معلوم نیست الحال عبدالرحمن را فرستادیم باید کہ خود شما بمجرد تفسیر برخاستہ بیایند و صحبت را غنیمت باید شمرد و حقیقت دنیا را فہمیدہ عبرت گیرند و در احوال گذشتگان نظر کنند ؎

گیرم کہ چون فغفور چین باشد ترا انگیز | آخر روی زیر زمین این تخت و تمنا تا بکی
تا چند داری شور و شر زر حفظ اسباب گاؤ خر | ای بوالہوس کوی نگر این شور و غوغا تا بکی
تا چند داری نام و ننگ این نام فانی زیر سنگ | محبوس گردی گور تنگ حرف زبانہا تا بکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عائذ باللہ عبداللہ بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح و لائح باد کہ منتخب شنا را العبادۃ

زاد المعاد که قبل از این خواسته بودم باز تاکید کردم چه قدر انتظار است که کدام وقت بیاید
و از کار نووی نیز عرض کرده بودم به برد و را بمجرد رسیدن خط عنایت کنید شاید که برضیات
ربی عزیز مسرور و مشرف شویم یا ارحم الراحمین این رضاک ایاک نعبد و ایاک نستعین
یا من هو المعبود المشکور فی الحقیقة اذ لا منعم سواه و کل نفع
یجری علی ید غیره فهو الذی اجراه

مجنون صفتم در بدر و خانه بسنجانم	شاید که به بینم رخ لیلی بهانه
یا حی یا قیوم این رضاک	یا ذا الجلال و الاکرام این رضاک
ارحم علی المضطر من یجیب سواک	ثبت علی التوحید عزتی و روحی فداک
انت العزیز الرحیم انا الذلیل الملیم	ارحم علی الذلیل من للذلیل سواک
انت القوی المتین انا الضعیف المسکین	ارحم علی الضعیف من لی الرب سواک
انت الله انما نحن عبید ایاک	فاصرف قلوب العباد عما یکون سواک
ثبت علی التوحید یا من هدیت لنا	لولا هدایتک ما اهتدینا ایاک
ذا غربتی و کربتی یا بالعباد رؤف	ارحم علی الغرباء من لی الرب سواک
ذا غربتی لا ذلتی یا من عززت لنا	العزة بک الله و الذل له بسواک
ارحم علی المضطر من یجیب سواک	ثبت علی التوحید ابی و جدی فداک

فائدة فی الحث علی الازدیاد من الخیر فی اواخر العمر قال الله تعالی
اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر وجاءکم النذیر قال ابن
عباس رضی الله عنه والمحققون معناه اولم نعمرکم ستین سنة
وقیل معناه ثمانی عشرة سنة وقیل اربعین سنة قاله الحسن
والکلبی ومسروق ونقل عن ابن عباس ایضا ونقلوا ان اهل
المدینة کانوا اذا بلغ احدهم اربعین سنة تفرغ للعبادة قال قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم اعذر الله الى امرئ اخر اجله حتى بلغ
ستين سنة رواه البخاري قال العلماء معناه لم يترك له عذرا اذا
امهله هذه المدة يقال اعذر الرجل اذا بلغ الغاية في العذر الغرض این
آیت و این حدیث در نصب العین سازید و در سجده بسیار گوئید اللهم اعنی علی ذکرک
وشکرک وحسن عبادتک و کریمه واذکر اسم ربک وتبتل اليه
تبتيلا رب المشرق والمغرب لا اله الا هو فاتخذه وكيلا در نصب العين
سازید و فی الحث علی ازدیاد الخیر فی اواخر العمر همین آیت و حدیث کافی است اگر نصب
العین لاکن سبب خلوص نیت و اتباع سنت هیچ عمل مقبول نیست عن سعيد بن
جبير قال لا يقبل قول الا بعمل ولا يقبل قول وعمل الا بنية
ولا يقبل قول وعمل ونية الا بموافقة السنة لان القول والعمل
والنية الذي لا يكون مسنونا مشروعا قد امر الله به يكون بدعة
ليس مما يحبه الله فلا يقبل الله ولا يصلح مثل اعمال المشركين
واهل الكتاب الغرض اگر مقام محبوبیت میخواهی درین دوام کن که مدار مقبولیت سنت
سعی تمام کلفت ما لا کلام و رزید قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم
الله شما راین ها است ایاک نعبد وایاک نستعین اهدنا الصراط
المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين
ولهذا كان ائمة يجمعون هذين الاصلين قال ابن مسعود وابي بن كعب
وابو الدرداء اقتصاد في السنة خير من اجتهاد في بدعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الظوا بيا ذا الجلال والاكرام رواه
الترمذي ورواه النسائي من رواية ربيعة بن عامر الصحابي قال الحاكم
صحيح الاسناد الظوا بكسر اللام وتشديد الظاء المعجمة معناه الزموا هذه الدعوة

وَاَكْثِرُوْا مِنْهَا ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنَا خَادِمُ عِزَّتِكَ اَنَا خَادِمُ كَلَامِكَ مَنْ اَنْصَارِيْ اِلَى اللّٰهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد الله بفرزندان محمد و احمد و عبد الصمد و عبد الجبار و عبد الستار و عبد القیوم و عبد العزیز و عبد الرحیم و عبد الواحد و بهمه اهلبیت بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که مدتیست که خطوط روانه می کنم و وصیت ها می کنم و جواب هیچ نمی آید که آن وصیتها بجا آوردیم بانه ضرور در تربیت بچه ها و دختر ها سعی بیش از بیش باید کرد که امانت خداست هم در باب تعلیم کردن و هم در باب نماز و دیگر احکام در باب العزة و بفرزندیم فاطمه و مریم و امة الله و امة الغفار و امة الرحیم و امة الحمید بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که در باب خواندن و پرهیز کردن خصوصًا از دیسا و الده گو خود و در باب ستر و حیا و نماز چه تاکید کنم و نماز چاشت و تهجد بهمه اهلبیت ناغه نکنند و ادعیه ماثوره که برای بچه ها نوشته ام ضرور بخوانید و بخانه عبد الله ترو بیا اگر صبر کردید عزیز دنیا و آخرت میشوید ورنه خاسر الدنیا والآخرة میشوید العیاذ بالله و به محمد و احمد و عبد الله چه تاکید کنم در باب تقوی که اصل آن اجتناب از صحبت غافلان است و از خواندن ابیات و شنیدن آن پرهیز کلی باید کرد که محققین نوشته اند که زنا زبان است اگر وصیت حقیر بجا آوردید امید بارحم الراحمین است که سختی را با آسانی و فراق را بوصال مبدل کند و دیگر سخنان شفقت زبانی خواهد گفت و هوش کنید که ایام آزمایش است و برای تربیت را ایام طفولیت شما را اگر افراط شده عفو کنید و از والده های خود عفو برای این حقیر خواسته در کاغذ نوشته روانه نمائید و دیگر همه احوال روانه نمائید فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَفِي النِّعْمَةِ وَالنِّقْمَةِ وَفِي الرَّحْمَةِ وَالزَّحْمَةِ وَالشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ وَالْعَطِيَّةِ وَالْبَلَاءِ وَالصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ اِيْذَائِهٖ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُوْلٌ نَحْوَ ابْتِلَائِهٖ فَلِهٰذَا صَارَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَسَيِّدَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فرزندان گرامی وقت ابتلا هر چند تلخ و بی مزه است اما اگر فرصت دهند غنیمت است درین وقت چون شما را فرصت داده اند حمد خدا بلسانه بجا آورده متوجه بکار خود باشند و یک لمحه و لحظه فراغت سر خود تجویز نکنند و یکی از ساعات باید که خالی از آن نباشند تلاوت قرآن مجید و ادای نماز بطول قنوت و تکرار کلمه طیبه لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باید که بکلمه لا نفی آلهه هواهای نفس خود نمایند و دفع مقاصد و مرادات خویش کنند و مراد خود طلبیدن الوهیت خود کردنست باید که هیچ مرادی از ساحت سینه گنجایشی نبود و هیچ هوسی در متخیله نماند تا حقیقت بندگی متحقق شود و مراد خود خواستن مستلزم رفع مراد مولای خود است و معارضه کردنست بصاحب خود و این معنی مستلزم نفی مولای خود است و قبح اثبات مولائیت خود را نیک دریافته نفی دعوی الوهیت خود نمایند تا زمان که از هوا و هوسها تمام پاک نگردند و جز مراد مولا خود مرادی نداشته باشند ایشی بعنایت الله سبحانه امید است که در ایام بلا و در اوقات ابتلا بسهولت میسر گردد و در غیر این ایام هوا و هوسها سد های سکندریست و در گوشه ها خزیده باین امر مشتغل باشند که فرصت غنیمت است در زمان فتن اندک اعمال بسیار قبول می نماید و در غیر زمان فتن ریاضات و مجاهدات شاقه در کار است ملاقات واقع شود یا نه نصیحت همین که مرادی و هوسی نماند و والده های خود را نیز برین مطلع سازند و دلالت نمایند باقی احوال این نثار گذرنده است هم در هر حین خیال آنده برخوردان شفقت دارند و بخواندن ترغیب نمایند و اهل حقوق تا بتوانند از جانب من راضی سازند و بدعای سلامتی ایمان مدد و معاون باشند دیگر چه گوید نوشته میشود که این وقت بامور لا طائل صرف نکنند و بغیر ذکر الهی جل سلطانه باید که هیچ چیز نه دانند اگر چه خواندن ابیات و تکرار طلبه بود وقت ذکر است هواهای نفسانی را که آلهه باطله است در تحت لا آرند تا تمام منتفی شود و هیچ مرادی و مقصودی نماند حتی که خلاصی من که بالفعل از اهم مقاصد شما است نیز باید که مراد شما نباشد و بتقدیر و فعل و اراده او تعالی راضی باشند و والده های خود را تسلی دهند و ترغیب آخرت نمایند ملاقات یکدیگر را اگر حق سبحانه تعالی خواسته باشد میسر خواهد شد والا بتقدیر او تعالی راضی باشند و دعا کنند که در دار السلام جمع گردیم

و تلافی مافات دنیا بکرم او تعالی با آخرت حواله نمایند و باید که مداومت و محافظت بر صلوة خمسه کما ینبغی بجا آرند یعنی در اوائل اوقات با خضوع و خشوع و اتمام و تعدیل ارکان با قرأت ادعیه ماثوره ادا نمایند و بخوانندن سورة فاتحه رطب اللسان باشند تا که ورد زبان و جنان گردد و کلمه توحید لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بعد از سلام گردانیدن نماز فجر پیش از حرکت از قعده صلوة ده بار بخوانند و همچنین بعد از نماز شام و بعد از نماز پنجگانه یعنی فرائض اوقات خمسه سبحان الله ۳۳ سه بار الحمد لله ۳۳ سی و سه بار الله اکبر ۳۴ سی و چهار بار یا سی و سه بار و یک بار لا اله الا الله الخ تلاوت نمایند و زنهار زنهار زنهار با غافلان دنیا طلب صحبت نجویند که احمد از ابو الدردا و ترمذی و حاکم از ابی سعید خدری روایت کردند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که همنشینی مکن مگر با مسلمان کامل الایمان و باید که طعام ترا نخورد مگر متقی و بغوی از ابی هریره روایت کرده که فرمود رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم که آدم بر دین و مذهب دوست خود می باشد پس ببیند یکی از شما که با که دوستی دارد و همچنین از ابن مسعود از آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم مرویست که فرمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان در آخرت با کسی باشد که او را دوست دارد و حقتعالی می فرماید اَلْاَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ یعنی دوستان در قیامت دشمن خواهند بود مگر متقیان و حقتعالی می فرماید مردم در روز قیامت بر دوستی کردن حسرت خواهند کرد و خواهند گفت يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا اے ہلاکی میری کاش کہ میں نہ کرتا فلان کس را دوست ؎

دور شو از اختلاط یار بد | یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنها همین بر جان زند | یار بد بر جان و ایمان بر زند
صحبت صالح ترا صالح کند | صحبت طالح ترا طالح کند
نار خندان باغ را خندان کند | صحبت نیکان ترا نیکان کند

و باید که مرتب بعد آخر سے در کریمه اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ بنظر تدبر و تفکر بنگارند تا بدیدیان شکل الخ

ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو مدد اللہ کی نزدیک ہے ۱۲

رفیع از درجه اعتبار ساقط نمایند بلکه باید که شکل اول را با الائمی رنگی مید نند سپید سبز نشد که نور ایمان در جلان آئینه دل و مسے جهاحسن نماید و چون طفل زاد لا د عبد المطلب گویا سے شد آنحضرت ۱۲ او را کلمه توحید و آیه قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا تعلیم مے فرمود چنانچه در حصن حصین و غیره مرقوم است همین را معمول باید کرد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از عبد الله مخلصان یکرنگ ملا نور محمد و خواجه ورحیم داد و عبد المنان و عطاء الرحمان و محمد حسن و عبد الصمد و علی محمد و عبد السلام و روضة الدین و سیف الدین و روضة الدین و عبد الواسع و مولی داد و نور محمد و خداداد و عوسے و رحیم بخش و محمد و محمد رضا و دوست محمد و یاران یار محمد و آدم جان و عبد الکریم و قائم خان و بلوچ و طره بازه و میر بازه و سلطان محمد و سید گل و میر حسین و عین الدین و ابناء هم و اخوانهم سلمهم الله تعالی و هداهم سواء الطریق بعد سلام علیکم و رحمة الله و برکاته معروض آنکه ای عزیزان ارحمند باغ ایمان را بهار نعمت و خزان زحمت هر دو لاحق حال اند بهار بجز خزان متصور نیست هر که شکر نعماء و صبر در ابتلا نکند از باغ ایمان بوئے بشاشش نخواهد رسید فرموده خداوند تعالی الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ و نیز فرمودند وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ از این آیت جلیل مراتب علیای صابرین بر وجه مے شود که چنانچه انبیا علیهم السلام در کلام مجید خود فرموده اند همچنان بر صابرین نیز ارزانی داشتند اگر صلوة انبیا رتبه دیگر دارد و صلوة صابرین مقامے دیگر اما مجرد مشابهت هم نعمتی ست عظمی که هر نعمتی بموازنه آن نمے سنجد ؎

هر آن جو که با زر بود هم عیار | بنرخ زر آرند شش اندر شمار

اگر خوب غور کرده شود و سپے پنهانی تحقیق برده شود معلوم خواهد شد که تفاوت مراتب تفاوت تحمل مصائب است هر چه در تحمل صعب تر در اجر بیشتر و بدانید که سخت ترین اعمال در دین محمدی علیه الصلوة و

السلام هجرت و جهاد دست داد کشتن این دو عمل خطیر سخت تمام بر دشوار بوده است می باشند که به نسبت دیگر نخواهد بود و چون خداوند تعالی از آن عزیزان یکی را ازین دو امر خطیر که هجرت است بوجود آورد الحمد لله که عنایت خاصه در حق شما مبذول داشت و عظمت شأن این امر مجرد دنیا نیست بلکه بنسبت دشوار گردنیمن لشایند است باید که هجرت شما الی الله باشد و دیگر دلیل این کار را رو گردانیدن است از کردگار وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا همچنین این داعی نیز بنده ایست از بندگان تعالی اگر بمیرد اگر مبتلا وطن شود باید که شما از دین نگردید که باز گشتن ازین کار گویا مردود شدنست از درگاه پروردگار و هنوز الامتحان یکرم الرجل او یهان و باید که در کریمه فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا نظر عبرت و تدبر بگمارید آیا کدام امر اکبر که بجز دیدن باد خزان از بهتر از نسیم بهار خندان می شود و کدام شاخ نیست که بجز شهادت سر کشیدن از تاج اوراق سبز خرامان میگردد اگر او تعالی عنایت کرد بسبب ملاقات بود و اگر در با هم ملاقات خواهیم کرد و اوقات حیات مستعاره بصحبت یکدیگر با تمام خواهیم رسانید و اگر اتفاق هجرت افتاد باتفاق هجرت خواهیم نمود فی المحل ثبات و استقامت در باره دادن راه مرضات الله پیمودنست و تکاسل و تهاون ورزیدن طریق خسران دنیا و دین اختیار نمودن است -

بسم الله الرحمن الرحيم

از عبد العبد محمد و احمد و عبد الله عبد الجبار و عبد العزیز و عبد القیوم و عبد الرحیم و عبد الستار و عبد الولی و بهمه اهل بیت از عبد السلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد که این عاجز صحیح و سلامت و راضی است از رب خود باشد رضا - و تائب است از همه معاصی و هم شما را بخشیده ام و شما را هم ضرور است که همه گناهان این شوید و راضی باشید از رب خود و این عاجز را هم بخشید از همه حقوق از دل و جان و در میان خود با هم بخواهید و با هم بخشید و بچه ها و دختر ها را تربیت کنید و بیت الحمید و امة الودود رابعة الله ضرور نماز بخوانند و عبد العزیز و عبد الستار و عبد القیوم هم بخوانند در حدیث آمده است امر کنید بچه های خود را بنماز چونکه هفت ساله شوند و بزنید بر نماز چون ده ساله شوند الغرض

به هفت ساله رسیده گر نماز را امر کرده نشود بزنید در هر گاه بده ساله رسیده گر نماز نخوانند بزنید و بجبر رسیدن کن عمل بر نماز استاده کنانید اگر چه تمام یاد نباشند و کسانیکه نماز یاد دارد و ترجمه نماز ضرور تعلیم کنید و نماز را در اول وقت بخوانید و تهجد و نماز چاشت ضرور بخوانید و در باب ستر جدا تاکید کنم و رسالهٔ قرة العین فاطمه و فتح الله لما احب و رضی دو رسالهٔ تنبیه الغافلین یک توحید خالص و یک حقیقة الاسلام و یک خیر الکلام فی مسائل الصیام و یک تحفه قرآن عظیم فرستاده شد باید اول تنبیه الغافلین را بخوانید باز توحید خالص باز حقیقة الاسلام و بر هر یکی عمل کنید و الا در روز حشر حجت میشود و ترجمه کلام الله را ترک نکنید و هر روز قدری ازان بخوانید -

بسم الله الرحمن الرحيم

از مهجور الخدمت عبد الله بخدمت فیض درجت والده ماجده و فقنا الله و ایاها لما یحب و یرضی بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح آنکه چه گویم و چه نویسم که قصه هجران دراز است و شب بیان کوتاه دست تعاب بر سینه حسرت که خدمت فیض صحبت آن مشفقه کرده ام و چرا بجا و جهد تمام در امتثال اوامر آن مکرمه نکوشیده ام اکنون تدارک و تلافی آن چگونه بجا آرم اگر چه آفات جدائی سبب حداد حصارها اند اما و چنین زمان دل از جا برده اند بلکه سراسر بحسرت و افسوس سپر شده یکی علاج حصول غم الفت خدمت سمت وصول و نیز دختن با انکشاف تمام در بیان آرم که در حقیقت همه سموم ایمانند و بر باد دهنده ایمان اگر خداوند تعالی بفضل عمیم باز دیگر حجاب فراق را از میان بر داشت انشاء الله تعالی در ادای این امر کیمیای سعادت دقیقه از دقائق فرو گذاشت نخواهم کرد و اگر بیشتر ازین در زمان وجود دولت حضور خیری از زبان صادق گفته باشم محض بهمین نیت باشند که او تعالی از آن مشفقه راضی گردد و دولت استرضای جناب او تعالی که دوستی است عظمی و نعمتیست کبری نصیب ایشان شود و الا حاشا و کلا که رسانیدن تحفه طبیعت ایشان بظهور آورده اگر چه در باد [illegible] الرای نقش لئیم الجواب [illegible] را هم در صورت مناصب [illegible] نمایید الا بعد از آنکه دوای تلخ نصیحت گوارا شد معلوم میشود که چه قدر در قوای ایمانی تفریح می بخشد و چگونه در آئینه قلوب مانند آفتاب می درخشد و اشتیاق تمام آن کار فرموده همه حقوق مافات لوجه الله بخشند و با اخلاص تمام در

تا گوش شنیدند انشاء الله تعالیٰ امید است که ادعیه ایشان تاثیر کبریت احمر خواهند کرد و این
رحمة الله الطاف الکبیر پرورده تفضلات یزدانیه شده اند وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ
بار بار ملاحظه فرمایند وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ را حرز جان بسازند و تفویض کلی
کنند که او تعالیٰ ارحم الراحمین است و احکم الحاکمین رحمت و شفقت هیچکس از نوع بشر بر رحم
شفقت او تعالیٰ سبقت نبرده است و گاهی فکر تا عمر آدم بتربیت او تعالیٰ نرسیده در
و تادیب و تعلیم بچه ها و والده های ایشان کما ینبغی سعی فرمایند تا که اوقات شان برباد نرود و از
یتیمه بسیار بترسند مبادا که چیزی در حق او افراط و تفریط شود و زنهار که او را بکسی رسمی مبتلاء ند
جاییکه مشعر کید باشد که ازین کار بازپرسی در یوم الوعید خواهد شد بلکه باید که به شخص موحد و متوکل
نیک حسب از مهر او برای خود گرفتن مثل آنکه گوئی آتشین بر جان برداشتن است و نیز در گرفتن لباس
متعینه روزگار پس رسم اهل زمان نروند و همه کارها موافق سنت های باختتام رسانند و هم
و عبدالرحمن و برادرش السلام علیکم و رحمة الله و برکاته باد بعیده ذکر اوائلم بکنید و سوره فاتحه
خوانده و دیگر اوراد که در کاغذ نوشته شده بهشتی والسلام فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد از عبدالله بخدمت برادران ارجمند عبدالعظیم
وفقنا الله و ایاهما لما یحب و یرضی بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته آنکه دنیا بروزی چند
کار را خواهد آمد هست و دنیا دنی از ان کمتر است که در جنب قبول و رضاء الٰهی به پشیزی بلکه بکمتر
چیزی اعتداد دارد لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا
شربة ماء البته زینت دنیا کافرست نه مومن وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِ
لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَر
وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ
الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ همین اموال دنیاست که مفتخر خود را با
خواهد کرد همین نقود زر و سیم است که آله عذابی خواهد شد يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ همین طلا و نقره است که بدون عزت خود را خیال نمیکرد و در آخرت مار سیاه شده
السم شده طوق گردن وی گشته معذب میسازد در مجمع الاولین و الآخرین بالتحقیق و الیقین خواهد شد
و آنکه عزیز دانسته که برای ایشان حضرات او تعالیٰ را پس پشت انداخته بود در گریختن از آنها
سعی فراوان خواهند نمود يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ
و هرگاه منزله ترجیح دنیا بر آخرت خواهد دید و صورت سوء عاقبت و غضب الٰهی گزارست خواهد شنید
تمنائے های خود گرفتاری همه آنها در چنین بلیه عظیمه در دل خود خواهد اندیشید يَوَدُّ
الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ
تُـْٔوِيْهِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ همین دوستان رونق مجالس فسق و فجور اند که روز
بدشمنی ظاهر خواهند برخاست اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ
و بمنطوق لازم الوثوق وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ نظر عبرت
تعظیم بر مامورات و منهیات او تعالیٰ برگمارند و ترهیب و تخویف شدید اجلیت عظمت را افسانه های وز
و شبانه نپندارند احکام الٰهیه را بطریق رسم و عادت بجا نیارند که نتیجه بجا آوری مامورات الٰهیه
کسر سورت نفس شمرده اند و چون ممزوج بعادت و رسم گشت شد ثمره شکستگی نفس اماره نمی
بخشند و کرید پیسترا خوب غور و تامل کرده رسمی را از موهوم و پرده و حجاب شرعی را محمود انگاشته
من این نصیحت ان غور را در زمانه این عاجز نگارند که بعد از بلوغ مامورات و منهیات الٰهیه دیگر گونه
میگردد و همشیره یتیمه را باید که بکدام بنده صالح موحد تارک دنیا و موثر عقبی بدهند و الا تا ان
حق یتیمان اخذ شده بدتر کرده اند بلکه از خبیث ظالمین شمرده و باید که از همه منهیات الٰهیه پرهیز
عموماً و از جنایات ثلثه که ظلم و فساد و تکبر است اجتناب کلی نمایند خصوصاً چرا که این قوائم ثلثه
مفضی بسوء خاتمه میشوند و کشان کشان بجانب کفر میبرند و نیز باید که بسه رساله رسوله این
عاجز یعنی تنبیه الغافلین و توحید خالص و حقیقة الاسلام که برای بچه ها فرستاده ام نقل
آنها گرفته شب و روز خاطر را از خطور بالیک گریزه عبرت گیر باشند و از حیله او را دستاویز ند که تنبیه
الغافلین در باب ترجیح مرضیات ایزدی و تحقیر مقابل آن اکسیر اعظم است و توحید خالص برای تصفیه

برات این از شوائب شرک پاک مجربست … اسلام در اظهار عدالت و بیان حقوق خدا
و رسول و مخلوق او تعالی سبب النظیرست و بعبارت اسلام بعد از سلام علیکم و … از جماعت خواهند
و سبق خود را ناغه نکنید و با غافلان نشست و برخاست نکنید و … وصیت نماز و سبق پابند
ست و معلوم برادرم بوده باشد که نسبت کبری … تنبیه الغافلین و توحید خالص و حقیقة الاسلام
بتفصیل تمام تعلیم کنید زیاده والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله في السراء والضراء وفي اليسر والعسر والنعمة والنقمة وفي الرحمة
والزحمة والشدة والرخاء والعطية والبلاء والصلوة والسلام على من ما
اوذي نبي مثل ما اوذي وما ابتلي رسول من انبياء بمثل ما ابتلي فلهذا صار رحمة
للعالمين وسيد الاولين والآخرين اما بعد … رحمت و افادت
استادیم جناب … نعمت الله … سلمهم الله تعالى ووفقهما و ايانا لما تحب
و یرضی بعد از سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته … افراد بشری پوشیده نیست که دنیا دار
بے ثبات … لائق آسایش … قابل … قال الله تعالى قل متاع الدنيا قليل
و نیز حق جل مجده … انما مثل الحيوة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط به
نبات الارض مما يأكل الناس والانعام حتى اذا اخذت الارض زخرفها وازينت
وظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا ليلا او نهارا فجعلناها حصيدا
كأن لم تغن بالامس كذلك نفصل الآيات لقوم يتفكرون افراد بشری … مقام
بمنزله … که بنا بر ضروری … آمده اند و آسایش شان بمنزله آسایش … ست
که در انتهائے … بر … نشسته نفس خود راست … و قال رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم ما لي وللدنيا وما انا والدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح و
ترکها حاشا که این دار مدار کمال انسانی بود نه خوردنی اینجا کار آمدنی و نه پوشیدنی نه عمارت اینجا
عزت است نه امارت کمال سلطنت اینجا … فرعون و شداد در الغضب ایزدی … عظمت گرفتار
ساخته رسوائے … طوق لعنت … در گردن شان نهاد … قارون …

و در زیر زمین فرو رفته هزاران هزار بلکه بیرون از حیطه شمار هلاک شده اند و خواهند شد قال الله تعالی
الم نهلك الاولين ثم نتبعهم الآخرين كذلك نفعل بالمجرمين
طالب نام و نشان اینجا … است بحقیقت اوقات خود را در برباد دادن …
… بی منفعت قال الله تعالی قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا
الذين ضل سعيهم في الحيوة الدنيا وهم يحسبون انهم يحسنون
صنعا قربان جستن دوریست از رحمت و تخم دوستی آن در دل کاشتن … ست
خود را در … لعنت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الدنيا ملعونة وملعون
ما فيها الا ذكر الله تعالى وما والاه و … اقبال … ساختن … آخرت
و … آن از … شقاوت … قال الله تعالى ومن كان يريد حرث
الدنيا نؤته منها وما له في الآخرة من نصيب … اموال و اولاد باعث
قرب … عیش جاودانی - دنیا روزے چند است آخر
کار با خداوند … واسباب … آن … کرد
مرگ … فلا يستطيعون توصية ولا الى
اهلهم يرجعون الوف الوف عقلا و اطبا و … در آن بیچاره
در پنجه قابض الارواح … اقارب عزیز و حکما با تمیز … غریب در سلاسل
سکرات الموت اسیر تمام عقلا و حکما اگر فراهم آیند … باز دارند
فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حينئذ تنظرون ونحن اقرب اليه
منكم ولكن لا تبصرون فلولا ان كنتم غير مدينين ترجعونها
ان كنتم صادقين … آسایش و آرام … مومنان … انتظار
الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر تمام آن از شرق گرفته تا غرب … شمول
و از ابتدا تا انتها … خس و خاشاک … انگشتی از …

وقت حضوری حضرت رب الارباب نمی ارزد فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ
ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ در جنب قبول و رضای الٰہی بہ پشیزی ہا بلکہ کمتر از آن چیزی اعتبار ندارد
لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَىٰ كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ
مَاءٍ الیق بزینت دنیا کافرست نہ مومن وَإِنَّ هٰذَا لَتَبْصِرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ
و عنایت فرمودہ در این ایام کہ بچہ ہای این عاجز مربی ندارند و بر تربیت و اصلاح ایشان عنان توجہ
منصرف دارند و نظر مرحمت و تربیت دریغ نفرمایند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ قَالَ مَا أُوذِيَ
نَبِيٌّ مِثْلَ مَا أُوذِيتُ ۔ از عبد الصمد محمد و احمد و عبد اللہ و عبد الجبار و عبد العزیز و ہمہ فرزندان
و اہل بیت بعد از سلام علیکم و علی من لدیکم واضح باد کہ الحمد للہ نعمتہای ارحم الراحمین بر این
عاجز باران صفت ریزان ست و این عاجز از رب خود نا شد رضا بلکہ راضی ست و از شکر آن
جواد مطلق خجل و شرمندہ و بکدام زبان شکر آن مربی حقیقی بجا بیارم و از اعظم ترین نعمتہای
منعم حقیقی جل و علا و حق ست کہ سنت انبیا ست با دوستان خود در ظہور معاملات می کند
ما رو سیاہان کہ لائق این نعمت بودیم ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ شما را ہم ضرور ست کہ بفراق و جدای این حقیر راضی باشید
و بدانید کہ مولای ما جل مجدہ بر ما این مہربان ست کہ ما این آئینہ کردکہ شکر ما را بجا بیارید
و از ہمہ گناہان توبہ کنید و باہم خوبی کنید و نیکی بکنید و خورد و بزرگ در باب نماز سعی
تمام کنید و معنی نماز ہمہ دختر ہا را نشان دہید و در تعلیم شان تکاسل مکنید و در باب ستر جیہ نوشتہ
کنم آخر ستر برای خدا ست خدا ہمیشہ حاضر و ناظر ست و عذاب خدا ای جلشانہ سخت ست ہم
در دنیا خوار و ذلیل می شوید و ہم در آخرت ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

بہمہ مخلصین کہ جویای دین و خواہان سنت سید المرسلین اند چہ دوران و چہ نزدیکان و چہ
متاہلان و چہ دیگر علاقہ داران ای احادیث بطریق اعلام و اطلاع نوشتہ می شود

بلکہ ہر یک باہتمام تمام منظر مذہبی رسول کریم باشد فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ در
خانہای خویش این احکام الٰہیہ چند مسائل شرعیہ برسانند و بسعی تمام وراجرای آن کوشند
و ترک تنہا باسماع مقصود نیست بلکہ مقصود شارع اجرای این احکام ست باہتمام تمام عن ابن عباس
قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ
الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ و مراد ازین تشبیہ در لباس و وضع زنان ست چرا زرا از اختلاط
زنان ست زنار و این اکثر در لباس یافتہ می شود اگر چہ در گفتگو و نشست و برخاست و دیگر اطوار
موجود می شود و مراد از لعنت در کلمات شارع دوری ست از رحمت الٰہی نعوذ باللہ منہا و آنرا
امیت نوشتہ اند در شروح بخاری نوشتہ اند کہ بر ہر گناہ کہ شارع لفظ لعنت اطلاق کردہ اند آن
گناہ از اکبر کبائر ست از قبیح قبائح می باشد چرا کہ دیگر کبائر را حدود مقرر ست و این گناہ پایانی
ندارد در قباحت تا کہ حدی بر و مقرر شود و در قبول توبہ صاحب این گناہ نیز شارحان را
اختلاف ست بعضی بعدم قبول توبہ مرتکب این گناہ قائل شدہ اند و دلیل ایشان و عای پیغمبر ست
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چرا کہ بر ہر مرتکبان این گناہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دعای بد
فرمودہ اند و ہر نبی مقبول الدعوات می باشد خصوصا نبی ما صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و
بعضی بقبولیت قائل گشتہ اند و دلیل شان دیگر احادیث اند والسلام علی من اتبع الہدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

از عبد الصمد بفرزندان ارجمند یعنی محمد و احمد و عبد اللہ و عبد الجبار و دیگر خوردان بعد از
سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح باد کہ این دعا آئیندہ را بسیار از بسیار بخوانید لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ و در وقت خواب سی و سہ بار
سبحان اللہ و سی و سہ بار الحمد للہ و سی و چہار بار اللہ اکبر بالضرور باید خواند اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا
تَشْبَعُ را بسیار باید خواند و برخوردار عبد اللہ را باید کہ برای دفع وساوس و خیالات سوء
بسیار باید خواند کہ در حدیث صحیح آمدہ ست کہ در قرآن مجید برای رفع وساوس ما نند این

دو سوز نازل نشده ... نیز توجه بجانب نماز از ته دل شدن نفع تمام خواهد بخشید و
را چند آن در دل او نباید داد بلکه هر وقت هرچه یقین باشد بر آن عمل باید کرد و دعا
آیت کریمه نیز بسیار بخوانند أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
آمدن خویش درین سرزمین پیغام کرده بود بدید رسید اما درین ایام باید که در خانه ها صبر بکنید
تربیت متعلقان بکوشید و ادعیه مکتوبه بخوانید امید از عنایات حضرت حق چنین
که یکجا خواهیم شد و باید دانست که خواندن علوم و فراهم آوردن فنون مقصود نیست
حق است پس باید که به نیت مرضی و تعالی در خانه های خود صبر بکنید و باذن الله
کرد که لست خداوند ما برای حصول علم سفرها می کردیم و شهرها جمع می کردیم اما چون
حکم بسکونت بیوت کرد رضای تو درین باشد بدل و جان قبول نمودیم و همه همت خود را
تقوی صرف کنید و بقدر خویش در علم که در آنجا یافته می شود سعی بکنید و از شغل
که پیش نوشته بودم زنهار سستی و کسالت نورزید و از گفتن و شنیدن اشعار احتراز
و صحبت غافلان خدا فراموش اجتناب ... بره از شیر تر رسید دیگر زیاد
که در همچون اوقات که در حدیث شریف در آن احیان طلب اعانت آمده و آن اوقات
مانند اوقات اذان و ادن کرده ام و انجاح مراد مساکین قرار داده بهمت تمام در آن اوقات
بطلبید که وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ مراد
بعد از نماز فجر تا طلوع آفتاب صلوة ضحی است و اعلایش دوازده رکعت است و ادنی
دو رکعت و بعد از نماز شام نیز تا دوازده رکعت آمده و ادنایش دو رکعت است و معنی دلجه
شب است اگر درین اوقات استعانت از شما سر زد امید وثیق بفضل رب الارباب
همدوش نصرت خواهید شد و منتشر شدن درین اوقات بدروازه رب الارباب مانند
شدن مساکین محتاج بدروازه صاحب جود و سخاوت است که بر سر دروازه رسیده
را میزند و طلب حاجت مینماید البته آنکریم اگر چیزی جود داشته باشد محروم نخواهد
و چون پروردگار جواد و کریم است لا بد که محروم نخواهد گذاشت ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

... بیان مینار و مکیان سنت شعار خنده و صفا محمد معظم کلال و فقهاء الله ایاهم لما یحب و یرضی
... علیکم و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه آنکه اے برادران همه طلبه و عزیزان
... را باید که این کشاکش چند روزه امتحان را بر هم خویش غالب ثبات را بر طوفان
... انداز ید که موج خیر ان دنیا و دین است امور شد بر بادی ایمان و یقین است بلکه
... اعمال نعیم است مشتاق گذشته باید که آنکه را نصیحه صاحبه خود را بر کریمه فَمَا وَهَنُوا
لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللهُ
يُحِبُّ الصَّابِرِينَ آنا فآنا بر گماشته یاد گر زاد صبر و ثبات داده موافق ارشاد عزشانه محبوبان
... شده و الا العیاذ بالله منها از زمره مغضوبان می شوید و درین نوبت حاجت وعظ
... نیست چرا که پیشتر ازین هرچه نوشتن بود نوشتم آنرا ورد زبان و توشه دل و ایمان
... طاق نسیان نیندازید و این دعا را باید که مرد و زن خورد و کلان ورد زبان سازند
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ اینرا
... صلی الله علیه و آله و سلم در حین کرب و غم می خواند همچنین است در بخاری و مسلم ...
... است که درو ساخته شود که در حدیث متفق علیه آمده است اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
... خواب سی و سه بار سبحان الله سی و سه بار الحمد لله و سی و چهار بار الله اکبر
... درینجا چند رسائل معلوم شده که آن از اصل اهل سنت و در اهل المال موحدین شما
... شده هر یک بقدر وسعت خویش بپیه بدهند اگر از کسی دو روپیه میشود
... اگر کسی نشود یک بدهد و الا سر و دو آدم یک روپیه بدهند و اگر از خود نداشته
... باید گرفت چونکه برای نفس ها قرض گرفته میشود اگر یکبار برای خدا
... نیست و چونکه مبلغ جمع شوند از راه ڈاک از دهلی رسائل مذکوره طلبیده
... خواهد شد و درین باب سستی را کار نفرمایند که علامت ضعف ایمان خواهد بود و
... از رحمت الهی مایوس نشوند و نظر بر صورت ظاهر نکنند و غور در کریمه حتی [ذا]

اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ كنند امید واثق بعنایات حضرت داریم کہ نظر عفو و رحمت خواہد کرد و ضائع نخواہد ماند و باید کہ در اوقات ثلثہ از تفصیل فرزندان این عاجز ست استعانت خواستن را غنیمت کبری و دولت عظمی پندارند و مہمل نگذارند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بہمہ مخلصین کہ جویان ادین و خواہان سنت سید المرسلین اند چہ دوران و چہ نزدیکان چہ ساکنان دیہ دیگر علاقہ داران این حیدرآباد ریشہ بطریق اعلام واطلاع نوشتہ مے شود باید کہ باہتمام تمام نظر بفرمودہ رسول اللہ بکنند چنانچہ فرمودہ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاۗءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاۗءِ بِالرِّجَالِ باید کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معظم و مکرم انگاشتہ عمل نمایند و دیگر آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر شخصیکہ بغیر اللہ لعنت گفتہ چنانچہ خالہا زدن و موی گستہ بافتن و یا دیگر چیزرا در موئے بافتن چنانچہ طریق زنان ست کہ موئے را خودرا بدیگر چیزہا بسیار کنند و این نہایت گناہ عظیم ست حذر باید کرد اگر دعوے مسلمانی کنید بوجہ اہتمام متوجہ باموری شرعیہ باید شد اگر روز آخرت حق دانید تاکید مزید دانید و دیگر آنکہ مردان سرخ کنندگان دستہا را بمہ لعنت گفتہ بلکہ یکروز اصحاب شخصی را در پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردند حضرت پرسید کہ حال این چگونہ است اصحاب گفتند کہ دستہا سرخ کردہ رسول اللہ فرمود کہ این را برانید دور کنید اصحاب پرسیدند کہ قتل کنیم فرمود کہ ما از قتل کردن مصلین منع کردہ شدہ ایم معلوم شد کہ گناہ عظیم دارد و عذاب الیم لازم کہ ازین کارہا جاہلان منع کنید و تحریر این تقریر زبان قلم نتیجی شکم را سے سوزد و قلوب مسلمانان را این قدر پیغام رسول کریم کافی و شافی ست والسلام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلَى الْاَحْمَدِ وَفَّقَهُمَا اللّٰهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ وَالْقُنُوْتُ تُفَسَّرُ هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ الْمَطْلُوْبُ فِي الصَّلٰوةِ

بِخَلَاءِ الْقَلْبِ لِاَنَّهُ بَيْتُ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ اَجَلُّ مَا يُطْلَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْ خُشُوْعٌ وَحُضُوْرٌ فَاجْعَلْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَصْبَ عَيْنَيْكَ وَكَرِّرْهَا حَتّٰى تُصِيْرَ وَكَذَا الْمَقُوْلَةُ الثَّانِيَةُ وَالثَّالِثَةُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اَلرُّكُوْنُ الْمَيْلُ الْقَلِيْلُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ اَلظَّالِمُوْنَ هُمُ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَلَا يَتُوْبُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا دَاخِلُوْنَ فِي الظَّالِمِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِيْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حديث اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ عَمَلَ امْرِءٍ حَتّٰى يُتْقِنَهُ قَالُوْا وَمَا اِتْقَانُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَيْ اَخْلَصَهُ مِنَ الرِّيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ اَيْ مَا كَانَ لِوَجْهِهِ فَهُوَ بَاقٍ حكايت طَلَبَ عَالِمٌ مِنَ الْفَقِيْرِ دُعَاءً فَقَالَ الْفَقِيْرُ عَلٰى طَرِيْقِ التَّوَاضُعِ بَلْ اَنْتَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ تَدْعُوَ لِيْ لِاَنَّكَ مِنْ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَفُقَهَائِهِمْ فَلَمْ يَتَمَالَكْ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنْ غَلَبَتْهُ الدُّمُوْعُ حَتّٰى كَادَتْ نَفْسُهُ تَزْهَقُ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ وَهُوَ يُرَدِّدُ وَيَقُوْلُ مِثْلِيْ يُحْسَبُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَاللّٰهِ مَا يَكُوْنُ الْعَالِمُ عَالِمًا حَتّٰى لَا يَخْرُجَ لَهُ نَفَسٌ اِلَّا لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ يَعْنِيْ لَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَنُوْمُ وَلَا يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَسْكُتُ اِلَّا لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُسَمّٰى هٰذِهِ الْحَالُ بِفِقْهِ الْحَالِ وَفِقْهُ الْحَالِ هُوَ مَا ذَكَرَهُ السَّادَةُ الْفُقَهَاءُ اَنْفَعُ اَنْوَاعِ الْفِقْهِ لِاَنَّهُ نُوْرُ الْفِقْهِ وَزُبْدَتُهُ وَيُسَمُّوْنَهُ اَهْلُ التَّصَوُّفِ الْمُرَاقَبَةَ لِاَنَّهُ فِيْ كُلِّ نَفَسٍ مُرَاقِبٌ لِمَا حَكَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَدْ اُخْبِرْتُ عَنْ بَعْضِ الْاَجِلَّةِ

من الفقهاء حتى انه كان اذا سئل في مسئلة تمكث ساعة وحينئذ يجيب
فسئل عن ذلك فقال انظر ايهما خير لي حينئذ افعل والله المرشد
المعنى ليس الذي لا دائم سواه تلك صفة المكتوب المكتوب في الصلوة و
عدم الركون الى الظلمة والصبر مع الذين يدعون ربهم ونحو ذلك الذين
لا يذكرون الله الا قليلا في المنافقين لان ذكر القليل علامة النفاق
والنفاق اشد من انواع الظلم فاحفظه حرفا حرفا وكرره وذكر به نفسك
واحبابك

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى از عبد الصمد بخدمت والده ماجده مکرمه
سلمها الله تعالی بعد از تحیت آنکه حمد است که این جانب با کثرت شداید و هجوم مصائب بفضل ایزد
تعالی و تقدس رهائی یافته و چیزی که از نفاس که در امتحانات و نمود آورده بودند چنانچه مشیت
ازلی بود بشکر آن پرداخته والدهٔ مرا اگرچه این مصائب بر مردم ظاهر بیت از بس دشوارند اما در
باطن بجز رحمت و شفقت ایزدی هرگز خالی نه سبحان الله که پس از خار گلها نمودار ها لا باید که جز
رضاء حضرت حق جل خطه نفرمایند و در راه ها واسی شکر بعمایش تا بحت قدم باشند والصبر مفتاح
الفرج را پیش روی داشته بر باطنی پرده صبر را بسته فقط و درین ایام فرحت نظام جملو...
امیر دوست محمد خان نزد تقصیر ... شده و از رهای این جانب بوطن مالوفه خویش مشعر و مطلع شد
هر چند که تردد بسی شمار در رسیدن آن بجا کرده می شود اما از خرابی طرق تیز سیری توقف کرده
خواهد شد هرگاه که این برقها از راه پاک خواهند شد انشاء الله تعالی این عاجز در انجا خواهد
رسید اما باید که از جمله رسوم باطله دست بردار شده در خدمات رضای او تعالی کمر همت چست
بسته هرچه که مرضی او تعالی باشد در امتثال آن سعی کما ینبغی بجا آرند که هرچند رضاء مولی
ست از همه اوسی خصوصاً صلوة که از عمده ارکان دین عظیم و اهم شعایر الیقین ست کوشش بلیغ نمایند
و همه متعلقان و زیر دستان خود را هم همین طریق ارشاد فرمایند و ادعیه ماثوره که در حصن حصین وارد
شده همه را در قومه و جلسه و رکوع و سجود تلاوت فرمایند و از کسالت و سستی خویش که در تعلیم
احکام دین الله واقع شده بود تائب و دست بردار شده آینده او در فهم و تدبر احکام الهی عزم

مصمم فرمایند چه این همه ابتلاها که برین عاجز و برادران ما جاده رو داده از علت غفلت و سبب بالت
آن والده از تعلیم احکام دین شده بود حالا بنفس مبارک خویش عاده بما رق فرمایند که برو قت رسید
این عاجز از شفقت ما نخیله رسشده در یاد گرفتن مرضیات حضرت حق جل و علا اجیت خواهم شد این
فقیر را در این ایام چند اشیا در خواب القا شده بود برای ما جده و دیگر زیر دستان آنجا جهه تحریر
میرود آیه اول آنست که از غیب امر صادر شد که قل لازواجك وازواجك و
اتباعك قوموا لله قانتين و قنوت نزد مفسرین کبار طول قیام است و ادب بیان کرده
پس باید که نماز را بطول قیام و حضور تمام و خضوع و خشوع ما لا کلام اتمام فرمایند و برین تیره ثابت
نمایند دوم آیه ثانی آنست که از غیب القا شده که و لا ترکنوا الى الذين ظلموا فتمسكم
النار و پس ازین هویدا گردید که الظالمون هم الذين يخالفون عن امر ربهم
ثم لا يتوبون پس باید که از صحبت ظالمین تجافی ورزیده و در گوشه سلامت از ایشان با
گیرند واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدوة والعشي
يريدون وجهه الآية والسلام و برادر عبد العظیم و فقیر اله لما یحب و یرضی فرزندان
سعادتمند بعد از السلام علیکم و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه واضح باد که مضمون خط واحد
دانند و هر چه از نصایح درو درج ساخته آنها متذکر باشند

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لوليه والصلوة على نبيه ارادتمندان با صدق و اخلاص اعنی عبد القدیر
وغیره طالبان با مرضیات او تعالی مقرون و از مکروهات و تقدس مفروق باشند بعد السلام علیکم
و رحمة الله و برکاته و مغفرته و رضوانه آنکه احوال این محال بر نهجی که میگذرد قرین حمد و شکر
ذو الجلال است الحمد لله و المنة که بعد از دیری غنچه مراد ما عاجزان از باد صبا عنایت ایزدی
شگفته یعنی صلحنامه امیر دوست محمد خان مشتمل بر تخلیص این عاجز بوطن مالوفه خود و چهره وده
گشود اکنون انشاء الله تعالی این عاجز بعد فرصت قلیل فائز آنجا خواهد شد اما باید که اگر رضا
جوئی حضرت حق مطلوب ایشان باشد تا در خدمت والده ماجده هیچ قصوری راه ندهند
و هرچه که مرضی ایشان موافق شرع شریف باشد در بجا آوردن آن هیچ کسلی در میان نیارند چه

پیغمبر صلی الله علیه وآله وسلم هم بامتثال اوامر او و بدیر امر فرموده و رضای حق را در رضا
جوئی ایشان بیین نموده زنهار حتی المقدور در بجا آوری فرمان قصور نه نمایید واگر والده
ماجده ابنها بلیه که کار رسیدن شعید العمر پس ان ان بکنید که کار را بانجام رسانیده همون بازرس
والحین مشد هم داشته هر چه که مرضی ایشان باشد بجا آرند و السلام ۱۲۹۳

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی از عبد الله غزنوی به برادر حقیقی عبد العظیم
وعبد الخالق و برادر دینی عبد القدیر و خواجه و عطار الرحمن و محمد حسن و علی محمد وغیرهم السلام
سلام علیکم شهود انکه لعبد العظیم برادر من می باید که بعض طالب شده بود اسیر جود
بود به تحلق خدا بر سبیل نصیحت و خیر خواهی صحبت بکنید و میدانید که روزها سے ابتلا است هر کس
درین ابتلا بصبوری پیش آمد استقامت ورزید صلاح دین و ظاهر گردید بهمه طالبان
خصوصاً استقامت بسنت صبر بر مصائب و توکل و توجه الی الله در هر باب می باید
مبادا که مصداق این شعر شویم

نرقع دنیانا بتمزیق دیننا	فلا دیننا یبقی ولا ما نرقع
وما المال والاهلون الا ودیعة	ولا بد یوما ان ترد الودائع

نقل تقریر مولانا سید احمد صاحب خلف امام الزمان شیخ عبد الله صاحب غزنوی

یاد دارم قبلیکه در قریه خیر الدین تجدید سنت والد صاحب از غزنی آمده بودم و فرزند حضرت محمد حسن خان کبرای
طلب احقر فرستاده بود نیش والدم حوم عرض کردم که همره این خبر برای من رسالت نوشته و گذار روز
در آن سر زمین نهایت تنگ اگر مرضی والد باشد حقیر ملازمت او اختیار کند و اگر نه فصبر جمیل والد صاحب
بعد از دو سه روز که درین امر تامل و منتظر خواب ملکوتی بود از خواب مراقبه بیدار شده و مسجد آمدند
احقر الطلبه را این چند کلمات در جواب الم از جوش دل که در دلم مانند میخ فولادی گرفت بطریق
وصیت فرمود پس حقیر همانوقت نوشته تا مرا و فرزندان و اخوان مرا پند و عبرت باشد و التوفیق
من الله **وصیت** فرزندم فقیر برای فرزندان خود نه دینار و نه درهم و نه غیر از متاع

بالمیراث گذاشته بلکه جاه و اعتبار هم برای ایشان نگذاشتم همین توحید الٰهی اجل و علی ازین
میراث قبول کنند فقیر فرزندان خود را امانت به الله تعالی سپرده والله تعالی امین است امانت هرا ضائع نه
خواهد کرد و هر وقت که فرزندانم محتاج و تنگدست شوند بجناب حق تعالی سبحانه عرض کنند که یا الله الهٰا را از
اسباب دنیا چیزی نگذاشتم ابن حنبل لنا الذی که ما را امانت تو سپرد پس انشاء الله تعالی من حیث لا
یحتسب کشادگی خواهد شد و هوش کنند که از رکون و میلان ظلمه و اهل دول از امرا و خانان پرهیز باید بود و
مسکینی و اختلاط با ایشان ستم و زهر قاتل است و بر کلام الٰهی ربیع قلب و نور صدر و جلاء حزن
ذهاب هم باید ساخت و هر روز از آن چیزی باید خواند رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و
من ذریتی ربنا وتقبل دعاء

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله الی عبد الله قال الله تعالی وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا
تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ
تَتَّقُوْنَ ـ وهذه الایة کاف فی الاجتناب عن البدعات فتدبر فیه و
جعله نصب العین و تحقیقات الکاف را منتظر هستم موانع بخیر باد و عبد الرحمان را نیز بنمائید
برای هر دو شما نوشته ام و عبد الرحمن اکه شهود منصور جان است و ضبح باد که چون حقیر را در
دعا عبادالله الصالحین یاد سے کنی ارحم الراحمین شما را نیز یاد کنند آمین ـ و مجموعه شیخ محمد حضرو مجموعه
مسیدیه را نقل کرده روانه کنید از غزنی خواسته بودم نیا مد غالب که بلشنهما برده اند حیانکه شرح
سنته وغیره برده اند و این آیت و آیه فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی نصب العین
باید ساخت و عبد الله را وضح باد که برای اشنایان این مضمون التفصیل نوشته کنید لعلکم
سوره قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ
غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ
الْمَصِیْرُ ـ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا
یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی قول ابن عباس را نصب العین باید ساخت قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَکَفَّلَ اللّٰهُ
لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِیْهِ اَنْ لَّا یَضِلَّ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَشْقٰی فِی الْاٰخِرَةِ

تف علی قول ابن عباس و تامل فیه فانه مدار الدین فاجعله نصب العین
و قال تعالی و من اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا و نحشره یوم القیامة
اعمی قال رب لم حشرتنی اعمی و قد کنت بصیرا قال کذلک اتتک ایاتنا
فنسیتها و کذلک الیوم تنسی و کذلک نجزی من اسرف و لم یؤمن بایات ربه و
لعذاب الاخرة اشد و ابقی سلام علیکم و رحمة الله و برکاته

نقل خط مولانا مولوی عبد الله خلف امام الزمان شیخ عبد الله صاحب غزنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الله الله الله یا لیتنی فزت بسور خدمة ابی تبت الی الله من فرطی و تمرّدی
رانی سمع الله دعائی و یری آئی فی بثی و کربی اللهم انت ربی ارحم الراحمین
مهربانستی مرا هم توئی بالی نمی دانم که برای چه می بالی اللهم انت ربی خلاست
نها این ست که جان من از تنجان اخلاص گویا حلاوتی ندیده و کام من از جام خالص توحید
بخشیده آنچه ایمان بندگان خاص توست لا اله الا انت جان من از توست و قواد
خلقتنی برائی چه آفریدی تو خود میدانی از بنده خوار خاک افتاده چه خدمت خواهد
انا عبدک اگرچه بزبان گویم و انا علی عهدک و وعدک ما استطعت خدا و ند
استی کجاست مقصود صلی کار نگفتار کاشکی خدا یار شود که از من کار شود خوار و نامراد
که پدر بزرگوار از روی خاطر رنجه و نارضی بود از جان بیزارم بر استطاعت داده تو شرمسار
کردار خود و لوی تو نیاهی ندارم اعوذ بک من شر ما صنعت از اعاظم نعمتهای بی بها
حیات با برکات والد ماجد من ست اکنون آلت بنعمتک علی چه جای شکر آن از
ورطه کفران لاچار گویا لم وابوء بذنبی اگر تو نه بخشی که آفریدی و بالیدی و نعمتهای ف
بخشیدی این خوار لاچار گنهگار را که خواهد بخشید فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب
انت مهربانا از وجود من چه حاصل بود پرورش من و رحم من هر آنش من لا طائل نمود آری حکیمی بلا
بحکمت نیست اگر حکمت در تعذیب این غریب ست سبقت رحمت تو کجاست دستگیری این
چرا نمود حیف حیف اگر در زمره بندگان نیک و برا بوالدیه و لم یکن جبارا عصیا

دی تراچه نقصان بلی سبحانم حقیقت نمیدانم هرچه میگویم از تو میدانم ما شاء الله
لا بالله محکمات هم از توست نمید هم یقین ست میدانم که من خود ظالمم و بر خود ظلم ربنا
ظلمنا الایة تو پاک هستی پاکی ز آن توست سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
افسوس صد افسوس کاشکی در رضای والدم شرف رضای تو جستمی یافتمی هیهات هیهات چه
ندارم لاچار از قصور خدمتش دور افتاده بهره ندارم پروردگار اگر در ازل نام تیکم بر با والدین تو
نوشته ای چه خواهد شد و عنده ام الکتاب اگر تو نا امیدم بشنوی فریاد مرا گوشش بکنی اخر
بیچاره شم کو نالم و ان لم تغفر لی و ترحمنی اکن من الخاسرین سبب روائی تو دلم
نموده و جگرم باتش باتش شده از تو پناه بتو میگیرم اعوذ بک منک اعوذ بک
منک منک عمر من بجای رسید که مجال معذرتی نماند قل قاربت الاربعین
صد حیف بی دست زمانه تنبیه شاکرین حتی اذا بلغ اشده و بلغ اربعین سنة
رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی و علی والدی الایة که تا
خشنود کردن والدم موفق نکردی می ترسم که از من گاهی خوشنود نمیشوی که رضای تو
بی من برابر چه باشد عاقبت فنای من باز چه باشد والله لا ادری ما یفعل بی در
و جبر سی نکرده ام که تسکین جانم شود آینده از بنده چه دیده آید یا حسرتی علی
اگر خاک خواری بر سر می باشد چه کند روز بروز کار تباه خود بدتر میبیند عزیزا خود ملامتم
چه کنم چاره کار شوی بدکردار از دستم رفته دیده و دانسته از خدمت با برکت الدین بزرگوار
سزای پروردگار موافق کردار ست فلما زاغوا ازاغ الله قلوبهم در دلم بیاد پست
من اریست اگر زاری بکنم و اشک دل جاری بکنم بار سی چه کنم و اذ عوا ربی عسی ان
لا اکون بدعاء ربی شقیا شاید که باران رحمتش دل مرده ام زنده گند و آثار رحمت گستر هو الذی
ینزل الغیث من بعد ما قنطوا و ینشر رحمته الهی چه عجب از بنده دل مرده و جان
افسرده ی سرسبز ندکه شرف خوشنودی من فی رضاه رضای عز و جل ست آرام و تری الارض
هامدة فاذا انزلنا علیها الماء اهتزت و ربت و انبتت من کل زوج بهیج
بسبز شده ام هم تو چاره بارش زمین بردار بار را بما سپار بلکه بار را از میان بردار از من اگر

چیزے میشد تا امروز خود چیزے میشد یارب من گویانیم توے یایم زنده تویم هدایت از
توے جویم همت ادای شکر والا از تو میخواهم رَبِّ اَوْزِعْنِیٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الآیه
موے سیاہم سفید گشت دل سفید مرسیاه آدآه کاشکے برعکس بودے اٰتِ نَفْسِیْ
تَقْوٰىهَا وَزَکِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰىهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰىهَا بازهم درین عمر ارذل
قریب با اجل از غایت کوری ال و نهایت طول امل خوا آمان آرامم وشهوت نفس خور عربان آخر
تا بکے اَلْهٰىکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ بر شاست نا شکری الله را حیدا ز مناجات
رب العشرة و تلاوت آیات کی شیرینی و آرام دل ہے یا یم چه کنم که دل شیا یم الا بذکر الله تطمئن
القلوب اگر قلب ہے بود فائده و تذکره هم ہے بود اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰى لِمَنْ کَانَ لَهٗ
قَلْبٌ الآیه هرگز از هدایت قرآن بهره نیست از ضلالت خود را چاره نیست یُضِلُّ بِهٖ
کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا بیان اهل ضلال که از قرآن بے بهره اند خود با حسن تفسیر
واضح فرموده وَمَا یُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ الی قوله وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ
اَنْ یُّوْصَلَ قاطع رحم از تو قطع ست واز کلامت بی بهره یارب این قطع شده را چاره چیست
آیے که نشانی جهنمی رشته باشد که نه دل دارد و نه چشم و نه گوش وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ
کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا الآیه علاجش بجز دعا
وزاری و استغفار و ذکر اسمائے باری دیگر چیزے نیست بر غایت این حکمت متصل اشارة
فرموده ولله الاسماء الحسنٰى الخ اگر چه هر کس و ناکس نفهمیده بلکه بعضے بشامت انکار ربط و
نظم آیات کلام حکیم ازین معانی محروم مانده بہین برلے چه متصل فرموده وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا الٰهی باسمائے حسنات که این خوار خسته نالائق را لائق
خدمت با برکت خلیفه وقت بگردان از شعاع آفتابش که عالم تبابش تابان و درخشان گشت
خفاش صفت مگردان آشنا و بیگانه از قطار و اغیار به نور ایمانے از انوارش فائز شدند
روسیاه سنگدل همچنان سیاه باطن درباطن خانه اش بے بهره کور افتاده یٰحَسْرَتٰى
عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ دلها مرده مرده از صحبت محبیب حق زنده شدند این اهل الله
از تلاطم امواج هوا و هوس بگرداب وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ گرفتار

مانند اَعُوْذُ بِعِزَّتِکَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَ
الْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ خداوندا درگاه تو بهشت تا هنوز واست فریاد وزاری خوار زارم کجاست سیر
بدعاهائے جانی و حسب حالی نعتائی فارکن شَاْرِکْنِیْ فِیْ دُعَاهُ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَنَاجَاهُ
فِیْ نَهَارِهٖ وَعِشَاهُ وَقُعُوْدِهٖ وَمَمْشَاهُ فَاَبْرَزَ بِقَلْبِیْ مِنْ دُعَاهُ اِذَا رَغِبَ اِلٰى
مَوْلَاهُ ثُمَّ نَادَاهُ فِیْ سِرِّهٖ وَنَاجَاهُ اِذَا تَبَتَّلَ مِنْ مَّا سِوَاهُ وَلَمْ یَدَعْ اِلَّا اِیَّاهُ
فَرِضَا نَکَ یَا رَبِّ اَطْلُبُ فِیْ رِضَاهُ کَمَآ اَمَرْتَنِیْ اَنْتَ هٰذَاهُ وَمِنْ سَخَطِکَ
اَعُوْذُ بِرِضَاکَ فِیْ رِضَاهُ فَاجْعَلْنِیْ فِیْ حُبِّهٖ جُزْءًا مِّنْ اَجْزَاهُ کَمَا کُنْتُ مِنْ قَبْلُ
شَیْئًا مِّنْ اَشْیَاهُ وَارْجِعْنِیْ بِرَحْمَتِکَ اِلٰى قَلْبِهٖ وَفُؤَادِهٖ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
یَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عائذ بالله نور حشمی محمد جان بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح و لائح باد که در
کارهائے احکم الحاکمین حکمتها ست عَسٰٓى اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ مانند دوائے
تلخ که ظاهر مکروه است و در حقیقت مفید صحت و عافیت ابتلاء و امتحان حکیم حقیقی برائے
همین است که تمیز صادق و کاذب بکنند و صادقین کاذبین جدا شوند و عند الامتحان یکرم الرجل او یهان
پس بنده راضی برضا است که وقت امتحان از احکم الحاکمین حرف گله و شکایت در دل نگذارد چه جائی
زبان بلکه نفس خود را ملامت کند و بگوید اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ و گوید رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْکٰفِرِیْنَ و از صحبت مبتدعین توبه نصوح کند یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ
چون از اعتماد بر غیر الله خصوصًا بمبتدعین توبه نصوح کرد وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ
کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ معمول ساخته از متقیان شد پس مضمون وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ همه کارهائے پریشان امر بی ہے شود و

هجرت کنند و ترک کنند به ما لوفات خود را و در وقت هجرت از ته دل نیت کنند یا ارحم
الراحمین تن به سببی عنایتی ندارم و نه بر کسی امید و رجا کرده‌ام محض برای رضای تو با لوفات
خود را ترک کرده‌ام و در رضای تو می طلبم و هر جا که باشد مرا با شما برسان و العبد اضعف
بعد از سلام علیکم و رحمة الله و برکاته واضح باد که ابا ما ی ایشی چند حرف از نصائح برای
با نوشته کنید حقیر می گوید که الحمد لله حالا اکثری از کسب خصوصاً از فرزندان حقیر
که راه مرضیات به عزیمت طلب دارند گویم اللهم هب لی ولاولادی نوراً یهتدون
به و هر بار که می نوشتی که برای چند حرفی از نصائح نوشته کنید حقیر چون خود را لائق
این منصب نمی دید بار حم الراحمین متوجه می شدم که هر چه در حق عبد الله مناسب است در دل
حقیر بیندازد پس آنچه در دل حقیر بعد از دعای بسیار افتاده می نویسم بسبیل اختصار
حافظ ابن قیم در جلد ثانی از اعلام الموقعین نوشته و گفته عن آیة و حدیث و آثر
تَدُلُّ عَلَى اتِّبَاعِ الصَّحَابَةِ وَتَابِعِيهِمْ وَالْاِقْتِدَاءِ وَالتَّمَسُّكِ بِقَوْلِهِمْ
وَهَدْيِهِمْ وَسِيَرِهِمْ قَالَ الْحَافِظُ اَبُو الْعَبَّاسِ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فِي كِتَابِ الْفِقْهِ
فِي هٰذَا النَّوْعِ يَجِبُ اَنْ يُعْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَ لِاَصْحَابِهِ
مَعَانِيَ الْقُرْاٰنِ كَمَا بَيَّنَ لَهُمْ اَلْفَاظَهُ فَقَوْلُهُ تَعَالٰى لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ
اِلَيْهِمْ يَتَنَاوَلُ هٰذَا وَهٰذَا وَقَدْ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا الَّذِيْنَ
كَانُوْا يُقْرِءُوْنَ الْقُرْاٰنَ كَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرِهِمَا
اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا تَعَلَّمُوْا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ لَمْ
يُجَاوِزُوْهَا حَتّٰى يَتَعَلَّمُوْا مَا فِيْهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ قَالُوْا فَتَعَلَّمْنَا
الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ وَالْعَمَلَ جَمِيْعًا وَلِهٰذَا كَانُوْا يَبْقَوْنَ مُدَّةً فِي حِفْظِ
السُّوْرَةِ وَاَطَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ قَالَ فَصْلٌ وَالْاِخْتِلَافُ فِي التَّفْسِيْرِ
عَلٰى نَوْعَيْنِ وَاَطَالَ اِلٰى اَنْ قَالَ اَلْخَطَاُ فِيْهِ مِنْ جِهَتَيْنِ حَدَثَتَا بَعْدَ

تَفْسِيْرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَتَابِعِيْهِمْ بِاِحْسَانٍ فَاِنَّ التَّفَاسِيْرَ الَّتِيْ
يُذْكَرُ فِيْهَا كَلَامُ هٰؤُلَاءِ صِرْفًا لَا يَكَادُ يُوْجَدُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ
هَاتَيْنِ الْجِهَتَيْنِ مِثْلُ تَفْسِيْرِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالْفِرْيَابِيِّ وَوَكِيْعٍ وَاِسْحَاقَ
وَاَمْثَالِهِمْ اِلٰى اَنْ قَالَ اَلْخَطَاُ فِي الدَّلِيْلِ وَتَارَةً فِي الْمَدْلُوْلِ فَالَّذِيْنَ
اَخْطَئُوْا فِيْهِمَا مِثْلُ طَوَائِفَ مِنْ اَهْلِ الْبِدَعِ اعْتَقَدُوْا مَذَاهِبَ بَاطِلَةً
وَعَمَدُوْا اِلَى الْقُرْاٰنِ فَتَاَوَّلُوْهُ عَلٰى رَاْيِهِمْ وَلَيْسَ لَهُمْ سَلَفٌ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ لَا فِيْ رَاْيِهِمْ وَلَا فِيْ تَفْسِيْرِهِمْ وَقَدْ صَنَّفُوْا
تَفَاسِيْرَ عَلٰى اُصُوْلِ مَذْهَبِهِمْ مِثْلُ تَفْسِيْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَيْسَانَ
الْاَصَمِّ وَالْجُبَّائِيِّ وَعَبْدِ الْجَبَّارِ وَالرُّمَّانِيِّ وَالزَّمَخْشَرِيِّ وَاَمْثَالِهِمْ وَمِنْ
هٰؤُلَاءِ مَنْ يَكُوْنُ حَسَنَ الْعِبَارَةِ يَدُسُّ الْبِدَعَ فِيْهِ وَاَكْثَرُ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ كَصَاحِبِ الْكَشَّافِ وَنَحْوِهِ حَتّٰى اَنَّهُ يَرُوْجُ عَلٰى خَلْقٍ
كَثِيْرٍ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ كَثِيْرٌ مِنْ تَفَاسِيْرِهِمُ الْبَاطِلَةِ وَتَفْسِيْرُ
ابْنِ عَطِيَّةَ وَاَمْثَالِهِ اَتْبَعُ لِلسُّنَّةِ وَاَسْلَمُ مِنَ الْبِدْعَةِ وَلَوْ ذُكِرَ
كَلَامُ السَّلَفِ الْمَاْثُوْرُ عَنْهُمْ عَلٰى وَجْهِهِ لَكَانَ اَحْسَنَ
فَاِنَّهُ كَثِيْرًا مَا يَنْقُلُ مِنْ تَفْسِيْرِ ابْنِ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيِّ وَهُوَ مِنْ
اَجَلِّ التَّفَاسِيْرِ وَاَعْظَمِهَا قَدْرًا ثُمَّ اِنَّهُ يَدَعُ مَا يَنْقُلُهُ ابْنُ جَرِيْرٍ
عَنِ السَّلَفِ وَيَذْكُرُ مَا يَزْعُمُ اَنَّهُ قَوْلُ الْمُحَقِّقِيْنَ وَاِنَّمَا يَعْنِيْ بِهٖ
طَائِفَةً مِنْ اَهْلِ الْكَلَامِ الَّذِيْنَ قَرَّرُوْا اُصُوْلَهُمْ بِطَرِيْقٍ مِنْ
جِنْسِ مَا قَرَّرَتْ بِهِ الْمُعْتَزِلَةُ اُصُوْلَهُمْ وَاِنْ كَانُوْا اَقْرَبَ اِلَى
السُّنَّةِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ لٰكِنْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُعْطٰى كُلُّ ذِيْ حَقٍّ
حَقَّهٗ فَاِنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ اِذَا كَانَ لَهُمْ فِيْ

الآية تفسير وجاء قوم فسّروا الآية بقول آخر لأجل مذهب اعتقدوه وذلك المذهب ليس من مذهب الصحابة والتابعين صار مشاركا للمعتزلة وغيرهم من اهل البدع في مثل هذا او في الجملة من عدل عن مذاهب الصحابة والتابعين وتفسيرهم الى ما يخالف ذلك كان مخطئا في ذلك بل مبتدعا لانهم كانوا اعلم بتفسيره ومعانيه كما انهم اعلم بالحق الذي بعث الله به رسوله انتهى كلام ابن تيمية ملخصا اين بالعبد التجائى بسيار با ارحم الراحمين در دل افتاده سهل نا بدا گاشته و عليحده بخط خوب بر كتاب كه كثير الاستعمال شما باشد نوشته هر وقت دران تامل كرده واهدنا الصراط المستقيم خوانده و حقير نيز دعاى كنند اللهم سبله نورا اهتدى به

بسم الله الرحمن الرحيم

از عائذ بالله عبد الله بمخلصان صميمى و محبان قديمى عموا مولوى حيا گل و عبد الله قلعه و اله و هبا الله خصوصا بعد از سلام مسنون و ادعيه اجابت مقرون واضح باد كه فقير چون خود را بابلاغ احكام امرين مذكورين در حكم فرمان و احب الاذعان قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ امور مى بينم لهذا چون مخلصان از جمله عباد الله دانسته ام كه در اقامت صلوة كه از عمده اركان اسلام ست حق سعى بجا آريد و در رعايت اول اوقات و خضوع و خشوع و تطويل اركان نوعى از تقصير ننمائيد و در افشاء و اجراء و تبليغ احكام رب العالمين خصوصا التوحيد و تنفير از شرك نهايت سعى بجا آريد و احتمال گمنامى و فروتنى و شكستگى را كه شعار عباد الله است سيما خود سازيد و حب جاه و رياست را و را الظهر انداخته و تحصيل مرضيات حق جل و علا كه همت پست را اوقات عزيزه را بر باد دهيد آيه و افى هدايه تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا نصب العين سازيد كه بار بار بتبرز آيه ملهم شده ام

بسم الله الرحمن الرحيم

از عبد الله بمحمد سلام عليكم و رحمة الله و بركاته واضح باد كه معنى لا اله الا الله نيست كه حب و تعظيم غير الله نكنيد مانند حب و تعظيم الله اگر كسى حب و تعظيم غير كرد مانند حب و تعظيم رب پس آن شخص مشرك است وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ الآية و تعس عبد الدرهم الحديث شاهد اينمعنى ست پس ضرور احكام الهى را معظم از احكام ديگران دانيد و خوف مولاى خود زياده باشد از خوف ديگران و الا از اصحاب لا اله الا الله نيست و اين شرك في المحبة اكثر الا من عصمه الله تعالى و اگر توسع كردى از اين شرك بركات سماوى نازل ميشود بر جان و مال وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا الآية شاهد اينمعنى ست در زاد المعاد ست كه فروختن كتابهائى كه دران شرك باشد بدتر ست از فروختن اصنام پس فروختن كتابها غير كتاب شده از كلام الله و سنت رسول الله موجب فسق باشد سيالت است كه هر دو موجب دخول ست نيز بدتر ست از بيع اصنام پس شما را ضرور ست كه در اشاعت دين منزل سعى تمام و كلفت با كلام كنند شيد در اشاعت دين سبيل كه محاربست با خدا و رسول مرتى ست كه حقير بزبان حال و قال بيديا عظيم انا خادم غضبناك من انصارى الى الله خصوصا در حق فرزندان چه قدر تضرع و زارى كه از انصار گردانيد لكن شب خواب ديدم كه فرزندم محمد آندرختى كه نزد قبر جدم محمد شريف بود و ميوه نمى آندرختى بود عظيم كه مانند آن ديده نشده كه هر يك شاخ آن مانند درخت عظيم بود و الحال ديدم در شد لكن هيچ آن باقى نيست شما آن را بپيوندى كنيد قبل از انكه خراب شود من آندرخت اميد دارم شما كه الحال كه ديدم كه شما آن را پيوند سى كنى اميد عظيم شد كه قرآن و حديث جارى ميشود انشاء الله تعالى و در همان شب باز ديدم كه شما صحيح بخارى را انطبع مى كنى و حقير نيز در انجا ست با بخط بدست خود نوشته مى كنم الغرض كه اين بشارت سنه سعى تمام و كلفت با لا كلام در اشاعت با خالص بكنيد كه زندگى غنيمت ست بعد از مرگ هيچ نمى شود عبارت حافظ ابن قيم نوشته شود تا حفظه واجعله نصب عينك وارسله الى عيال الله لعلّه يشكرونها إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

فصل

وَأَمَّا تحريمه بيع الأصنام فيستفاد منه تحريم بيع كل آلة متخذة للشرك على اي

جهة كانت صنمًا او وثنًا او صليبًا وكذلك الكتب المشتملة
على الشرك وعبادة غير الله فهذه كلها يجب ازالتها و
اعدامها وبيعها ذريعة الى اقتنائها واتخاذها فهو اولى بتحريم
البيع من كل ما عداها فان مفسدة بيعها بحسب مفسدتها في نفسها
والنبي صلى الله عليه وسلم لم يؤخر ذكرها لخفة امرها ولكنه
تدرج من الاسهل الى ما هو اغلظ فان الخمر احسن حالا من الميتة
فانها قد تصير مالا محترما اذا قلبها الله سبحانه ابتداء
او قلبها آدمي بصنعته عند طائفة من العلماء انتهى قال العلي
العظيم فان تنازعتم في شيء فردوه الى الله والرسول ان كنتم
تؤمنون بالله واليوم الآخر قال مجاهد وغير واحد من
السلف هذا امر من الله عز وجل بان كل شيء تنازع الناس
فيه من اصول الدين وفروعه ان يردوا التنازع في ذلك الى
كتاب الله وسنة رسوله فهو الحق كما قال تعالى وما اختلفتم
فيه من شيء فحكمه الى الله فما حكم به كتاب الله و
سنة رسول الله فهو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال و
لهذا قال ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر اي ردوا
الخصومات والجهالات الى كتاب الله وسنة رسوله فتحاكموا
اليهما فيما شجر بينكم ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر
فدل على ان من لا يتحاكم في محل النزاع الى الكتاب و
السنة ولا يرجع اليهما في ذلك ليس مؤمنا بالله واليوم الآخر
فالرد الى الكتاب والسنة واجب لصريح الامر وتعليق الايمان

عليه وجوداته منزه الذات والصفات من درن الالحاد والشبهات انتهى
المكتوب وتمت قوله ـ

بسم الله الرحمن الرحيم

از خانه ابن عبد الله بسعد کبابان گل سعید و سکندر جی و میر گل بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
واضح باد که دنیا روزی چند است وآخر کار با خداوند است مقصود اصلی ومطلوب کلی حصول دولت
رضای حق تعالی وتقدس وفوز بسعادت لقا هم مترتب بر حصول دولت رضای اوست وچون ظاهر
است که حصول دولت رضای او بغیر سعی واجتهاد در کسب مرضیات او تعالی میسر نیست وآن
بجز معرفت مرضیات وتمیز آن از غیر مرضیات متصور نیست شرافت وفضیلت علم ازینجا
است افسوس بر حالی که با این فضل وشرافت وعزت وکرامت خود را محل عیب ومنقصت ووسیله
ادبار وخسارت خود سازد وخود را در سلک علمای سو که در مذمت ایشان وعیدات نصوص صریحه
واخبار صحیحه آمده منسلک دارد ازانجمله آنچه از علی مرتضی رض روایت کرده شد یوشک ان
یاتی على الناس زمان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ولا من القرآن الا
رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم شر من
تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود وآنچه امام احمد
وابو داود وابن ماجه از ابی هریره رض روایت کرده من تعلم علما مما يبتغى به
وجه الله لا يتعلمه الا ليصيب به عرضا من الدنيا لم يجد عرف الجنة
يعني ريحها وآنچه دارمی از ابی الدرداء رض روایت کرده ان من اشر الناس منزلة
عند الله عالم لا ينتفع بعلمه ودر روایت عالم لم ينفعه الله بعلمه وموجب مذمت علمای
دنیا بنا بر آنچه از احادیث نبویه على صاحبها الصلوة والتحية مفهوم میشود چند چیز تواند بود اول آنکه غرض
از تحصیل علم نیت بدان نکنند وعلم را بجهت طلب متاع دنیوی ومشام خسیس فانی ویا بجهت طلب جاه و
شهرت وآوازه ونام وقبول خاص وعام آموزند چنانچه از حدیث من تعلم علما مما
يبتغى به الحديث واز حديث من طلب العلم ليجاري به العلماء او ليماري به
السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار که ترمذی از کعب

ابن ماجہ و ابن ماجہ از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کردہ و دیگر آنکہ اگر در اول حال اخلاص داشتہ باشد اما بعد از تحصیل آن در رعایت حق عمل کردن تساہل و تکاسل ورزند و در تنبیہ بدیگران می فرمایند خود مبتلی گشتہ و بجا نیارند و خود را از جملہ مستوجبات وعید شدید اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ الآیۃ و مستحق خطاب عتاب یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ نمایند سیوم آنکہ ہرچند در تحصیل تحسین اعمال و تہذیب اخلاق و تزیین اصلاح احوال خویش سعی مبذول دارند ولیکن باصلاح احوال دیگران نپردازند و حق امر معروف و نہی منکر را کہ رکنی رکین از ارکان دین متین ست مراعات ننمایند و طریق مداہنت و ملائمت با مردم پیش گیرند و از نصوص کتاب و سنت کہ دلالت بر وجوب امر معروف و نہی منکر دارند تغافل نمایند از آنجملہ کریمہ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ صیغہ امر دلیل وجوب ست و صیغہ حصر فلاح بر زمرہ موصوف قائمین امر معروف دلیلی دیگر ست و کریمہ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ الآیۃ و کریمہ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ الآیۃ و غیر آن از آیات بینات شواہد جلیہ این مدعی اند و سورۂ و العصر تا آخر اول دلیل ست بر آنکہ ترک تواصی بحق یعنی حق بیکدیگر گفتن و بدان وصیت کردن موجب خسارت ست ہرچند اصلاح اعمال مقرون باشد چہارم آنکہ در صحبت سلاطین و حکام ظلم آئین و مباسطت با ایشان نمایند بالجملہ در ینباب قصہ فقیہ کہ در شرح بخاری آوردہ کافی ست حاصلش آنکہ عالمی از دروشی درخواست فَقَالَ لَهُ الْفَقِیْرُ عَلٰى طَرِیْقِ التَّوَاضُعِ بَلْ اَنْتَ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ اَنْ تَدْعُوَ لِیْ لِاَنَّكَ مِنْ عُلَمَآءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَفُقَهَآئِهِمْ فَلَمْ یَتَمَالَكْ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنْ غَلَبَتْهُ الدُّمُوْعُ حَتّٰى كَادَتْ نَفْسُهٗ تَزْهَقُ مِنْ كَثْرَةِ بُكَآئِهٖ وَهُوَ یُرَدِّدُ یَقُوْلُ مِثْلِیْ یُحْسَبُ مِنَ الْعُلَمَآءِ وَاللّٰهِ مَا یَكُوْنُ الْعَالِمُ عَالِمًا حَتّٰى لَا یَخْرُجَ لَهٗ نَفَسٌ اِلَّا لِلّٰهِ وَبِاللّٰهِ و مقصود ازین ہمہ گفت و شنود آنست کہ این حقیر با مجرد صحبت

میسر نمیشود ہَیْهَاتَ الْمُشْتَغِلُوْنَ نُصْبَ الْعَیْنِ باید داشت حقیر را درین ایام ہمہ توجہ بکلام الٰہی و باحادیث نبوی بفضل اللہ و کرم او شدہ است۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ـ از عائذ باللہ و معتصم بحبل اللہ عبداللہ بہ برکت از اہل اخلاص و ارباب اختصاص مولوی منہاج الدین و حافظ محمد عظیم و سلطان محمد و محمد اکبر و دین محمد و قاسم و فتح نور و نور محمد و گامہ و بہادر و نجبا و روانور و فضل و جمال الدین خصوصا زبدۂ اخلاص پسندان مولوی عبدالرب العبد از سلام مسنون و ادعیہ مودت مقرون واضح آنکہ در باب تمسک بکتاب اللہ و اعتصام بسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم چہ گویم و چہ نویسم کہ صفحۂ کاغذ از بیان آن تنگ ست و پائے قلم از تگ و دو در میدان آن لنگ ـ اخوان عزیز را لازم کہ دنیا و دنی را ہرچند دانستہ در طلب مرضیات او تعالی بجان و دل کوشند و زندگانی ایامی را اندک دانستہ در ابتغائے وجہ اللہ کمر ہمت را چست بندند و کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم را روح ستعار کلیات اعلی پرواز نمودہ شغل ضروری انگاشتہ باشتغال لاطائل و مال و منال بے حاصل غافل نشوند و مرضیات و مکروہات او تعالی را ازین اصلین راسخین معلوم کردہ در امتثال اوامر و حسب تعظیم آن و اجتناب و انتہا از نواہی و تبغض و نفرت از آن سعی بیشتر از بیش کنند فقیر خود را ہمیشہ بترویج کلام اللہ و ابتغاء مرضات اللہ مامور میدانید پس باید شنا و بیگانہ را بہ ترغیب و ترہیب از غیر آن تنفیر و تنبیہ ایسے مینویسیم کہ در تدبر کلام اللہ و تذکر از مواعظ آن و تفکر و تاثر از نصایح آن اوقات عزیزۂ خود را معمور گردانند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد از داعی الی اللہ و مستعید باللہ عبداللہ بمشفقی و محبی میر محمد شاہ و عبداللہ شاہ و رشید عمر شاہ و جناب حافظ عباس خان و حسن خان و فقنا اللہ وایاہم لما یحبہ و یرضاہ و صرفنا الی جنابہ عن جمیع ما سواہ و جعلنا متمسکین بسنۃ رسولہ و متعتصمین بکلامہ فی الشدۃ و الرخاء بعد از سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ واضح آنکہ چہ گویم و چہ نویسم در تعظیم کلام ملک علام و اتباع سنت سید الانام کہ دست بیان از ادامے

آن کہ تمام است فقیر ہمیشہ خود را بترویج کلام اللہ مامور ساختہ بعینہ در تبلیغ آن با خویش بے باکی
جان و بدن دارم و سر بر تن آشفتہ ام ہیچ چیز را بترغیب میدہم و از تکرار آن ہر چند کہ باشد ننگ و
عار نمے آرم و کسانیکہ بر دست حقیر حاضر شدہ بیعت نمودہ و یا بر دست خلفاء عہد بستہ بر
ذمہ ایشان نیز لازم کہ در تدبر کلام اللہ و تذکر از تخویفات و تہدیدات آن تا ثر از نقد مانع
و مواعظ آن مستعد بیش از بیش نمودہ اوقات عزیزہ خود را درین صرف کنند و دیگران را بہر حیلہ و قسمے
دانند درین باب ترغیب کنند و تعظیم احکام رب الارباب خصوصاً صلوۃ خمسہ کہ از عمدہ ترین
شعائر اسلام است بجا آوردن آن در اوائل اوقات با خضوع و خشوع تمام کمر ہمت چست بستہ
راہ سستی و کاہلی نورزند و در مابین خود راہ اتفاق و وفاق اختیار کردہ و اختلاف و افتراق
را کہ ممنوع منبع الکبر است حذر کنند قال اللہ تعالی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ الایۃ و قال اللہ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَ
اخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عائذ باللہ عبد اللہ بر بد اہل اخلاص عمدہ ارباب اختصاص مولوی حیات گل السلام علیکم
و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد اوقات عمر عزیز را غنیمت شمارید و در طلب مرضیات مولی خود سعی
کنید و ہر چہ از استطاعت دارید خواہ بدست باشد یا بلسان یا قلم و بیان در نصرت دین متین
و تائید توحید رب العالمین دریغ نکنید و در اقامت صلوۃ و تعظیم احکام رب البریات از
دل و جان سعی کنید و در ہدایت خلق اللہ ترغیب عباد اللہ در طاعت خالق خود تعلیم ضروریات
دین نوعی تساہلی و تغافلے نورزید چنانچہ اصلاح نفس خود ضرور و مقدم است ہمچنین امر بالمعروف
و نہی عن المنکر لازم و متحتم وَاتَّقُوْا فِتْنَۃً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْکُمْ خَآصَّۃً
مکرر آنکہ رسالہ ایقاظ النیام کہ برائے ترجمہ کردن بردہ بودند چونکہ درانجا نہایت ضرور درکار است
بنا بر آن نوشتہ آمد کہ رسالہ مذکورہ خواہ ترجمہ شدہ باشد یا نشدہ برسیدن این خط از راہ ڈاک ضرور
بفرستید کہ نہایت ضروری درکار است و اسباب عشرہ کہ شارع برائے احتراز از شیطان
مقرر کردہ ورد دائمی و وظیفہ مستمری بگیرید استعاذہ از شیطان رجیم - قرأۃ معوذتین

قرأۃ آیۃ الکرسی قرأۃ سورۃ البقرہ - قرأۃ خاتمہ سورۃ البقرہ - اول سورۃ حم الی قولہ الیہ المصیر -
کلمہ توحید در ہر روز صد بار - کثرت ذکر اللہ کہ انفع حرزہا است - وضو و صلوۃ - امساک
از فضول نظر و فضول کلام و فضول طعام و مخالطۃ ناس کہ شیطان غرض خود را از بنی آدم
ازین ابواب اربعہ حاصل مے کند السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العالمین این خط کہ نوشتہ اند بنظر عمیق ببینید و نصب العین بسازید کہ این
حقیر گفتہ و محض نوشتہ وفقک اللہ لما یحب و یرضی و احوال خود ہم نوشتہ کنید زیادہ
بارحم الراحمین سپردم حسبنا اللہ و نعم الوکیل -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باخوی دینی و صدیق قدیمی مولوی حیات گل صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ و بعد فلیتہ
اما بعد واضح باد کہ بندہ را در ہر وقت و ہر کار بدرگاہ مولائے خویش سراسر فقر و احتیاج است
یک لمحہ ہیچ نوع استغنا حاصل نیست لَا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ پس بجز رغبت بدرگاہ سبحان
و سوائے خوف و تقوے از حضرت ایشان حیلہ دیگر نیست ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَ
اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ شان عالیشان او ست مناسب بندہ ہمین است کہ در رحمت و رحمت ایشان
ہم راجی و ہم ترسان باشد گاہے بغیر او تعالی التفاتے و نگاہے نکند وَمَا بِکُمْ مِّنْ نِّعْمَۃٍ
فَمِنَ اللّٰہِ تمامی نعم و منن از خوان نعمت او ست وحدہ لا شریک لہ کسے را دخلے و شرکتے نہ
و ہمچنین ہمہ مصائب و نوائب از شامت معاصی خویش شمارد لا غیر مَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ
فَمِنْ نَّفْسِکَ سوائے سیئات و بدیہائے نفس خود از چیزے خطرہ و اندیشہ بدل نیارد
در وقت عافیت و رفاہیت بشکر متوجہ شود وَاشْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ
تَعْبُدُوْنَ و در حین امتحان و مصیبت بتوبہ و استغفار رخ آرد وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ یُمَتِّعْکُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ
کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ اعزاز و اکرام خاصہ او ست تعز من تشاء و تذل من تشاء صفات
عزت و خذلان از صفات مختصہ ید قدرت کسے را کہ باہانت و ذلت میرساند مجال دم

زان نیست وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّکْرِمٍ جائیکه فرمان عزیز حکیم در رسد حوصله
سئوال لا و نعم نه لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ کرو بیان چیست و چالاک از
هیبت جلالت او تعالی بیهوش میشوند و انبیاء پاک از خوف و خشیت مواخذه و انتقام
ساکت می مانند و خموش اسوائے انخاطر آوردن و از فکر شان اندیشیدن محض نادانی
ست مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا حرکت متحرکه بدوست قوت نیز قوت
هم از وست لا حول و لا قوة الا بالله طالب دنیا و آخرت ا باید که برحمت شان رغبت کنند
از غیر او هیچ توقع ندارد مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا از ایذائے
و اتهام مخالفین حزن و اندوه نخورد وَلَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا قصص
انبیاء و رسل که در قرآن مبین مفصل بیان شده اند برائے تسلی و تشفی خاطر مظلومان اند
وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ مقصود از ان پند و عبرت
ست لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ از آنجمله ذکر ابتلاء ایوب
ست بر آید کار و عتبا از ان رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ اگر لطف
مولائے خود بدل و جان رجوع کنند و از بدیها و بدکردهائے خویش برآیند البته نجات و
فوز بدرجات خواهند یافت ایضاً باید که برحمت بر زیر دستان خود موصوف شوند الا
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ تنبیه ایست جامع بخوبی غور کنند
بر رعیت خود شفقت کنند که در رحمت حضرت حق در آیند و در هر دو جهان فلاح و فوز یابند
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی خود هشیار اند و تجربه کار و السلام علیکم بعد از رجوع
و انابت بصدق دل از دیگر بنی و گوشه نشینی اختیار کنند کریمه لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ را هر قدر که می توانند حیل روز ور د زبان دارند
امید است که بحکم وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ تدارک نعمت از رب خود یابند ختم مقاربه اربعین لیلة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عبد الله با خویم حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد در ابلاغ و اشاعت کلام
رب عزیز چه گویم و چه نویسم اگر عزت دنیا و آخرت میخواهی درین ست و باین دل تنگ

نشوید که مردم میشوند درین امتحان همین عرض کنید و ارحم الراحمین که یا ارحم الراحمین من
بندۂ عبودیت شعارم با فتح و شکست کار ندارم انقلابات لیل و نهار در دست توست تا
توت کار عاجز همین ست ایاک نعبد و ایاک نستعین ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عاند با لله عبد الله با خویم محمد حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد قدرے سستی در دعا
در حق شما آمده ست و الله اعلم چه سبب با وجود سستی بارها گفته ام که یا ارحم الراحمین را
از انصار دین خود ساز ید قریب دو ماه شده که الهام شده بود اذا کان لك حاجة فقل
ثلاث مرات یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اقْضِ حَاجَتِیْ فَاَقْضِیْ حَاجَتَكَ بنا بر آن
بشارت بارها گفته ام که یا ارحم الراحمین از اهم حاجات من هدایت حسین ست و آنچه قبل ازین
الهام شده بود که قُلْ لِّلْحُسَیْنِ ارْفُقْ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَیْرَاتِ عبارت خوب یاد نیست
مضمون همین ست غرض که از خوابهائے حقیر معلوم میشود که مرضی ارحم الراحمین در حق شما اشاعت
دین ست پس در اشاعت دین سعی تمام و کلفت الا کلام باید کرد چون بار گران ست بجز انبیاء
صلوات الله علیهم و اتباع ایشان کسی دیگر نمے توانند برداشتن پس صبر بر مصائب و رفق
ضرور ست غرض که چیزے که برائے شما نوشته ام آنرا گم نباید کرد بلکه نزد خود نگاه باید
و همیشه آنرا ملاحظه کرده بر آن عمل کنید که بارها در الهامهائے که می شود این نیز الهام شود
اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله چیزے دیگر نوشتنی بود لیکن تعجیل بود ـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

از عبد الله با خویم حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد چون خط شما رسید بعد از نماز
عصر متوجه شدم به ارحم الراحمین الهام شد که قُلْ لِّلْحُسَیْنِ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا
یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ الآیة الغرض در حق شما اجرائے کلام رب
عزیز بر عباد الله از اهم مهمات می بینم زیاده از اجرائے حدیث چنانچه از عمر رضی الله عنه
مرویست چون صحابه رضی الله عنهم اهتمام بحدیث تمام کردند عمر رضی الله عنه منع کردند و گفتند که
شغل کلام الله زیاده باشد از شغل حدیث پس شمارا ضرورست که کلام الله را بزبان مردم

تعلیم کنید با ترجمه و ترجمه نماز را بزن و مرد تعلیم کنید حبیب الله قندهاری در عین بیماری
ترجمه نماز بزبان افغانی بدست خود نوشته می کرد و می گفت که همه زنها و مردان یاد بگیرند و بعضی
شاگردانم گفت که ترجمه سوره ها که در نماز خوانده میشود بزبان افغانی بکنید که هر کس یاد بگیرد
و می گفت هر که معانی نماز یاد ندارد نماز او مقبول نیست و میگفت که ترجمه کلام الله بزبان
افغانی میسازم تا زن و مرد بداند الغرض سعی در اشاعت کلام الله بیش از بیش باید
کرد تا از خادمان کلام الله حساب شوید اللهم آمین چند ورق از شوکانی بزودی ترجمه
بفارسی بکنید تا طبع شود و رساله نزول عبد الاحد بسیار می طلبد ضرور بدست آدم معتبر روانه
کنید و مصل ریاض الصالحین بدست بهادر دین بدهید تا جلد کند در اول و آخرش کاغذ بماند
و روانه کنند که در اینجا بسیار بکار است و غلطنامه را اهتمام بکنید ـ

بسم الله الرحمن الرحیم

از عائذ بالله عبد الله باخویم حسین سلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد روزی غم و اندوه
بسیار آمد که همه عمر گذشته و هیچ از ما نشد در مرضیات رب عزیز خصوصاً در اشاعت قرآن عزیز که
بدان مامورم که هٰذَا كِتَابِيْ وَهٰؤُلَاءِ عِبَادِيْ فَاقْرَأْ كِتَابِيْ عَلٰى عِبَادِيْ از شامت اعمال
خود کسی از انصار نیافتم در اشاعت قرآن عزیز با وجودیکه سالها شد که بزبان حال و قال میگویم
یا رب اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا من انصاری الی الله و دعا میکردم
چون این غم و حزن غلبه کرد الهام شد اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
بار ها این الهام شد اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَالْحُسَيْنُ مَعَكَ باز الهام شد
خُذِ الْحُسَيْنَ مِنْ يَدِهٖ وَقُلْ لَهٗ اَنْتَ مِنِّيْ باز الهام شد قُلْ لِلْحُسَيْنِ اقْرَأْ
كِتَابِيْ عَلٰى عِبَادِيْ وَلَا تَنِ فَاِنِّيْ مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ بعد ازین فرحت
و سروری آمد که گویا زنده شدم و امید و رجا بارحم الراحمین بیش از بیش شد که سالها
می گفتم من انصاری الی الله کسی پیدا نشد الحال ارحم الراحمین حسین را از انصار گردانید
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ
بسم الله الرحمن الرحیم

نقل تقریر مولانا سید احمد صاحب خلف الصدق امام الزمان علیه الرحمة و الغفران شیخ عبد الله غزنوی
از والد ماجدم شنیدم که فرموده است امام احمد اِيَّاكَ اَنْ تَتَكَلَّمَ بِمَسْئَلَةٍ لَيْسَ لَكَ فِيْهَا
اِمَامٌ و در محنت معتزلی امام مذکور فرمود کیف اَقُوْلُ مَا لَمْ يُقَلْ یعنی مخلوقیت کلام
الهی چگونه بزبان آرم که سلف کرام نگفت این حرف را همچنین و الدم میفرمود ناقل
از بایزید رحمه اِسْتِعَانَةُ الْمَخْلُوْقِ بِالْمَخْلُوْقِ كَاسْتِعَانَةِ الْغَرِيْقِ بِالْغَرِيْقِ و همچنین شنفتم
از والدم که بعضی عارفان فرموده اند اِسْتِعَانَةُ الْمَخْلُوْقِ بِالْمَخْلُوْقِ كَاسْتِعَانَةِ الْمَسْجُوْنِ
بِالْمَسْجُوْنِ و می فرمودند که بنده موحد را باید که جوارح خود را از دست و پا و زبان و چشم و قلب
و غیره لله و بالله داند یعنی در ملک خدا است و بخدا که قوام و قیام آنها باو ست تا مفهوم
حوقله در وی ثبت شود نه علماً و ایماناً که این تبه علما را هم حاصل ست بلکه ذوقاً و حالاً که این
دولت خواص ست چون مفهوم حوقله در خود ثابت نمود مشهود او شود که تحویل و قوت همه اعضا
و جوارح بحول و قوت او ست پس این بنده مهاجر الی الله شده مصداق حدیث شریف کنت
سمعه الذی یسمع به الخ و لشاید که جوارح را للنفس و بالنفس داند که این شرک ست و میفرمودند
که یک حب ایمانی ست و یک حب عشقی حب ایمانی محبت امتثال اوامر ست و نفرت تمام
از منهیات یعنی بنده موحد مبلغ همت خود را در بجا آوردن مامورات محبوب صرف کند تا شوق
تمام که موجب خوشنودی و شود گو که امتثال این امر مرضی سبب تفرقه شود چنانکه محبوبی محب خود را در
موسم حر شدید برای سامان کاری بفرستد پس و ی بشوق تمام برای سرانجام آنکار رود از محنت گرمی و
تفرقه بلیات و در بجا آوردن مامورات و چالاک خیالی که دامنگیر ایشان باشد رضامندی محبوب
ست مثلش و این حب که حب ایمانی ست منتهی نیست مثل چشمه آبدار هر چند که در وی کار کنند
جوشش آب بسیار کند و حب عشقی همین ست جمع و یاد داشت محبوب ست که ارباب این حب را نج
الم از تفرقه می یابند چنانچه محبوب محب را برای سرانجام کاری بفرستد محب طاقت جدایی
ندارد لاکن طبیعت خود را بزور با امتثال این امر میراند و این حب انتها نهایت ست
مثل کسی که تشنه باشد بسبب سیرابی از آب خاطر جمع و ساکن شود و میفرمودند که فنا نزد
صوفیه چیزیست و نزد محققین چیزی دیگر فنا نزد محققین این ست که محبت غیر و رجا غیر

وخوف غیر وا دادهٔ ناسوے و دعای غیر از ایشان فانی شوند در محبت و رجا و خوف و اراده و
دعاے خدا عزوجل و فنا نزد صوفیه تجلی ست کہ ازان مشاہدہ کنند کہ قیام ہمہ اشیا
بحق ست و این شہور بربوبیت ست و درین مقام گاہے تعبیر بتوحید افعالی کنند و گاہے
باحسان و ہمین ست نزد ایشان علے مقاصد و سائر عبادات وسیلہ باین مقصود مے انگارند
و لہٰذا منجر باخلال از احکام شرعیہ مے شود و نمیدانند کہ اعلے مقاصد و منتہی مطالب مقام عبودیت
ست کہ کریمہ ایاک نعبد ناطق ازین مرام ست و اشرف وسائل وسیلہ استعانت کہ ایاک نستعین
مصدق این مطلب پس اشرف مقامات مقام عبودیت ست و اشرف وسائل وسیلہ استعانت
بحضرت حق لا غیر و هُمْ یَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْعِبَادَ لَا یَسْتَحِقُّوْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا
بِاَنْفُسِهِمْ عَلَے اللّٰهِ شَیْئًا بَلْ هُوَ الَّذِیْ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ وَیَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ یَسْتَحِقُّ اَنْ یُّعْبَدَ وَلَا یُشْرَكَ بِهٖ
شَیْئًا وَاَنَّهٗ یَسْتَحِقُّ اَنْ یُّتَّقٰی حَقَّ تُقَاتِهٖ وَحَقُّ تُقَاتِهٖ اَنْ یُّطَاعَ فَلَا
یُعْصٰی وَیُذْکَرَ فَلَا یُنْسٰی وَیُشْکَرَ فَلَا یُکْفَرَ فَیَرَوْنَ اَنَّمَا قَامَ بِهِمْ مِّنَ الْعَمَلِ
الصَّالِحِ فَهُوَ فَضْلُهٗ وَجُوْدُهٗ وَکَرَمُهٗ لَهُ الْحَمْدُ فِیْ ذٰلِكَ وَیَشْهَدُوْنَ
اَنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاَمَّا مَا قَامَ بِالْعِبَادِ مِنْ اَذَاهُمْ فَهُوَ خَالِقُهٗ
وَهُوَ مِنْ عَدْلِهٖ وَمَا تَرَکَهُ النَّاسُ مِنْ حُقُوْقِهِمُ الَّتِیْ یَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا عَلَے
النَّاسِ فَهُوَ الَّذِیْ لَمْ یَخْلُقْهُ وَلَهُ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلِهٰذَا کَانُوْا
مُنْکَسِرَةً قُلُوْبُهُمْ لِشُهُوْدِهِمْ وُجُوْدَهُ الْکَامِلَ وَعَدَمَهُمُ الْمَحْضَ وَ
لَا اَعْظَمَ انْکِسَارًا مِّمَّنْ لَّمْ یَرَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا الْعَدَمَ لَا یَرٰی لَهٗ شَیْئًا وَلَا یَرٰی
بِهٖ شَیْئًا و مے فرمودند کہ در کلام اللہ و حدیث رسول اللہ صلعم اصل اندر یک توحید الٰہی دوم
صفات باری منکر صفات بدتر ست از منکر توحید زیرا کہ منکر صفات منکر خدا ست و مشرک
چیزے شریک مقرر کنندہ است سوم قدر و شرع و می فرمودند کہ خواب و الہام مرا اعتبار
نکنید یا طالب حق الہم دلیل را دیدہ باشید و مے فرمودند کہ مردم بے توقف

حرکت قلب را حیات قلب مے دانند و غلط کردند بلکہ این حیات نفسیست شہوانی حیات
قلب محبت امتثال اوامر و نفرت کلی از منہیات ہمہ اوقات درین خیال ماندہ باشد
کہ کدام فعل و قول از بندہ صادر شود کہ موجب خوشنودی حق شود و ہمیشہ لرزان و ہراسان
باشد کہ مبادا از من فعل و قول شوم کہ سبب سخط شود و مے فرمودند کہ مردم بے توقف
توسل بحق فلان و حق فلان مے کنند و غلط کردند بلکہ توسل باسماء الٰہی از اشرف وسائل
ست تامل باید کرد در حقیقت بسم اللہ کہ ہمہ مردم بر زبان جاریست و از حقیقت دریافت
معنے آن عاری ستند کہ این چہ کلمہ است مشتمل بر توحید الٰہی یعنے استعانت می طلبم در جلب
منافع و دفع مضار بذات پاک الٰہی باز فکر باید نمود در کلمہ توکلت علے اللہ کہ چہ لفظ
شریف ست در انابت بسوے حق یعنے تکیہ و اعتماد نمودم در ہر بست آوردن این مقصود
بران ذات بے ہمتا و نظر خود را از اسباب قطع نمودم و ہمچنین در کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ فکر باید کہ محتویست بر اعلے مراتب توحید و تجرید یعنے نیست ہیچ حرکت و تحویل
علویات و سفلیات و نہ ہیچ قوت و توانائی مرا عضا و جوارح و اشیا از دیگر را مگر بہ
تحویل و توانائی او و الی غیر ذلک من الاسماء الحسنٰی و الادعیة الماثورة کہ این نمونہ از خروار
ست پس توسل باسماء الٰہی و توجہ بادعیۂ ماثورہ شافی و کافی ست لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ
اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ از والد ماجد شنیدم کہ در گیر و چند روز کتابہای وجودیہ
مطالعہ نمودم شبے در خواب مے بینم شخصے را شدید بیاض الثیاب حسن الوجہ و المحاسن
کہ دست خود بقہر و عنف بر آن زدہ بر دو شتند و گفتند مگو کہ ہمہ اوست بلکہ بگو ہمہ
از وست بسبب ہمین خوف بیدار شدم باز در دہلی کہ نزد مولوی نذیر حسین صاحب بودم
از شخصے کتاب فتوحات کہ ہمراہ شرح بود گرفتم تا مطالعہ نمایم و ہمان شب می بینم کسے
کہ فرمودند گویا کتابہاے دیگر از زمین مفقود اند کہ کتاب ابن عربی مے بینی باز در
شہر کابل در حبس و محنت سالہا این طائفہ زار و زارے چند سطور گذرانیدم کہ حالتے آمد
و مرا لو شنید تعبیرش بزبان نتوانم در خاطرم ریختند کہ این کتابہا را نباید دید و منہیم مودند
و تتمۂ در پشاور بودم و اسمار کتابہاے دین از زبو بال سید بے طاقت شدم و ارادہ

سفر آن سرزمین نمودم القاء فرمودند الیس اللہ بکاف عبدہ القاہمین بود و سکینہ و طمینان
ہمین سبب شبے پرسیدم کہ محققین مے نویسند کہ تبتل بسوی مولی و انقطاع از ماسوا
متحقق نمے شود مگر بہ تحقیق توحید ربوبیت پس حصول تحقیق این توحید را چہ سبب
فرمودند کہ باربار کلمہ طیبہ را کہ سیف صارم ست ماسوا را بلحاظ این معنے بر زبان
رانند کہ لا الٰہ نیست ہیچ مقصود از مال و منال و زن و فرزند و جاہ و جلال وغیرہ
الا اللہ مگر ذات پاک چہ نیست ہیچ مربی علویات و سفلیات مگر ذات پاک
چنانچہ در حوقلہ فرمودند و ایضاً تامل باید کرد در خطابات قرآن فَاِذَا شَہِدَتِ
الْقُلُوْبُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَلِکًا کَرِیْمًا وَّ جَوَادًا رَّحِیْمًا چون انسلاخ و تبرے از
ان آن او نیست بلکہ ہر کار کہ مے کند بحول و قوت او مے کند پس نمود مقام عبودیت

فہرست بعضی کتب دینیہ مع قیمت علاوہ محصول کہ نزد عبد الغفور و عبد الاول تاجران کتب شہر امرتسر کٹڑہ مہان سنگہ موجود اند

قرآنہای مترجم و غیر مترجم

قرآن شریف مترجم اردو تحت لفظی مع تفسیر حسینی مطبوعہ دہلی۔	سے
قرآن شریف مترجم بامحاورہ دہلی انصاری	عہ/۸
ایضاً کاغذ ولایتی تقطیع کلان واضح	للعہ
قرآن شریف مصری چو صفحہ مطبوعہ مطبع ہاشمی	عہ/۱
قرآن شریف مصری بسیار واضح و خوشخط مع سجاوندی مطبوعہ فاروقی دہلی۔	چہ
قرآن شریف ثلثہ ترجمہ مطبوعہ فاروقی دہلی	سے/۱۲
قرآن شریف چار ترجمہ مطبوعہ مجتبائی دہلی	للعہ/۸
قرآن شریف مترجم بدو ترجمہ واضح جلی قلم مطبوعہ مجتبائی دہلی۔	للعہ/۸

حمائل شریف مصری

ولایت کی عکسی اور بمبئی کی طرح بطرح اور دیگر مطابع کی چھپی ہوئی حمائلین تو لوگون نے بہت سی دیکھی ہونگی اب اس حمائل کو بھی دیکھ لین صحت اور صفائی طبع مین بیجا مبالغہ کرنے کی ضرورت نہین موجود ہے ملاحظہ کر لو۔ حمائل شریف موصوف بصفات مذکورہ کاغذ سفید بلا حنا و بلا جلد	عہ/۸

حمائل شریف مذکور حنا شدہ بلا جلد	عہ/۱۰
ایضاً بر کاغذ نیلگون نہایت خوشرنگ مجلد چرمی نقرئی علی گڈھ	سے/۱۲
حمائل شریف بمبئی بسیار خوشخط مجلد	سے/۴

حمائل شریف مترجم

حمائل مترجم بدو ترجمہ حنائی مطبوعہ انصاری دہلی	عہ/۱۲
ایضاً تقطیع کلان	عہ
حمائل شریف ایک ترجمہ کاغذ بمبئی مطبوعہ میرٹھ	عہ/۸
ایضاً کاغذ چکنا	عہ/۸
ایضاً دو ترجمہ کاغذ بمبئی	عہ
حمائل الہ آباد کاغذ ولایتی	عہ

تفاسیر عربی و اردو

تفسیر بے نظیر ترجمان القرآن اردو تصنیف نواب صاحب صدیق حسن خان مرحوم اس تفسیر کی مانند شاید کوئی اور اردو تفسیر روئے زمین پر نہ ہوگی گویا یہ تفسیر کیمیائے سعادت و زاد آخرت ہے الم سے لیکر سورۂ مریم تک سات جلد اور ایک جلد پارہ تبارک سے اخیر قرآن تک چھپ چکی ہے یہ آٹھ جلد نواب صاحب مرحوم نے بذات خود تصنیف کی ہین باقی دو جلد اور بھی مولوی محمد صاحب لاہوری نے نواب صاحب مرحوم کی طرز پر بنائی ہین وہ بھی طبع ہو گئی ہین اور باقی زیر طبع ہے قیمت فی جلد بلا محصول ڈاک	عہ/۸
تفسیر جامع البیان عربی مع چند تفاسیر دیگر یہ بھی بے مثل تفسیر ہے	للعہ/۸
تفسیر جلالین محشی مجتبائی نہایت صحیح ہے۔	للعہ
تفسیر مظہری منزل اول۔	حمہ

کتب احادیث عربی

بخاری شریف مصطفائی۔	عہ
ایضاً مع حاشیہ سندھی مصری کاغذ سفید	حمہ
ایضاً کاغذ حنائی۔	سے
صحیح مسلم مع نووی دہلی انصاری کاغذ حنائی	لعہ
ایضاً کاغذ ولایتی۔	عہ
ترمذی مجتبائی دہلی۔	سے
ابن ماجہ فاروقی دہلی۔	عہ
نسائی محشی مع شرح زہر الربی نظامی	معہ
موطا امام مالک مجتبائی۔	عہ/۴
فتح الباری شرح صحیح البخاری دہلی انصاری	سے
مشکوۃ محشی فاروقی دہلی۔	عہ/۱۰
مشکوۃ محشی بمبئی مجلد	ے
ادب المفرد امام بخاری مع	عہ/۴
ایضاً کاغذ ولایتی	عہ/۶